درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف
محمد عبد الغفور شرقپوری

شائع کردہ
مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ، لاہور
فون: 042-6826970

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

81186

نام کتاب: درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف: محمد عبدالغفور شرقپوری

پروف ریڈنگ: مولانا محمد یسین قصوری

سعیٔ طباعت: محمد عبدالرؤف نورانی، محمد فاروق نورانی، انجینئر بابر سعید سیہول

کمپوزنگ: الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون: 7152954
7154080

ہدیہ:

کتاب ملنے کا پتہ

1۔ مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ،

گوجر پورہ، باغبانپورہ، لاہور، فون: 6826970

2۔ ادارہ علم و ادب

شاہین کالونی، گلی نمبر ا، مکان نمبر K / E-35 لاہور

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۷	**ابتدائیہ**	۱
۱۸/۱	حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	
۱۹	**باب اوّل**	۲
۱۹	■ نسبت کی وجہ سے افضلیت	
۲۰	■ عرب کی غیر عرب پر افضلیت خاندانِ قریش و بنی ہاشم کی ان کے غیر پر افضلیت اور تمام قریش و بنو ہاشم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے بارے حدیث مبارکہ	
۲۲	■ عربی زبان کی افضلیت	
۲۲	■ مکہ معظّمہ کی افضلیت	
۲۳	■ مدینۃ المنورہ کی افضلیت	
۲۶	■ زمانہ مبارکہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی افضلیت	
۲۶	■ جانِ مبارک محمدی کی افضلیت	
۲۶	■ آلِ محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل	
۲۷	■ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سے افضل	
۲۹	■ ازواجِ مطہرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل	

Marfat.com

	■ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی امتوں سے افضل	۳۰
	■ قرآن کریم کی دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ تعالیٰ پر افضلیت	۳۰
	■ حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از کلام خدا، تمام حدیثوں سے افضل	۳۱
	■ سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی سیرتوں سے افضل	۳۲
	■ درود ابراہیمی کی نسبت کی وجہ سے افضلیت	۳۴
۳	**باب دوم**	۳۵
	■ آیت: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ الآیۃ مبارکہ کی تفسیر	۳۹
	■ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۰
	■ العارف الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۱
	■ حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۴
	■ حضرت الامام الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۶
	■ حضرت ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۷
	■ حضرت الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۸
	■ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر درود بھیج!	۴۹
	■ حضرت العلامہ النیسابوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۵۰

Marfat.com

	■ حضرت ابن ابی حجلہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۵۱
	■ حضرت ابوالیمن بن عساکر فرماتے ہیں	۵۲
۴	**باب سوم**	۵۴
	■ درود وسلام کے فضائل اور درود ابراہیمی کے صیغوں میں چند احادیث مبارکہ	۵۴
	■ حضرت العلامہ بدرالدین العینی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلہ سے روایت کردہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں	۵۷
	■ حضرت الملاعلی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا حدیث کے تحت لکھتے ہیں	۶۰
	■ درود شریف کی فضیلت اور درود وسلام کی اہمیت	۶۹
	■ مسئلہ	۶۹
	■ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم	۷۰
	■ احناف کے نزدیک صلاۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مکروہ نہیں	۷۳
	■ جب ہم احناف ہیں	۷۵
	■ درود ابراہیمی کے بارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے السوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک	۷۶
	■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت	۷۷
	■ ضرورت وضاحت وخلاصہ	۷۸
	■ اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اوران کے ماننے والے بعض علماء کرام میں تضاد	۷۸

Marfat.com

■ مذکورہ بالا علماء کرام کی عبارات بالفاظہا ملاحظہ ہوں	۸۰
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت	۸۲
■ نتیجہ	۸۲
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید وضاحت	۸۳
■ تائید و توضیح کیلئے اصول فقہ حنفی کی کتب ملاحظہ ہوں	۸۴
■ خلاصہ	۸۴
■ بندہ مولف ناچیز کی طرف سے الزامی وضاحت	۸۶
■ موجودہ دور کے بعض علماءِ کرام کے مذکورہ بالا خودساختہ موقف کے تحت مندرجہ ذیل بزرگوں نے غیر مکمل درود اور غیر مکمل سلام بھیجا؟	۸۷
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید الزامی وضاحت	۹۱
■ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ اور سلام کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ بیان فرمائے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں	۹۳
■ افضل صلوٰۃ کا بیان	۹۶
■ شیخ الاسلام الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۶
■ افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ کا بیان	۹۷
■ الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۷
■ افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ	۹۸
■ الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۸
■ القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۱۰۲

Marfat.com

■ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خانصاحب حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک	۱۰۸
■ صلوٰۃ کوسلام سے الگ کرنا یعنی سلام کے بغیر صلوۃ بھیجنا اور اس کا عکس	۱۱۰
■ اختلاف کراہت کا محل وہ ہے جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں، جیسے درود ابراہیمی اور قنوت	۱۱۷
■ القنوت	۱۱۸
■ ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام، انتہائی خوبصورت، مختصر اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے	۱۱۹
■ نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صلی علی محمدو علی ال محمد) سے صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صلوٰۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد وہی وارد ہے تو محدثین کرام نے کتب حدیث میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استعمال فرمایا؟	۱۲۱
■ درود شریف کے لیے منصوص ہونا ضروری نہیں	۱۲۲
■ انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ اُن صیغوں کے ساتھ درود بھیجے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر نے تالیف کیا	۱۲۳

Marfat.com

۵	**باب چهارم**	۱۳۸
	■ معترضین کے اعتراضات اور بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحتیں، موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے	۱۳۸
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت نمبر ۱	۱۴۱
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت نمبر ۲	۱۴۱
	■ مواجہہ اقدس جناب سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر الصلوٰۃ کے بغیر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغیرہ عرض کرنا	۱۴۹
	■ **اعتراض نمبر ۱:** موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے کہ محدثین ان حدیثوں کو جن میں درود ابراہیمی ہے کتاب الصلوٰۃ کے باب التشہد میں لاتے ہیں مسلم شریف نے اس حدیث کے لیے یہ باب مقرر کیا باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد	۱۵۰
	■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۵۰
	■ ضروری وضاحت	۱۵۵
	■ موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درودِ ابراہیمی نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ	

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا اب فرمائیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہیں جو سلام سکھایا گیا تھا وہ نماز میں پڑھے جانے والے تشہد کا سلام یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تھا اور اس تشہد نماز میں پڑھے جانے والے سلام سیکھنے کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ عنہ کا پوچھنا کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ وہ نماز میں ہی درود پڑھنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں	١٥٦
■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	١٥٧
■ **اعتراض نمبر ٢:** بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہیں اور کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہیے	١٥٧
■ بندۂ مولف کی طرف سے وضاحت	١٥٨
■ **اعتراض نمبر ٣:** موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ علماء ومشائخ اور بزرگانِ دین نے نہیں پڑھا	١٦٣
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	١٦٣
■ کتاب دلائل الخیرات میں درود ابراہیمی	١٦٣
■ کتاب حزب البحر میں درود ابراہیمی	١٦٤
■ کتاب الحزب الاعظم میں درود ابراہیمی	١٦٥

Marfat.com

■ مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء مشائخ و بزرگانِ دین نے اس کو نہیں پڑھا	۱۶۷
■ بندہ مولف کی طرف سے مزید وضاحت	۱۶۸
■ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے واردہ درود میں صلوٰۃ ہے سلام نہیں اور وہ نماز کے علاوہ پڑھا جاتا ہے	۱۶۸
■ حضرت اعلیٰ میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو درود ابراہیمی پڑھنے کا ارشاد	۱۶۸
■ **اعتراض نمبر ۴:** موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم و محدثین وفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور لکھتے ہیں مثلاً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور درود ابراہیمی نہیں پڑھتے اور نہیں لکھتے	۱۷۰
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۷۱
■ موجودہ دور کے بعض علماء کرام نے درود ابراہیمی کے نماز	

Marfat.com

	کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی ہے	۱۷۳
	■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۷۳
	■ مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کرنے کے لئے الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ امام النواوی نے فرمایا ھذہ الزیادۃ صحیحۃ الی آخرہ	۱۷۴
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۷۵
	■ اعتراض نمبر ۵: مذکورہ بالا علماء درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں فقال ابو عبداللہ ھذا حدیث صحیح بذکر الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات	۱۷۵
	■ بندۂ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۷۵
	■ اعتراض نمبر ۶: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ امام ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے	۱۷۶
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۷۶
	■ مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص	

Marfat.com

ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا تشھد احدکم فی الصلوۃ فلیقل اللھم صل علی محمد و علی آل محمد الی آخرہ	۱۷۶
■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۷۶
■ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت الامام النواوی نے اپنی شرح الکامل للنواوی لصحیح المسلم کی الجلد الاول میں جو دلائل اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی (کہ آخری تشہد کے بعد صلوۃ علی النبی واجب ہے) کے اثبات و تائید کے لیے اور ہمارے مسلک یعنی مسلک حنفی کی تردید کے لیے خود پیش فرمائے یا اپنے مسلک کے علماء سے نقل کیے موجودہ دور کے ہمارے علماء وہ دلائل اپنے خود ساختہ مؤقف (درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے) کو ثابت کرنے کے لیے پیش کر رہے ہیں	۱۷۸
■ حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف کی شرح میں الامام النواوی نے اپنی شرح الکامل للنواوی میں جو کچھ لکھا قارئین کرام بتمامہ ملاحظہ فرمائیں	۱۷۸
■ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد تشہد	۱۷۹
■ الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت اور اس کا ترجمہ و تشریح	۱۸۱

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا

صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۰ (الاحزاب)

اس حکم کے مطابق امت پر درود وسلام فرض ولازم ہے دونوں کو اکٹھا بھی پڑھا جا سکتا ہے اور الگ الگ بھی، خصوصا جن مقامات پر الگ الگ حکم ہے وہاں جمع نہیں کیا جا سکتا، مثلاً نماز کے تشہد اول میں سلام ہے صلوٰۃ نہیں۔ تو اب سلام پر اکتفا کیا جائے گا۔ البتہ تشہد اخیر میں دونوں کا حکم ہے۔ وہاں سلام وصلوٰۃ دنوں ہی پڑھے جائیں۔

درود وسلام کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ ہم اس سے کامل طور پر آگاہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لغت عرب کا ماہر ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سلام کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دیا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ۔ اب صلوٰۃ کا طریقہ و الفاظ بھی ہمیں بتا دیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی چونکہ نماز افضل ترین عبادت ہے اس کے اندر جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ تمام دوسروں سے افضل ہے۔ لہذا جو سلام وصلوٰۃ اس میں ہے وہی تمام سے افضل ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حدیثی درود وسلام سب سے افضل ہیں کیونکہ ان کی تعلیم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

Marfat.com

ایک اہم میٹنگ

۲۰۰۵ء میں محکمہ اوقاف پنجاب میں تمام مکاتیب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو متفقہ صلوٰۃ وسلام کی منظوری دے اور اسے محکمہ کی طرف سے شائع کیا جائے اس کمیٹی کے سامنے بندہ نے عرض کیا کہ چونکہ نماز والا سلام اور صلوٰۃ تمام اہل علم کے نزدیک افضل واعلیٰ ہے لہذا اس کو ہی متفقہ قرار دے دیا جائے اور اسے یوں شائع کیا جائے کہ اوپر آیت مبارکہ آجائے اور نیچے لکھ دیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا طریقہ السلام علیک ایھا النبی (اے نبی آپ پر سلام ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا طریقہ اللھم صل علی محمد یعنی درود ابراہیمی کمیٹی کی یہ تمام سفارشات اوقاف کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

ہمارے ہاں ضد وہٹ دھرمی ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز والا درود نماز کے ساتھ ہی مخصوص ہے، باہر اسے نہیں پڑھنا چاہیے۔ کچھ نے اسے تنقیص کہہ دیا۔ کچھ یہاں تک چلے گئے کہ باہر پڑھنا ہی گناہ و ناجائز ہے۔[1]

علامہ مولانا محمد عبدالغفور مجددی شرقپوری نے اس مقالہ میں صحیح صورت آشکار کرنے کی خوب باحوالہ جدوجہد کی ہے جو درود وسلام احادیث میں آئے ہیں وہ دیگر سے افضل واعلیٰ ہیں۔ جیسے نماز کے اندر انہیں فضیلت حاصل ہے ایسے ہی نماز کے باہر بھی وہ ہی افضل ہیں ہاں جو لوگ صلوٰۃ پڑھیں اور سلام عرض کرنا پسند نہ کریں ان کا وطیرہ غلط ہے جہاں صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں سلام کا بھی حکم ہے البتہ دونوں کو الگ الگ پڑھا جا سکتا ہے۔ دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری پر لکھی جانے والی کتب کا

(۱) تفسیر نعیمی، جلد نمبر ۱۶، ص ۱۱۰

Marfat.com

مطالعہ کیجئے۔ صحابہ سے لے کر آج تک حاضری دینے والے غلام ان الفاظ میں سلام عرض کرتے ہیں: السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یاحبیب اللہ السلام علیک یاشفیع المذنبین، البتہ اگر کوئی لفظ الصلوٰۃ کا اضافہ کرلے اور یوں عرض کرے: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ تو یہ بھی جائز ہے اسے بدعت وشرک قرار دینا بھی سراسر زیادتی ہے۔ جب نماز میں السلام علیک ایہا النبی کے کلمات موجود ہیں تو پھر انہیں کیسے ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے لہذا افراط وتفریط سے نکل کر ہمیں راہِ اعتدال اپنانی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ احادیث کے درود وسلام تمام سے افضل ہیں نماز کے اندر بھی اور باہر بھی۔ ان کے علاوہ امت کے علماء نے جو درود لکھے ہیں وہ بھی جائز ہیں لیکن ان کی وہ عظمت وفضیلت نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ میں ہے۔ ہمیں خوب ٹھنڈے دل ودماغ سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیے۔ اہل علم کا فریضہ ہے کہ وہ جذبات میں نہ بہہ جائیں بلکہ غور وفکر وتدبر کا راستہ اپنائیں تاکہ امت کے انتشار وافتراق میں کمی واقع ہو۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی سعی قبول فرمائے اور اسے امت کیلئے نافع بنائے۔ آمین

الراجی من اللہ

محمد خان قادری

جامع رحمانیہ، شادمان لاہور

۱۳ر جولائی ۲۰۰۶ء

بعد نماز مغرب بوقت ۸:۴۵

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

← الحمدللّٰہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء محمدن المصطفٰی وعلی اٰلہ واصحابہ الھادین المھتدین وتابعیھم وتبعھم من الائمۃ المجتھدین

← اللھم صلی علی محمدوعلی اٰل محمدکماصلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید اللھم بارک علی محمدوعلی اٰل محمدکمابارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید۔

← السّلام علیک اَیُّھاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وبرکاتُہ

← مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ابتدائیہ

موجودہ دور کے بعض علماء کرام اپنی کتابوں، رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں مسلسل لکھ رہے ہیں اور اپنے خطابات وتقاریر میں بڑے زوردار انداز سے مسلسل فرما رہے ہیں کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کہ اس میں سلام نہیں لہذا نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہیے۔ بعض علماء تو حد سے بڑھ گئے۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ و ناجائز ہے۔ اس لئے بندہ مولف ناچیز نے ضروری سمجھا کہ درود ابراہیمی (وہ تحفہ مبارکہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے امت کو عطا فرمایا اور جو تمام درودوں سے افضل درود ہے) کی افضلیت واولویت واکملیت واشرفیت بیان کرے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق گزشتہ صدی ہجری یعنی چودھویں صدی ہجری کے نصف کے دس سال قبل تیرہ سو چالیس ہجری ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں یہ کام شروع ہوا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ تعجب وافسوس اس پر کہ یہ سب کچھ بغیر کسی کتاب کے حوالہ کے محض اپنی رائے اور اجتہاد سے ہو رہا ہے حالانکہ ان مذکورہ بالا علماء کرام سے پہلے علماء کرام میں سے کسی نے درود ابراہیمی کو غیر مکمل نہ لکھا نہ فرمایا؛ ہاں البتہ سلام کے بغیر صلوٰۃ اور صلوٰۃ کے بغیر سلام کی کراہت اور عدم کراہت کے بارے ان مذکورہ بالا علماء سے پہلے کے علماء کرام میں اختلاف رہا ہے اور احناف کے نزدیک صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ جہاں شارح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام وارد ہوا کراہت یعنی اختلاف کراہت کا محل اس سے

Marfat.com

علاوہ ہے اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام وارد ہوا، جیسے درود ابراہیمی تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔ اور جیسے قنوت جمر کے وتر میں پڑھنے کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو تعلیم فرمائی: اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت الخ اس قنوت کے آخر میں صلی اللہ علی النبی محمد صلوٰۃ بغیر سلام کے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا، یہ بھی محل کراہت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بحوالہ کتب باب افراد الصلوٰۃ عن التسلیم لا یکرہ ولا العکس میں مذکور ہوگی۔ وباللہ التوفیق۔

بہر حال بندہ مولف ناچیز کا مقصد کراہت وعدم کراہت کی بحث نہیں مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ درود ابراہیمی، غیر مکمل درود نہیں بلکہ کامل و اکمل افضل واشرف درود ہے۔[1]

۴ر جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ
۱ر جولائی ۲۰۰۶ء

محمد عبدالغفور شرقپوری
ابن تاج الدین
المتوطن دو کیج تاؤن من مضافاۃ لاہور
پاکستان

---

(۱) افضل الصلوٰۃ للنبہانی، سنن النسائی جلد اول ص ۲۵۶، سعادۃ الدارین للنبہانی بحوالہ سنن النسائی ص ۵۲۲، ردالمحتار علی الدرالمختار الجزء الاول

Marfat.com

حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم قال المصنف اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انّک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم اِنّک حمید مجید۔ تقدم مبناه ومعناه وسبق انّہ رواه اصحاب الکتب الستة وھو اصح الفاظ الصلوات الواردة فی الصلاة وغیرھا فینبغی المواظبة والمداومة علیه[1]

ترجمہ: پھر مصنف نے کہا: اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد الخ ،اس کا مبنا اور معنی گزر چکا اور پہلے بیان ہو چکا کہ بے شک! اس کو اصحاب الکتب الستۃ نے روایت کیا اور وہ تمام واردہ درودوں کے الفاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ نماز میں اور نماز کے علاوہ اس پر مواظبت اور مداومت چاہیے۔

(۱) الحرز الثمین شرح الحصن الحصین تتمہ ص ۹۔۴۲ ،مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

باب اوّل

نسبت کی وجہ سے افضلیت

ملک عرب تمام ملکوں سے افضل، عرب غیر عرب سے افضل، عربی زبان دیگر تمام زبانوں سے افضل، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ دیگر تمام شہروں سے افضل، زمانہ محمدیہ دیگر تمام زمانوں سے افضل، جان محمد دیگر تمام جانوں سے افضل، خاندان قریش و بنی ہاشم دیگر تمام خاندانوں سے افضل، آل محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل، اصحاب محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے صحابہ سے افضل، ازواج محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل، قرآن کریم دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ (تورات و زبور و انجیل وغیرہم صحائف) سے افضل (کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔) حدیث محمد بعد از کلام الٰہی تمام حدیثوں سے افضل یعنی حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ مبارکہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے الفاظ مبارکہ سے افضل، سیرت طیبہ محمدیہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کی سیرتوں سے افضل و بہتر، قبر انور علی صاحبہا الصلاۃ و التسلیمات کی وہ مبارک زمین و بقعہ مبارکہ جس سے جسم انور واطہر واطیب وانفس مس

Marfat.com

گئے ہوئے ہے کعبہ معظمہ وفرش وعرش وکرسی سے افضل اس لئے کہ ان مذکورہ اشیاء کی نسبت وتعلق بعد از خدا بزرگ تر سب سے افضل واعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہے اور جس چیز کی نسبت اس افضل واعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہو وہ چیز بھی دیگر تمام اشیاء سے افضل واعلیٰ ہوئی۔

عرب کی غیر عرب پر افضلیت خاندان قریش وبنی ھاشم کی ان کے غیر پر افضلیت اور تمام قریش وبنو ھاشم پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے بارے احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن المطلب بن وداعة قال جاء العباس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كانه سمع شيأفقام النبى صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا؟ فقالوا انت رسول الله عليك الصلوة والسلام فقال: انا محمد بن عبد الله بن عبدالمطلب، ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خير هم ثم جعلهم فرقتين فجعلنى فى خير هم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتاً. فانا خير هم نفساً وخيرهم بيتا هذا حديث حسن ؎۱

ترجمہ: حضرت المطلب بن وداعہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے کچھ طعن سنا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ تو صحابہ

۱۔ جامع الترمذی جلد ۲، ص ۲۰۱ مشکوۃ شریف ص ۵۱۳

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا آپ رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہتر مخلوق میں کیا (یعنی نوع انسان میں) پھر اس بہترین مخلوق کے دو گروہ بنائے (عرب اور عجم) تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں کیا۔ (یعنی عرب میں) پھر اس بہترین گروہ کے قبیلے بنائے تو مجھے اُن کے بہترین قبیلے میں کیا (یعنی قریش میں) پھر اُس بہترین قبیلے کے گھرانے بنائے تو مجھے اُن کے بہترین گھرانے میں کیا (یعنی بنی ہاشم میں) تو میں اُن سب میں بہترین ذات والا اور ان سب میں بہترین گھرانے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عن ابی عمار شداد انہ سمع واثلۃ بن اسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اصطفے کنانۃ من ولد اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام واصطفے قریشا من کنانۃ واصطفے من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم۔

ترجمہ: حضرت ابی عمار شداد سے روایت ہے انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ فرمایا کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔

عن واثلۃ بن اسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانہ واصطفی من بنی کنانہ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم

Marfat.com

واصطفانی من بنی هاشم۔ هذا حدیث صحیح۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو برگزیدہ فرمایا اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو برگزیدہ فرمایا بنی کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عربی زبان کی افضلیت

وانه لتنزيل رب العلیمن نزل به الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین [1]

ترجمہ: اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں

مکہ معظّمہ کی افضلیت

لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذاالبلد

ترجمہ: مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں ہو۔

والتین والزیتون وطور سینین وهذاالبلد الامین۔

ترجمہ: انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی (یعنی مکہ مکرمہ کی)

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله علیه واله اصحابه وسلم لمكة ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا ان قومی

---

۱) الشعراء: ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

81186

Marfat.com

اخرجونی منک ماسکنت غیرک ؎۱

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور تو مجھے بہت محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

عن عبداللہ بن عدی بن حمراء قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الخزروہ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی أخرجتُ منک ماخرجت ؎۲

ترجمہ: عبداللہ بن عدی بن حمراء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام خزروہ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمین میں سب سے اچھا اور اللہ کے نزدیک اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں نہ نکلتا۔

مدینۃ المنورہ کی افضلیت

وعن عائشۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال فجئتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد وصححہا وبارک لنافی صاعھا ومدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ متفق علیہ۔

۱۔ جامع الترمذی الجلد الثانی ص ۲۳۰ ۔ ۲۔ جامع الترمذی الجلد الثانی ص ۲۳۰

۳۔ صحیح البخاری المجلد اول ص ۲۵۳

Marfat.com

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے بخار کی خبر دی اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ ہماری طرف مدینے کو محبوب بنادے۔ جیسے کہ تو نے مکہ کو ہمارا محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ اور مدینے کی آب وہوا درست فرمادے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو یہاں سے لے جا اور اسے جحفہ میں کردے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امرت بقرية تاكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد متفق عليه[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بستی میں جانیکا کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائیگی یعنی غالب آجائے گی، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے وہ برے لوگوں کو ایسے نکال دیگا جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل (زنگار) اتاردیتی ہے۔

عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الايمان ليارز الى المدينة كماتارز الحية الى جحرها[2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

---

(۱) صحیح البخاری المجلد اول ص ۲۵۲

(۲) المجلد الاول من صحیح البخاری ص ۲۵۲

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ آئیگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر قال اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک۔۱

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادہ نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں میری وفات فرما۔

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا۔۲

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیئے کہ وہ مدینہ میں مرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنیوالوں کی شفاعت کروں گا۔

عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ماجعلت لمکۃ من البرکۃ۔۳

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ مدینے

---

(۱) صحیح البخاری المجلد الاول ص ۲۵۳ (۲) جامع الترمذی المجلد الثانی ص ۲۲۹

(۳) صحیح البخاری المجلد الاول ص ۲۵۳

Marfat.com

میں مکہ سے دگنی برکت کر دے۔

زمانہ مبارکہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی افضلیت

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

ترجمہ: اُس زمانہ محبوب کی قسم! بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

جان مبارک محمدی کی افضلیت

لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون [1]

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

آل محمد دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل

انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً [2]

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

فمن حاجک فیه من بعد ماجاءک من العلم فقل تعالوا

---

(۱) الحجر: ۷۲ (۲) احزاب: ۳۳

Marfat.com

اندع ابناء ناوابناء کم ونساء ناونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکٰذبین ۔۱

ترجمہ: پھر اے محبوب! جوتم سے عیسٰی کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو: آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سے افضل

فضل اللہ المجھدین باموالھم وانفسھم علی القعدین درجۃ وکلا وعداللہ الحسنی ۔۲

ترجمہ: اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشد آء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا وسجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط ذالک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزرّاع

(۱) آل عمران: ۶۱ (۲) النساء: ۹۵

Marfat.com

لیغیظ بهم الکفار وعد الله الذین امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظیما[1]

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (ان کے اصحاب) کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صفت توراۃ میں ہے۔ اور ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا، پھر اسے طاقت دی، پھر دبیز ہوئی، پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی، کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

والسبقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجری تحتها الانهار خالدین فیها ابدا ذالک الفوز العظیم[2]

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد الله الحسنی والله بما تعملون خبیر[3]

---

(۱) الفتح: ۲۹ (۲) التوبہ: ۱۰۰ (۳) الحدید: ۱۰

Marfat.com

ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ کے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح (مکہ) کے خرچ اور جہاد کیا۔ اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشیة ربہ[1]

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے۔

ازواج مطہرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل

ینساء النبی لستن کاحد من النساء[2]

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم[3]

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

(۱) البینۃ: ۸ (۲) الاحزاب: ۳۲ (۳) الاحزاب: ۶

Marfat.com

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی امتوں سے افضل

وکذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا (۱)

ترجمہ: اور بات تو یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ (۲)

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

قرآن کریم کی دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ تعالیٰ پر افضلیت

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم (۳)

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب

---

(۱) البقرہ ۱۴۳ (۲) آل عمران ۱۱۰ (۳) الزمر ۲۳

Marfat.com

ثابت کرتے ہیں۔

ومن اصدق من الله حدیثا۔[1]

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟

فبای حدیث بعد اللہ وایتہ یؤمنون۔[2]

ترجمہ: پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟

حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از کلام خدا، تمام حدیثوں سے افضل

قیلہ یارب ان ھولاء قوم لایؤمنون۔[3]

ترجمہ: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

عن جابر قال كان رسول الله عليه وسلم فى الصلاته بعد التشهد احسن الكلام ـ كلام الله واحسن الهدى محمد صلى الله عليه وسلم ـ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد کہتے تھے: بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد کی ہدایت ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امابعد فان

---

(١) النساء ــ (٢) الجاثیہ ٦ (٣) الزخرف ٨٨

خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد و شر الامور محدثا

تھا و کل بدعۃ ضلالۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حمد و صلاۃ کے بعد فرمایا: (جس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ تھی) بہترین کلام اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے اور بہترین طریقہ اور بہترین سیرت، طریقہ محمدیہ اور سیرت محمدیہ ہے۔ اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہے اور ہر بدعت گمراہی کا سبب ہے۔

سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرتوں سے افضل

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ من کان یرجو اللہ

والیوم الاخر و ذکر اللہ کثیرا[1]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اسکے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

قبر انور علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی وہ مبارک زمین۔ وہ بقعہ مبارکہ جس سے جسم انور واطہر واطیب وانفس مس فرمائے ہوئے ہے وہ کعبہ معظمہ اور فرش وعرش وکرسی سے افضل۔

قال فی اللباب والخلاف فیما عدا موضع القبر المقدس فما

---

[1] الاحزاب:۲۱

Marfat.com

ضم اعضاء الشريفه فهوافضل الارض بالا جماع الخ وكذاالضريح الاقدس افضل من المسجد الحرام وقال القاضى عياض وغيره الاجماع على تفضيله حتى على الكعبة وان الخلاف فيماعداه ونقل عن ابن عقيل الحنبلى ان تلك البقعة افضل من العرش ۱؎

ترجمہ: اللباب میں فرمایا: اور اختلاف قبر مبارک کی جگہ کے علاوہ میں ہے پس وہ حصہ مبارکہ جو اعضاء شریفہ سے ملا ہوا ہے، شرف ملاقات سے مشرف و شرفیاب ہے، وہ بالا جماع تمام خطہ زمین سے افضل ہے، اور ایسے ہی قبر اقدس مسجد حرام سے افضل ہے، اور حضرت قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا اس کے افضل ہونے پر اجماع ہے حتی کہ کعبہ معظمہ سے اور خلاف قبر انور کے علاوہ میں ہے۔ اور ابن عقیل حنبلی سے منقول ہے زمین کا یہ حصہ مبارکہ عرش سے افضل ہے۔

فيه تصريح بان مكة افضل كما عليه الجمهور الا البقعة التى ضمت اعضاء الشريفة عليه الصلاة والسلام فانها افضل من مكة بل من الكعبة بل من العرش اجماعا ۲؎

ترجمہ: اس میں تصریح ہے کہ مکہ المکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے جیسا کہ اس پر جمہور علماء ہیں سوائے زمین کے اس حصہ کے جو آپ صلی اللہ علیہ کے اعضاء شریفہ کے شرف ملاقات سے مشرف وشرفیاب ہے کیونکہ وہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے بلکہ کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی بالا جماع افضل ہے۔

---

(۱) ردالمختار علی الدر المختار جلد الثانی ص ۲۵۷

(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح لعلی بن سلطان محمد القاری رحمہ الباری الجزء السادس ص ۱۰

Marfat.com

درود ابراہیمی کی نسبت کی وجہ سے افضلیت

بلاشبہ حضور سید عالم نور مجسم جناب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے درود شریف دیگر تمام بزرگوں کے الفاظ سے درود شریف سے افضل ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ درود ابراہیمی بھی وہ مبارکہ ومقدسہ الفاظ ہیں جو حضور سید عالم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ومقدس ترجمان کلام الٰہی زبان سے نکلے ہیں جن کی نسبت، جن کا تعلق اس ذات بابرکات والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو خود صاحب درود ہیں۔ جن پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جن پر درود پیش کیا جاتا ہے اور جن پر درود بھیجنے کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں (ایمان والوں کو) حکم فرمایا ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْت" آپ کے اہل بیت پر درود کیا ہے؟

قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔ اور حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات بابرکات کیلئے افضل واشرف کو ہی اختیار فرماتے ہیں تو ان الفاظ مبارکہ کو سید عالم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے نسبت بھی ہے اور ان الفاظ مبارکہ سے درود بھیجنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی فرمایا ہے جس سے درود ابراہیمی کی افضلیت واولویت واکملیت اور اہمیت روز روشن سے زیادہ ظاہر و عیاں وواضح ہے۔ تفصیلی بحث بحوالہ کتب انشاء اللہ العزیز آئندہ صفحات میں مذکور ہوگی۔ واردۃ درودوں کے علاوہ بعض دیگر درود بعض بزرگوں سے منقول ہیں بلاشبہ وہ بھی درود ہیں، انکے پڑھنے سے بھی درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا مگر بقول حضرت ملا علی القاری ودیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ بان ثواب الوارد افضل واکمل یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے ہوئے الفاظ سے صلاۃ کا ثواب افضل واکمل ہے۔

درود ابراہیمی کے علاوہ بھی واردۃ درود ہیں یعنی صلاۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہوئے ہے۔[1]

القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع۔[2]

اور تمام واردہ درودوں سے افضل درود، درود ابراہیمی ہے۔

درود ابراہیمی وہ تحفہ مبارکہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا:

الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔[3]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرمایا

---

(۱) جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۲ للشیخ المحقق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سعادۃ الدارین، ص ۲۳۶، للشیخ بن یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) الالفاظ للعلامۃ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۴۴ تا ۴۶

(۳) صحیح البخاری الجلد الاول ص ۴۷۷

Marfat.com

کیا میں تجھے وہ تحفہ نہ دوں جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟
اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ تحفہ سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔ سُبحان اللہ و بحمدہ سُبحان اللہ العظیم کتنی مناسبت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا تحفہ نماز ہے جو سب اعمال سے افضل ہے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ مبارکہ درود ابراہیمی ہے جو سب درودوں سے افضل ہے، اور سب درودوں سے افضل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔[1]
اگر کوئی اور درود اس درود سے افضل ہوتا تو نماز میں وہ مقرر کیا جاتا۔
العلامہ القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الصلاة الاولی الابراهیمیه. اللهم صلی علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم و بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید. هذه الصلاة هی اکمل صیغ الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم الماثورة وغیرها ولذالک خصوا بها الصلوة للاتفاق علی صحة حدیثها۔[2]

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور

(۲) افضل الصلوة علی سید السادات: ص ۵۶

Marfat.com

ترجمہ: سب سے پہلی صلاۃ، صلاۃ ابراہیمیہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید ہے۔ یہ صلاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ماثورہ اور غیر ماثورہ صلاۃ کے تمام صیغوں سے اکمل (زیادہ کامل) ہے۔ اسی واسطے اسے نماز کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

اس لئے اس (درود ابراہیمی) کی حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ مخصوص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی ہی پڑھا جائے گا۔ حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی فرماتے ہیں:

''درود شریف کی بحث میں ایک بات یہ بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے یعنی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی درود پڑھا جا سکتا ہے نماز کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور الفاظ سے بھی درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔''[۱]

خاتمۃ المحققین العلامہ ابن عابدین شامی صاحب درالمختار کے قول وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی آخری قعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے) کے تحت لکھتے ہیں:

قال فی شرح المنیۃ والمختار فی صفتھا مافی الکفایۃ

۱۔ شرح صحیح مسلم جلد اول ص ۱۱۸۱

Marfat.com

والقنية والمجتبى قال سئل محمد عن الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد۔ اللهم بارک على محمد وعلى ال محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد. وهى الموافقة لمافى الصحيحين وغيرهما ؎

ترجمہ: المنیہ کی شرح میں فرمایا اور مختار اس کی یعنی صلاۃ کی صفت میں جو اللفایۃ اور قنیۃ اور المجتبیٰ میں ہے فرمایا کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہے: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد وبارک على محمد وعلى ال محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

وهى الموافقة لمافى الصحيحين وغيرهما اور وہ موافقت ہے واسطے اسکے جو صحیحین وغیرہما میں ہے۔

؎ الردالمختار علی الدرالمختار الجزء الاول ص ۳۴۴

Marfat.com

باب دوم

آیت: اِنَّ اللّٰہ وملٰئکتہ یصلّون علی النّبی یاایّھاالّذین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما ط

الایۃ المبارکۃ کی تفسیر میں القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الباب الاول فی تفسیر آیہ (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) وماوردفی شانہاعن العلماء قال الامام البخاری فی کتاب التفسیرمن صحیحہ قال ابوالعالیۃ صلاۃ اللہ ثنائہ علیہ عندالملئکتہ وصلاۃ الملائکۃ الدعاء قال ابن عباس یصلون یبرکون لنعرینک ولنسلطنک ثم ذکر لبسندہ الی کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قیل یا رسول اللہ اماالسلام علیک فقد عرفناہ فکیف الصلاۃ؟ قال قولوااللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ ثم ذکر بسندہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یارسول اللہ ھذا تسلیم فکیف نصلی علیک؟ قال: قولوااللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد

Marfat.com

کما بارکت علی ابراهیم ۔وفی روایة کما بارکت علی ال ابراهیم
وفی روایة کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وال محمد
کمابارکت علی ابراهیم وال ابراهیم الح ۔[1]

ترجمہ: یہاں باب الایۃ المبارکہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی تفسیر اور اس میں جو اس کی شان میں علماء سے وارد ہوا۔ حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے اپنی صحیح یعنی اپنی کتاب صحیح البخاری کی کتاب التفسیر میں فرمایا: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی صلاۃ فرشتوں کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء ہے اور فرشتوں کی صلاۃ دعا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یصلون کا معنی یبرکون ہے یعنی اس کے لیے برکت کی دعا کرتے ہیں۔ پھر حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ تک اپنی سند پہنچا کر ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو آپ پر صلاۃ کیسے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراهیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم انک حمید مجید

ترجمہ: اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر رحمت بھیج، جیسے تو نے ال ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے تو نے

۱۔صحیح البخاری المجلد الثانی کتاب التفسیر ص ۷۰۶ ۔ ۷۰۷

۲۔سعادة الدارین فی الصلوة علی سید الکونین ص ۲۵ ۔ ۲۶

Marfat.com

برکت بھیجی آل ابراہیم پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ پھر حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اپنی سند بیان فرمایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ سلام ہے تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم۔ وفی روایۃ کما بارکت علی ال ابراھیم۔ وفی روایۃ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے ال ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد پر اور ال محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم پر برکت بھیجی اور ایک روایت میں ہے جیسے تو نے برکت بھیجی ال ابراہیم پر۔ ایک روایت میں ہے جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد اور ال محمد پر برکت بھیج، جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور ال ابراہیم پر القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

قال العارف الصاوی فی حاشیتہ علی تفسیر الجلالین فی تفسیر ھذہ الایۃ من سورۃ الاحزاب ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ۔ ھذہ الایۃ فیھا اعظم دلیل علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم مھبط رحمات وافضل الخلق علی الاطلاق اذا الصلاۃ من اللہ تعالیٰ علی نبیہ رحمتہ المقرونۃ بالتعظیم ومن اللہ علی غیر النبی مطلق الرحمۃ

Marfat.com

کقوله تعالیٰ هو الذی یصلی علیکم و ملئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور (سورة الاحزاب آیة ۴۳) فانظر الفرق بین الصلاتین والفضل بین المقامین لقوله و الصلوة من الملائکته الدعاء للنبی بما یلیق به و هو الرحمة المقرونة بالتعظیم و حینئذ فقد وسعت رحمة النبی کل شئی تبعا لرحمة الله فصار بذالک مهبط الرحمات و منبع التجلیات وقوله: یاایها الذین امنوا صلوا علیه (الاحزاب ۵۶) ای ادعوا له بما یلیق به و حکمة صلوة ملائکته و المومنین علی النبی تشریفهم بذالک حیث اقتدوا بالله فی مطلق الصلوة و اظهار تعظیمه صلی الله علیه وسلم و مکافاة لبعض حقوقه علی الخلق لانه الواسطة العظمی فی کل نعمة وصلت له وحق علی من وصل له نعمة من شخص ان یکافئه فصلاة جمیع الخلق علیه مکافاة لبعض ما وجب علیهم من حقوقه صلی الله علیه وسلم الخ ا

ترجمہ: الشیخ العلامہ العارف باللہ احمد الصاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر جلالین پر اپنے حاشیہ میں سورۃ الاحزاب کی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس الایہ المبارکۃ میں اس بات پر بہت بڑی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور علی الاطلاق تمام مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صلاۃ اپنے نبی پر تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی اسکی رحمت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر اللہ کی صلوۃ

ا۔ الصاوی علی الجلالین للشیخ العلامہ العارف باللہ تعالیٰ احمد الصاوی المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ الجزء الثالث ص ۲۳۶، سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین بحوالہ الصاوی علی الجلالین ص ۲۶

Marfat.com

مطلق الرحمۃ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول مبارک ھو الذی یصلی علیکم وملئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما۔[1]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔ تو ان دونوں صلاتوں کے درمیان فرق اور ان دونوں مقاموں کے درمیان فضل دیکھ لیں۔ اور فرشتوں کی صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس چیز کی دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے شایان شان ہے اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اللہ کی رحمت کے تابع ہو کر ہر شے کو واسع (گھیرنے والی) ہوں۔ تو اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور تجلیات الہیہ کا محور (منبع) ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول: یاایھا الذین امنوا صلوا علیه[1] کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو ان کے لیے اس چیز کی دعا کرو جو ان کے شایان شان ہے (اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں اور ایمان والوں کی صلوۃ کی حکمت فرشتوں اور ایمان والوں کا صلوۃ سے شرف وفضل حاصل کرنا ہے کیونکہ انہوں نے مطلق صلوۃ میں اللہ تعالیٰ کی اقتداء کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا اظہار ہے اور مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔ کیونکہ ان کو یعنی مخلوق کو پہنچنے والی ہر نعمت میں وہی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔ اور کسی شخص سے کوئی نعمت پہنچے ملے، اس پر حق ہے کہ وہ اسکو اس کا بدلہ دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مخلوق کی صلوۃ آپ صلی اللہ علیہ

---

(۱) الاحزاب، آیۃ: ۵۶

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پر واجب حقوق میں سے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقال القاضی عیاض الاجماع منعقد علی ان فی ھذہ الایۃ من تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتنویہ بہ مالیس فی غیرہ وقال الحافظ السخاوی ھذہ الایۃ مدنیۃ والمقصود منھا ان اللہ اخبر عبادہ بمنزلۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم عندہٗ فی الملاء الاعلی لانہ یثنی علیہ عند الملائکۃ المقربین وان الملئکۃ یصلون علیہ ثم امر اھل العالم السفلی جمیعا بالصلوۃ علیہ والتسلیم لیجتمع الثناء علیہ من اھل العالمین العلوی والسفلی جمیعا . ثم قال عن الفاکھانی والایۃ بصیغۃ المضارع الدالۃ علی الدوام والاستمرار لتدل علی انہ سبحانہ وتعالی وجمیع ملائکتہ یصلون علی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم دائما ابدا وغایۃ مطلوب الاولین والاخرین صلوۃ واحدۃ من اللہ تعالی وانی لھم بذالک بل لوقیل للعاقل ایما احب الیک ان تکون اعمال جمیع الخلائق فی صحیفتک اوصلوۃ من اللہ تعالی علیک لما اختار غیر الصلوۃ من اللہ تعالی فماظنک فی من یصلی علیہ ربنا سبحانہ وجمیع ملئکتہ علی الدوام الاستمرار فکیف یحسن بالمومن ان لایکثر من الصلوۃ علیہ اویغفل عن ذالک[1]

ترجمہ: حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات پر اجماع

---

[1] سعادۃ الدارین ،ص، ۲۶

Marfat.com

منعقد ہے کہ اس الایۃ المبارکہ ان اللہ وملئکتہ الخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تعظیم وتکریم ہے جو اس کے علاوہ کسی آیت میں نہیں اور حضرت الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ الایۃ المبارکہ مدنیہ ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کی خبر دی جو الملئکتہ المقربین سے نزدیک اس کی بارگاہ عالیہ میں ہے کہ وہ الملئکتہ المقربین سے نزدیک اس کی ثنا فرماتا ہے اور بیشک فرشتے آپ پر صلوۃ بھیجتے ہیں پھر العالم السفلی یعنی نچلے جہان والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وتسلیم کا حکم فرمایا تاکہ العلوی اور السفلی یعنی اوپر والے اور نیچے والے جہانوں والوں تمام کی ثناء آپ پر اکٹھی ہو جائے۔ پھر حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے الفاکہانی کے حوالہ سے فرمایا: الایۃ المبارکہ المضارع کے صیغہ کے ساتھ ہے جو الدوام اور الاستمرار پر دلالت کرنے والا ہے تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ بیشک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ صلوۃ بھیجتے ہیں حالانکہ تمام اولین اور آخرین کے مقصود کی انتہا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی ایک صلوۃ ہو جائے یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ زہے قسمت بلکہ عقل والے کو اگر کہا جائے کہ تجھے کونسی چیز پسند ہے یہ کہ تمام خلائق کے اعمال تیرے نامہ اعمال میں ہوں یا اللہ تعالیٰ کی ایک صلوۃ تجھ پر ہو؟ عقل والا اللہ تعالیٰ کی صلوۃ کے سوائے کسی چیز کو اختیار نہیں کرے گا۔ تو اس ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جس پر ہمارا رب سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے علی الدوام والاستمرار یعنی ہمیشہ ہمیشہ صلوۃ بھیجتے ہیں؟ تو اس مومن کی تعریف کیونکر کی جائیگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کثرت نہ کرے یا

Marfat.com

اس سے غفلت برتے؟ حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وفی تفسیر الفخر الرازی ان قیل اذا صلی اللہ وملئکتہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فای حاجۃ الی صلاتنا؟ نقول الصلوۃ علیہ لیس لحاجتہ الیہا والا فلاحاجۃ الی صلوۃ الملائکۃ مع صلوۃ اللہ علیہ وانماھو لاظہار تعظیمہ کما ان اللہ تعالی اوجب علینا ذکر نفسہ ولا حاجتہ لہ الیہ وانما ھو لاظہار تعظیمہ منا شفقۃ علینا لیثیبنا علیہ ولہذا قال علیہ الصلوۃ والسلام من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ بہا عشراً[۱]

ترجمہ: حضرت الامام الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر میں ہے اگر کہا جائے کہ جب اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجتے ہیں تو ہماری صلوۃ کی کیا حاجت ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری صلوۃ اسلئے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی حاجت ہے ورنہ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی صلوۃ کے ہوتے ہوئے فرشتوں کی صلوۃ کی بھی حاجت نہیں اور وہ تو (ہماری صلوۃ) صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سبحانہ کا ذکر ہم پر واجب فرمایا حالانکہ اس کو اس کی کوئی حاجت نہیں وہ یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ذکر تو صرف ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہم پر رحمت فرماتے ہوئے ہم پر واجب فرمایا تاکہ اس پر ہمیں ثواب عطا

---

[۱] سعادۃ الدارین ص: ۷۶، بحوالہ تفسیر کبیر للامام الفخر رازی الجزء الخامس والعشرون ص ۲۲۹

Marfat.com

فرمائے۔ اور اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقال القسطلانی قال ابو القاسم القشیری فی تفسیرہ فی قولہ تعالی: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ ۱

اراد اللہ سبحانہ وتعالی ان یکون للامۃ عند رسولھا یدخدمۃ یکافئہم علیھا فی الشفاعۃ بید نعمۃ فامرھم تعالی بالصلوۃ علیہ ثم کافئہم تعالی علی لسان نبیہ علیہ الصلوۃ السلام بقولہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بھا عشر مرات وفی ھذا اشارۃ الی ان العبد لا یستغنی عن الزیادۃ من اللہ فی وقت من الاوقات اذلا رتبۃ فوق رتبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وقد احتاج الی الزیادۃ من اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ الخ ۲

ترجمہ: اور حضرت الامام احمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے قول: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ کے تحت اپنی تفسیر میں فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اس امت کے واسطے اس امت کے رسول کی بارگاہ میں (یدخدمت) کوئی خدمت احسان ہو جس خدمت کے بدلے ان کو نعمت شفاعت نصیب ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان

---

(۱) الاحزاب ۵۶:۲۰   ۲۔ سعادۃ الدارین: ۶۷

Marfat.com

کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: ''من صلی علی واحدۃ صلی الله علیه بها عشر مرات''۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک صلوۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اسکے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجے گا) اسے انکو بدلہ عطا فرمایا اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی سے بے نیاز نہیں ہوتا کیونکہ الرسول کے رتبہ سے بڑھ کر کوئی بلند رتبہ نہیں اور بلا شک وشبہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادتی کے محتاج ہیں ان پر اللہ کی صلوۃ اور اسکا سلام ہو۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وقال الامام الغزالی رحمه الله تعالیٰ کمافی الدر المنضود صلوۃ الله تعالیٰ علی نبیه صلی الله علیه وسلم وعلی المصلین علیه مضاها افاضة انواع الکرامات ولطائف النعم علیهم اما صلوتنا علیه وصلوۃ الملئکة فی قوله تعالیٰ: ان الله وملئکة، الایه. فهو سوال وابتهال فی طلب تلک الکرامة ورغبة فی افاضتها علیه اھ[1]

ترجمہ: اور حضرت الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ الدر المنضود میں ہے اللہ تعالیٰ کی صلوۃ اپنے نبی پر اور ان پر صلوۃ بھیجنے والوں پر اسکا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر انواع واقسام کرامات اور بہترین نعمتوں کی بارشیں فرماتا ہے اور ہماری صلوۃ اس پر اور فرشتوں کی صلوۃ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ان الله وملئکته الایۃ میں تو وہ ایک سوال اور التجا ہے اس کرامت کی طلب میں اور ایک رغبت ہے ان پر اس کرامت کی عطا میں۔

---

[1] سعادۃ دارین، ص ٦٧

Marfat.com

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ ہجری لکھتے ہیں:

ما الحکمۃ فی ان اللہ تعالی امرنا ان نصلی علیہ ونحن نقول اللھم صل الخ۔

اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور ال محمد پر درود بھیج!

مھمہ قرات فی شرح مقدمۃ ابی اللیث للامام مصطفے التر کمانی من الحنفیتہ مانصہ فان قیل ما الحکمۃ فی ان اللہ تعالی امر نا ان نصلی علیہ ونحن اللھم صلی علی محمدٍ وعلی ال محمد اہ فنسال اللہ تعالی ان یصلی علیہ ولا نصلی علیہ نحن بانفسنا یعنی بان یقول العبد فی الصلوۃ اصلی علی محمد قلنا لانہ صلی اللہ علیہ وسلم طاھر لاعیب فیہ و نحن فینا المعایب والنقائص فکیف یثنی من فیہ معایب علی طاھر فنسئل اللہ تعالیٰ ان یصلی علیہ لتکون الصلوۃ من رب طاھر علی نبی طاھر کذافی المر غینانی اھ۔[1]

ترجمہ: اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ! تو محمد اور ال محمد پر صلوۃ بھیج الخ؟ میں نے الامام مصطفے الترکمانی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدمہ ابی اللیث کی شرح میں پڑھا جسکی انہوں نے صراحت فرمائی کہ اگر کہا جائے اس میں کیا

۱۔ القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع، ص ۶۵ بحوالہ سعادت الدارین، ص ۶۷

Marfat.com

حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر صلوۃ بھیج یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوۃ بھیجے اور ہم بذات خود ان پر صلوۃ نہیں بھیجتے یعنی اس طور پر کہ بندہ صلوۃ میں کہے کہ میں محمد پر صلوۃ بھیجتا ہوں، ہم کہتے ہیں اسلئے کہ بے شک وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پاک ہیں ان میں کوئی عیب نہیں اور ہم ہیں کہ ہم میں عیوب ونقائص ہیں اور جس میں عیوب ونقائص ہوں وہ پاک، بے عیب کی ثناء کیسے کر سکتا ہے؟ تو ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوۃ بھیجے تا کہ پاک پروردگار عزوجل کی طرف سے پاک پیغمبر پر صلوۃ ہو ایسے ہی امر عینانی میں ہے اھ۔[1]

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

ونحو ذالک منقول عن النیسابوری فی کتابہ اللطائف والحکم فانہ قال لایکفی العبد ان یقول فی الصلوۃ صلیت علی محمد لان مرتبۃ العبد تقصر عن ذالک بل یسأل ربہ ان یصلی علیہ لتکون الصلوۃ من ربہ وحینئذ فالمصلی فی الحقیقۃ ھو اللہ ونسبۃ الصلوۃ للعبد مجازیۃ لمعنی السوال اھ

ترجمہ: اور اس کی مثل العلامہ النیشاپوری سے ان کی کتاب اللطائف والحکم میں منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ الصلوۃ میں بندے کا یہ کہنا کفایت نہیں کرتا کہ میں نے محمد پر صلوۃ بھیجی کیونکہ بندے کا مرتبہ اس سے قاصر ہے بلکہ اپنے رب سے سوال کرے کہ وہ ان پر صلوۃ بھیجے تا کہ یہ صلوۃ اس کے رب کی طرف سے ہو اور اس وقت

---

[1] سعادۃ الدارین ص: ۶۸

Marfat.com

صلوۃ بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ ہی ہے اور بندے کی طرف صلوۃ کی نسبت مجازیہ، السوال کے معنی میں ہے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقد اشار ابن ابی حجلة الی شینا من ذالک فقال الحکمة فی تعلیمه صیغة اللهم صل علی محمد انا لما امرنا تعالی بالصلوة علیه ولم نبلغ قدر الواجب من ذلک احلناه علیه لانه اعلم بما یلیق به صلی الله علیه وسلم وهو کقوله لااحصی ثناء علیک ۔[1]

ترجمہ: اور ابن ابی حجلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کچھ اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کو صیغہ اللھم صل علی محمد کی تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم اس کے واجب کی قدرت کو نہ پہنچے تو ہم نے اس کو اس کے سپرد کر دیا کیونکہ بلاشبہ وہ زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو انکی قدر ومنزلت کے لائق ہے۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: لااحصی ثناء علیک الخ کی مثل ہے (یعنی میں تیری کوئی ثنا نہیں کر سکتا، تیری کسی ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا، تیری ثناء کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثناء خود فرمائی یعنی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف وثناء نہیں کر سکتے ہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے لائق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثناء نہیں کر سکتے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وسبقه ابوالیمن بن عساکر فقال حسن قول من قال لما امر

---

(۱) سعادت دارین، ص ۶۸

Marfat.com

اللہ تعالی سبحانہ بالصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم نبلغ معرفۃ فضیلۃ الصلوۃ علیہ ولم ندرک حقیقۃ مراد اللہ عزوجل فیہ احلنا ذالک الی اللہ سبحانہ فقلنا اللھم صل انت علی رسولک لانک اعلم بمایلیق بہ واعرف بما اردتہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم. واللہ اعلم. اذاعرفت ذالک کلہ فلتکن صلاتک علیہ کما امرک بالصلوۃ علیہ فبذالک تعظم خطوتک لدیہ وعلیک بالاکثار منھا والمواظبۃ علیھا. والجمع بین الروایات فیھا فان الاکثار من الصلوۃ من علامات المحبۃ فمن احب شیئاً اکثر من ذکرہ وصح فی الحدیث لایکمل ایمان احدکم حتی اکون احب علیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین [1]

ترجمہ: اور ابوالیمن ابن عساکر نے اس سے سبقت کی اور انہوں نے فرمایا: اس شخص کا قول بہت اچھا جس نے کہا جب اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم ان پر صلوۃ کی فضیلت و بزرگی کی معرفت کو نہ پہنچے اور ہم نے اس میں اللہ عزوجل کی مراد کی حقیقت کو نہ جانا تو ہم نے اسے اللہ سبحانہ و تعالی کے سپرد کردیا اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ تو ہی اپنے رسول پر صلوۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو اس کی شان کے لائق ہے اور تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو تو نے اس صلوۃ اس کے لئے ارادہ فرمایا۔ اور اللہ زیادہ علم والا ہے۔ اور مذکورہ بالا عبارات کے بعد الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: جب تو نے یہ تمام پہچان لیا تو

[1] سعادۃ الدارین ص ۶۸

Marfat.com

چاہیے کہ تیری صلوۃ ان پر ایسی ہو جیسے تجھے ان پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا گیا تو اس سے تیری قدر و منزلت ان کی بارگاہ عالیہ میں بڑھے گی اور تجھ پر صلوۃ کی کثرت لازم ہے اور اس پر مواظبت اور اس بارے میں روایات کے درمیان (جمع) تطبیق اس طور پر ہے کہ درود شریف کی کثرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامات میں سے ہے تو جو شخص کسی شئے سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں اس کو اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و پیارا ہو جاؤں گا۔

نوٹ: اس عنوان (اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد اور آل محمد پر صلوۃ بھیج) کے تحت مذکورہ بالا اقوال جو العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں بیان فرمائے۔ القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اقوال سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین میں بعض الفاظ کے اضافہ کے ساتھ العلامہ الحافظ السخاوی کے حوالہ سے صفحہ ۶۸،۶۷ پر درج فرمائے۔

Marfat.com

باب سوم

درود اور سلام کے فضائل اور درود ابراہیمی کے صیغوں میں چند احادیث مبارکہ

عن انس قال قال رسول الله صلی علیه وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات[1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس (درود) رحمتیں فرمائے گا اور اسکے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اسکے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علی صلاۃ[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

عن عبدالله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله ملئکته سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام[3]

---

(۱) المجلد الاول من سنن النسائی، ص:۱۹۱

(۲) جامع الترمذی، جلد اوّل، ص ۱۱۰

(۳) نسائی، جلد اول ۱۸۹

Marfat.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ تعالی علیہ وسلم مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام [1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹاتا ہے حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں، (فائدہ) روح لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ کرم فرمانا ہے۔

اخبرنی ابو حمید الساعدی انھم قالو یارسول اللہ کیف نصلی علیک؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کماصلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کمابارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید [2]

ترجمہ: مجھے ابو حمید الساعدی نے خبر دی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کماصلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ال

---

(۱) ابوداؤد وا لبیہقی ،جلد الاول ،ص ۲۸۶ (۲) صحیح البخاری الجلد الاول ،ص: ۴۷۷

Marfat.com

ابراھیم انک حمید مجید۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج محمد اور انکی بیویوں اور انکی اولاد پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے آل ابراہیم پر اے اللہ برکت بھیج برکت فرما تو محمد اور انکی بیویوں اور انکی اولاد پر جس طرح برکت فرمائی تو نے آل ابراہیم پر بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔

حدثنا عبداللہ بن عیسی انہ سمع عبدالرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھد ھالی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یارسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قدعلمنا کیف نسلم علیک؟ قال: قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عیسٰی سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلی سے سنا انہوں نے فرمایا: کہ مجھے حضرت کعب ابن عجرہ ملے اور انہوں نے فرمایا کیا میں تجھے وہ ہدیہ (تحفہ) نہ دوں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں وہ ہدیہ مجھے ضرور عطا فرمائیں تو حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے اہل بیت نبوت پر صلوۃ کیسے ہے کیونکہ اللہ تعالی نے یہ تو ہمیں سکھادیا کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو! اللھم صل علی محمد

(۱) صحیح البخاری الجلد الاول ص: ۴۷۷

Marfat.com

وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔ اے اللہ! رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت فرمائی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

الشیخ الامام العلامہ بدرالدین محمد ابن احمد العینی شارح صحیح البخاری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

قال قولوا اللهم صل على محمد، معناه عظمه فى الدنيا باعلاء ذكره واظهار دعوته وابقاء شريعته وفى الاخرة بتشفيعه فى امته وتضعيف اجره ومثوبته وقيل لما امرنا الله بالصلوة عليه ولم نبلغ قدر الواجب فى ذالك احلنا على الله وقلنا اللهم صل على محمد الخ كماصليت على ابراهيم، اى كما تقدمت منك الصلوة على ابراهيم وعلى ال ابراهيم نسئل منك الصلوة على محمد وعلى آل محمد فان قيل شرط التشبيه ان يكون المشبه به اقوى من المشبه وهنا بالعكس لان الرسول افضل من ابراهيم اجيب بانه كان ذالك قبل ان يعلم انه افضل من ابراهيم. وقيل التشبيه ليس من الحاق الناقص بالكامل بل من باب بيان حال مالا يعرف بما يعرف وقيل المجموع مشبه بالمجموع ولاشك ان ال ابراهيم افضل من ال

Marfat.com

محمد اذفیهم الانبیاء و لا نبی فی ال النبی صلی الله علیه وسلم (۱)

ترجمہ: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد اس کا معنی یہ ہے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں اس کے ذکر کو بلند کرنے، اس کی دعوت کو غالب فرمانے، اس کی شریعت کو بقاء عطا فرمانے، آخرت میں اس کی امت کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرنے اور اس کے اجر و ثواب کو بڑھانے سے، اور کہا گیا یعنی بعض علماء نے فرمایا جب اللہ تعالی نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کا حکم فرمایا اور ہم اس بارے اس کے لائق عمل کی قدرت و طاقت کو نہ پہنچے تو ہم نے اللہ تعالی کے حوالے کیا اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ! تو صلوۃ بھیج محمد پر اور محمد کی ال پر (کما صلیت علی ابراہیم) یعنی جیسے ابراہیم پر اور ال ابراہیم پر تجھ سے صلوۃ ہوئی، ہم تجھ سے محمد اور ال محمد پر صلوۃ بھیجنے کا سوال کرتے ہیں۔ (تو اگر کہا جائے یعنی سوال کیا جائے) تشبیہ کی شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ زیادہ قوی ہو اور یہاں اس کا عکس ہے کیونکہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں تو کہا جائے گا یعنی جواب دیا جائے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہونے سے پہلے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں یعنی اس وقت اللہ تبارک و تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہیں عطا فرمایا تھا کہ وہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور کہا گیا یعنی (جواب دیا گیا) کہ یہ تشبیہ ناقص کے کامل سے الحاق کے باب سے نہیں ہے بلکہ مشہور و مشتہر کے ذریعے غیر معروف و غیر مشتہر کے حال کے بیان

---

(۱) الجزء التاسع عشر عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۲۶، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، الجزء الخامس ص ۲۶۳، ایضاً عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الجزء الثانی والعشرون ص ۳۰۹-۳۰۸

Marfat.com

آگے باب ہے: علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وما عرف من الصلوة علی ابراهیم وآله وانه لیس الا فی قوله تعالی رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید[۱]

ترجمہ: اور ابراہیم اور آل ابراہیم پر جو صلوٰۃ معروف ومشتہر ہے بلاشبہ وہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس مبارک قول: "رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید" میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے حضرت سارۃ زوجہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹے حضرت اسحٰق اور پوتے حضرت یعقوب علیہما الصلوٰۃ والسلام کی خوشخبری دی تو حضرت سارۃ کو تعجب ہوا کہ میرے بچہ کیسے ہوگا حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بوڑھے ان هذا لشیء عجیب بے شک یہ تو تعجب کی بات ہے قالوا أتعجبین من امر الله رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا و تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا[۲]

کہا گیا کہ المجموع المجموع کے ساتھ مشبہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ آل ابراہیم، آل محمد سے افضل ہے کیونکہ آل ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی نبی نہیں (اللهم بارک علی محمد) ای اثبت له وادم ما اعطیته من التشریف والکرامة۔ اے اللہ! تو نے جو اسے یعنی محمد کو بزرگی اور

---

(۱) ھود: ۷۳

(۲) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، ص ۳۳۰

کرامت عطا فرمائی اسے اس کے لئے ثابت اور دائم رکھ۔

حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ الباری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں

(فان الله قد علمنا) ای فی التحیات بواسطة لسانک کیف نسلم علیک ای بان نقول السلام علیک ایها النبی الخ

کذا قیل وحاصله ان الله قدامرنا بالصلوة والسلام علیک وقد علمنا کیف السلام علیک والاظهرانه علیه السلام امرهم بالصلاة علیه وعلی اهل بیت ولما لم یعرفوا کیفیتها سئلوه عنهامقرونا بالایماء الی انه مستحق للسلام ایضا الا انه معلوم عندهم بتعلیم الله ایاهم بلسانه فارادوا تعلیم الصلوة ایضا علی لسانه وفیه بان ثواب الوارد افضل واکمل وفیه اشعار الی عجز هم عن کیفیة اداء الثناء علیه کما قال علیه السلام فی حق الباری سبحانک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک. قال المظهر ای علمنا الله کیف الصلوة والسلام علیک فی قوله صلوا علیه وسلموا تسلیما فکیف نصلی علی اهل بیتک وفیه ان الکیفیة غیر مستفادة من الایة وانما المستفاد منها الامر بهما کماهو الظاهر. قال قولوا اللهم صل علی محمد الخ.

فی النهایة ای عظمه فی الدنیا باعلاء ذکره واظهار دعوته وابقاء شریعته وفی الاخرة بتشفیعه فی امته وتضعیف اجره ومثوبته

Marfat.com

وقیل لما امرنا الله بالصلوة علیه ولم یعلمنا کیفیتها احلنا علی الله فقلنااللهم صل انت علی محمد لانک اعلم بما یلیق به علیه الصلوة والسلام. (وعلی ال محمد) قیل الال من حرمت علیه الزکاة کبنی هاشم وبنی المطلب وقیل کل تقی اله ذکره الطیبی وقیل المراد بالال جمیع امة الاجابة وقیل المراد بالال الازواج ومن حرمت علیه الصدقة ویدخل فیهم الذریة وبذلک یجمع بین الاحادیث وقال ابن حجرهم مومنوا بنی هاشم والمطلب عندالشافعی وجمهور العلماء. وقیل اولاد فاطمة ونسلهم وقیل ازواجه وذریته لانهم ذکرواجملة فی روایة ورد بانه ثبت الجمع بین الثلاثة فی حدیث واحد وقیل کل مسلم ومال الیه مالک واختاره الزهری واخرون وهوقول سفیان الثوری وغیره ورجحه النووی فی شرح مسلم وقیده القاضی حسین بالاتقیاء ویؤیده ماروی تمام فی فوائده والدیلمی عن انس قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من ال محمد فقال کل تقی من ال محمد زادالدیلمی ثم قرء ان اولیائه الاالمتقون۔

(کماصلیت علی ابراهیم) ذکر فی وجه تخصیصه به من بین الانبیاء وجوه اظهرهاکونه جدالنبی صلی الله علیه وسلم وقد امرنا متابعته فی اصول الدین اوفی التوحید المطلق اوالانقیاد المتحقق (وعلی ال ابراهیم) وهم اسمعیل واسحاق واولادهما فی التشبیه اشکال مشهور وهو ان المقرر کون المشبه دون المشبه به والواقع

Marfat.com

هنا عكسه لان محمدا وحده صلى الله عليه وسلم افضل من ابراهيم واله؟ واجيب باجوبة منها ان هذا قبل ان يعلم انه افضل ومنها انه قال تواضعا ومنها ان التشبيه فى الاصل لافى القدر كما قيل فى كما كتب على الذين من قبلكم وكما فى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح واحسن كما احسن الله اليك ومنها ان الكاف للتعليل كقوله تعالى واذكروه كما هداكم.

ومنها ان التشبيه متعلق بقوله وعلى ال محمد ومنها ان التشبيه انماهو للمجموع بالمجموع فان الانبياء من ال ابراهيم كثيرة وهو ايضا منهم ومنها ان التشبيه من باب الحاق مالم يشتهر بما اشتهر ومنها ان المقدمة المذكورة مرفوعة بل قديكون التشبيه بالمثل وبما دونه كما فى قوله تعالى مثل نوره كمشكاة (انك حميد) فعيل بمعنى مفعول اى محمود فى ذاته وصفاته وافعاله بالسنة خلقه اوبمعنى فاعل فانه يحمد ذاته واولياءه وفى الحقيقة هو الحامد وهو المحمود (مجيد) اى عظيم كريم (اللهم بارك على محمد) اى اثبت له وادم مااعطيته من التشريف والكرامة واصله من برك البعير اذاناخ فى موضعه ولزمه وتطلق البركة على الزيادة والاصل هو الاول. (وعلى ال محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم) وصح عند مسلم وغيره زيادة فى العالمين هناوثمه وهى متعلقة بمحذوف دل عليه السياق اى اظهر الصلوة والبركة على محمد

Marfat.com

وعلی الہ فی العالمین کما ظہر تہما علی ابراھیم واٰلہ فی العالمین انک حمید مجید، وھذہ زیادۃ علی اصل السؤال تتمیمٌ للکمال (متفق الیہ)[۱]

ترجمہ: (فان اللہ قد علمنا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں یہ تو سکھادیا (یعنی التحیات میں آپ کی زبان مبارک کے ذریعہ) کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اس طریق سے کہ ہم السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں ایسے کہا ہے یعنی بعض علماء نے ایسے کہا اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلوۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے اور ہم نے بلاشبہ یہ تو جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے اصحاب کو) اپنی ذات پر اور اپنے اہل بیت پر صلوۃ کا حکم فرمایا اور جب انہوں نے اس کی کیفیت کو نہ پہچانا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کیفیت کے بارے سوال کیا اس بات کی طرف اشارہ کو ملاتے ہوئے کہ بے شک سلام کے مستحق بھی آپ ہی ہیں مگر چونکہ وہ (سلام) ان کو آپ کی زبان مبارک کے ذریعہ اللہ کی تعلیم سے معلوم ہے تو انہوں نے صلوۃ کی تعلیم کا ارادہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے کیا، بان ثواب الوارد افضل و اکمل اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے الفاظ مبارکہ سے صلوۃ کا ثواب افضل واکمل، فاضل تر اور کامل تر ہے۔ اور اس (یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت صلوۃ کے بارے اس طرح سوال کرنے) میں آپ صلی اللہ علیہ

---

(۱) المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح الجزالثانی، ص۔ ۳۳،۳۳۱

Marfat.com

وسلم کی ثناء کی ادائیگی کی کیفیت سے ان کے عجز کی طرف اشعار ہے یعنی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرنے سے عاجز ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا نہیں کر سکتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ثنا فرما سکتے ہیں۔ جیسا کہ نبی امام سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے الباری سبحانہ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا: لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

عارف باللہ الشیخ المحقق الشاہ محمد عبدالحق المحدث دہلوی

رحمہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کا ترجمہ فرماتے ہیں: شمارنمی توانم کرد ہیچ ستائش رابر تو ونمی توانم ثنا گفت ترا چنانکہ ثنا میگوئی تو بر تو بہیچکس ترا چنانکہ توئی نشناسد و چوں نشناسد ثنا چگونہ گوید چہ ثنا براندازہ شناخت است (۱)

ترجمہ: میں تیری کوئی ستائش و تعریف شمار نہیں کر سکتا، میں تیری کسی ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا اور میں تیری ثناء کی طاقت نہیں رکھتا۔ جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی کہ جیسا تو عظیم و بزرگ ہے تجھے کوئی نہیں پہنچانتا اور جب کوئی پہنچانتا نہیں ثناء کس طرح کرے گا کیونکہ ثناء شناخت کے اندازے پر ہوتی ہے۔ المظہر نے کہا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنے قول (صلوا علیہ وسلموا تسلیما) میں یہ سکھا دیا کہ آپ پر صلوٰۃ وسلام کیسے ہے تو آپ کے اہل بیت پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں۔ اور اس میں ہے کہ الایۃ المبارکہ سے کیفیت مستفاد نہیں اس آیۃ مبارکہ سے ان دونوں

---

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۳۹۵

Marfat.com

کے ساتھ امر مستفاد ہے جیسے کہ وہ ظاہر ہے۔ (قال قولوا اللهم صل علی محمد) فرمایا یوں کہو: اللهم صل علی محمد ۔ النہایہ میں ہے یعنی اے اللہ! محمد کو عظمت عطا فرما دنیا میں اس کے ذکر کو بلند فرما کر، اسکی دعوت کو غالب فرما کر، اس کی شریعت کو بقاء عطا فرما کر، آخرت میں اس کی امت کے حق میں اُسکی شفاعت قبول فرما کر اور اسکے اجر اور اسکے ثواب کو بڑھا کر۔ اور کہا گیا (یعنی بعض علماء نے کہا) جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا اور اسکی کیفیت تعلیم نہ فرمائی تو ہم نے اُسے اللہ کے حوالہ کیا اور ہم نے عرض کیا اے اللہ! تو خود ہی محمد پر صلوٰۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو آپ صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان کے لائق ہے۔ (وعلی ال محمد) بعض علماء نے کہا ال محمد وہ ہے جس پر زکوٰۃ حرام کی گئی جیسے ھاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد پر۔ اور بعض علماء نے کہا: ہر متقی آپ کی آل ہے۔ اس کو طیبی نے ذکر کیا۔ اور بعض علماء نے کہا: آل محمد سے مراد تمام امت اجابت ہے۔ اور بعض علماء نے کہا: آل سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور وہ جن پر زکوٰۃ حرام کی گئی اور اُن میں آپ کی اولاد داخل ہے۔ اس وجہ سے احادیث کے درمیان جمع کی جائے گی۔ اور الشیخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ امام شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ (آل محمد) ھاشم اور عبد المطلب کی اولاد کے ایمان والے ہیں، اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور ان کی نسل۔ اور بعض علماء نے کہا آل محمد آپ صلی اللہ علیہ کی ازواج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریۃ ہے اسلئے کہ انہوں نے تمام کو ایک روایت میں ذکر کیا اور اسکا اس طور پر رد کیا کہ ان تینوں کے درمیان ایک حدیث میں جمع ثابت

Marfat.com

ہوئی۔ اور بعض علماء نے کہا آل محمد ہر مسلم ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف میلان فرمایا اور الزھری اور دوسروں نے اس کو اختیار کیا اور یہی سفیان الثوری وغیرہ کا قول ہے۔ اور الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم میں اس کو ترجیح دی اور القاضی حسین نے اس کو الاتقیاء کے ساتھ مقید فرمایا اور اسکی تائید کرتا ہے جو تمام نے اپنے فوائد میں روایت کیا۔ اور الدیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آل محمد کے بارے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر متقی آل محمد سے ہے۔ الدیلمی نے یہ زیادہ فرمایا: کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ان اولیاء ہ الا المتقون [1]

ترجمہ: کہ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

(کما صلیت علی ابراھیم) جیسے تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص فرمانے کی وجہ میں کئی وجہیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے زیادہ ظاہر وجہ ان کا (یعنی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جد امجد ہونا اور یہ کہ ہمیں اصول الدین میں یا التوحید المطلق اور انقیاد المتحقق میں ان کی متابعت کا حکم فرمایا گیا (وعلی ال ابراھیم) اور ال ابراہیم پر اور ال ابراہیم وہ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق اور ان دونوں کی اولاد ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اور اس تشبیہ میں ایک مشہور اشکال ہے اور وہ یہ کہ مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا مقرر ہے اور یہاں اس کا عکس واقع ہے، اس لیے کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے حضرت ابراہیم علیہ

(١) الانفال: ٣٤

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام اور انکی آل سے افضل ہیں؟ اس کے کئی جواب دیے گئے۔ ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہونے سے پہلے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قول تواضع کے طور پر فرمایا۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے نہ کہ قدر میں جیسے فرمایا گیا کما کتب علی الذین من قبلکم۔ اور جیسے کہ فرمایا گیا انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح واحسن کما احسن الیک میں۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ کہ کاف تعلیل کیلئے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے واذکروہ کما ھداکم ترجمہ: اور اسکا ذکر کرو جیسا اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اس (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول وعلی ال محمد سے متعلق ہے یعنی اے اللہ صلوٰۃ بھیج ال محمد پر جیسے تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم اور ال ابراہیم پر۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ مجموع کی مجموع کے ساتھ ہے کیونکہ ال ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان میں سے ہیں۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ غیر مشتہر چیز کو مشتہر چیز سے ملانے کے باب سے ہے۔ ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ مذکورہ مقدمہ مدفوعۃ ہے یعنی مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ تشبیہ کبھی مثل اور اس سے کم مرتبہ چیز کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: مثل نورہ کمشکاۃ میں (انک حمید) فعیل مفعول کے معنی میں ہے یعنی اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنے افعال میں اپنی مخلوق کی زبانوں سے محمود ہے، یا فعیل فاعل کے معنی میں ہے اس لیے کہ وہ اپنی ذات

Marfat.com

اور اپنے دوستوں کی حمد کرتا ہے اور حقیقت میں وہی حامد ہے اور وہی محمود ہے۔ (مجید یعنی بڑا بزرگ) (اللھم بارک علی محمد) یعنی جو تو نے اسے بزرگی اور کرامت عطا فرمائی اسے اس کے لئے ثابت اور دائم رکھ۔ اور اس کا اصل برک البعیر سے ہے جب وہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اس کو لازم پکڑے۔ اور برکت کا اطلاق زیادت پر کیا جاتا ہے اور اصل وہ اول ہی ہے (وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم)۔ اور مسلم وغیرہ کے نزدیک اس جگہ اور اس جگہ فی العالمین کی زیادۃ صحیح ہے اور وہ محذوف سے متعلق ہے جس پر سیاق دلالت کرتا ہے یعنی سب جہانوں میں محمد اور ال محمد پر صلوۃ اور برکت ظاہر فرما جس طرح کہ تو نے سب جہانوں میں ابراہیم اور ال ابراہیم پر صلوۃ اور براکت کو ظاہر فرمایا (انک حمید مجید) بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اور یہ اصل سوال پر زیادۃ ہے اور کمال کے تمام کرنے کے واسطے واقع ہوئی ہے۔

Marfat.com

درود شریف کی فضیلت اور درود وسلام کی اہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما(۱)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیۂ مبارکہ کے تحت اپنے تفسیری حاشیہ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ**: درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

---

(۱) احمد رضا بریلوی، امام اہل سنت: کنز الایمان ترجمۃ القرآن، مطبع قرآن کمپنی لمیٹڈ، لاہور، ص ۶۱۳، آیت نمبر ۵۵

Marfat.com

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے
علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یارب! محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور انکی دعوت غالب فرما کر
اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں انکی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا
ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و
ملئکۃ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری رحمہ اللہ
تعالیٰ لکھتے ہیں: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود
شریف پڑھنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار
ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس
وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے میں پڑھ لے[1]

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

تجب مرۃ فی العمر فی صلوٰۃ اوغیرھا وھی مثل کلمة
التوحید وھو محکی عن ابی حنیفة رضی اللہ عنه ونقل ایضاً عن
مالک والنووی والاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اعنی وجوبھا فی
العمر مرۃ واحدۃ لان الامر المطلق لایقتضی التکرار[2]

---

(۱) بہار شریعت حصہ سوئم ص: ۷۴ بحوالہ درمختار وغیرہ ناشر فرید بک ڈپو رجسٹرڈ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔

(۲) سعادۃ الدارین: ص ۴۳

Marfat.com

ترجمہ: درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے نماز میں یا نماز کے علاوہ اور وہ کلمۃ التوحید کی مثل ہے یعنی جس طرح کلمۃ التوحید پڑھنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے، وہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکایت کیا گیا اور الامام مالک اور الامام النووی اور الامام الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی منقول ہے۔ (اھنی)

میری مراد یہ ہے کہ درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے اس لیے کہ مطلق امر تکرار کو نہیں چاہتا۔

عارف باللہ الشیخ المحقق عبدالحق المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

دوے سبحانہ امر کردہ است مومناں را بفرستادن صلوٰۃ وسلام بروے صلی اللہ علیہ وسلم واجماع کردہ برآنکہ ایں برائے وجوب است بس بعض گفتہ اند واجب است ہر بار کہ ذکر شریف وی بگذرد وبعض گویند کہ فرض است یکبار در عمر چنانکہ شہادت بنبوت وے صلی اللہ علیہ وسلم وزیادۃ براں مستحب ومسنون واز اوکد سنن الاسلام وشعار آں وقاضی ابوبکر گفت فرض گردانید حق جل وعلی بر مومناں کہ صلوٰۃ وسلام فرستند بر پیغمبر وے ونگرداند مرآن را وقت معین پس واجب است کہ بسیار گفتہ شود صلوٰۃ وغفلت ورزیدہ نشود دراں۔[1]

ترجمہ: اور اللہ سبحانہ نے ایمان والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کا حکم فرمایا اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ امر وجوب کیلئے ہے۔ تو بعض علماء نے کہا ہے جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف زبان پر آئے درود شریف بھیجنا

(۱) اشعۃ اللمعات جلد اول: ص ۴۰۴

Marfat.com

واجب ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں تمام عمر میں ایک بار درود پڑھنا فرض ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت عمر میں ایک بار فرض ہے اور اس سے زیادہ مستحب و مسنون اور اسلام کی مؤکدہ ترین سنتوں اور اس کے شعار سے ہے۔ اور قاضی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ جل وعلیٰ نے ایمان والوں پر فرض فرمایا کہ وہ اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں اور اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں فرمایا تو ضروری ہے کہ درود بہت پڑھا جائے اور اس میں غفلت نہ برتی جائے۔

Marfat.com

احناف کے نزدیک صلوٰۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مکروہ نہیں

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال الحموی جمع بینهما خروجا من خلاف من کره افراد احدهما عن الاخر وان کان عندنا لا یکره کما صرح به فی منیة المفتی وهذا الخلاف فی حق نبینا صلی الله علیه وسلم واما غیره من الانبیاء فلا خلاف فیه ومن ادعاه فعلیه ان یورد نقلا صریحا ولا یجد الیه سبیلا کذا فی شرح العلامة میرک علی الشمائل اه اقول وجزم العلامه ابن امیر حاج فی شرحه علی التحریر بعدم صحة القول بکراهة الافراد واستدل علیه فی شرحه المسمی حلیة المجلی فی شرح منیة المصلی بما فی سنن النسائی بسند صحیح فی حدیث القنوت صلی الله علی النبی ثم قال مع ان فی قوله تعالی وسلام علی المرسلین وسلام علی عباده الذین اصطفی الی غیر ذالک اسوة حسنة وممن رد القول بالکراهة العلامة ملا علی القاری فی شرح الجزریة[۱]

۱۔ ردالمحتار علی الدر المختار الجزء الاول ص ۹

ترجمہ: الامام الحموی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صاحب الدر المختار رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا: بعد الاذن منه صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه ان دونوں یعنی صلوٰۃ اور سلام کو اس شخص کے خلاف سے نکلنے کے لیے جمع فرمایا جس نے ان دونوں میں سے ایک کے دوسرے سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا اگرچہ ہمارے نزدیک مکروہ نہیں جیسے کہ انہوں نے منیۃ المفتی میں اسکی صراحت فرمائی ۔ اور یہ خلاف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے کوئی خلاف نہیں جو اس کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہے کہ وہ نقل صریح لائے اور وہ اس کی طرف کوئی راستہ نہ پائے گا، ایسے ہی العلامہ میرک کی شرح علی الشمائل میں ہے، اور علامہ شامی مزید لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں العلامہ ابن امیر حاج نے التحریر پر اپنی شرح میں افراد (یعنی صلوٰۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا) کی کراہت کے قول کی عدم صحت پر جزم فرمایا اور اپنی شرح ''المسمّٰى حلية المجلي في شرح منية المصلي ''میں اس سے استدلال فرمایا جو سنن النسائی میں صحیح سند کے ساتھ حدیث قنوت میں ہے وصلی اللہ علی النبی ۔ اور اللہ کا درود ہو اس نبی پر سمیت اس کے بیشک اللہ تعالیٰ کے قول وسلام على المرسلين اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اور سلام اسکے چنے ہوئے بندوں یعنی انبیاء ومرسلین پر اور اس کے غیر میں (اسوۂ حسنہ) بہترین پیروی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں اور ان میں سے جس نے کراھۃ کے قول کو رد کیا حضرت العلامہ ملا علی القاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں الجزریہ کی شرح میں تو تو اس کی طرف رجوع کر۔

Marfat.com

جب ہم احناف ہیں یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور ہمارے نزدیک فقہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی فقہ حنفی کتاب اللہ تعالیٰ اور حدیث رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین وصحیح ترین تشریح ہے۔ اور فقہ حنفی کی کتابوں میں یہ مسئلہ بالدلائل واضح طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں۔ ایسے ہی اس کا عکس جیسے کہ مذکور ہوا۔ تو ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ فقہ حنفی کے خلاف یا مخالفت میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ سے استدلال واستنباط کریں اور خود مجتہد بنیں نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل۔ فقہ کی کتابوں کو چھوڑ کر براہ راست قرآن وحدیث سے استدلال و استنباط غیر مقلدانہ روش ہے بلکہ دعویٰ مقلدیت کے باوجود غیر مقلدیت کیونکہ فقہاء کرام کی مخالفت غیر مقلدین کرتے ہیں۔ اس کے باوجود موجودہ دور کے حنفی ہونے کے دعویٰ دار بعض علماء مسلک حنفی کے خلاف اپنا ایک خود ساختہ موقف قائم کرکے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں فقہاء احناف کے اجتہاد کے خلاف اپنا اجتہاد کرکے اپنا خود ساختہ موقف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔

قارئین انصاف فرمائیں کہ کیا مذکورہ بالا علماء کرام کا یہ موقف مسلک حنفی کے خلاف نہیں ہے اور ان کا یہ اجتہاد فقہائے احناف کے اجتہاد کے خلاف نہیں ہے؟ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک جو فقہ حنفی کی کتب میں مذکورہ مکتوب ہے وہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو اس میں سلام نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ ہی نہیں بلکہ غیر مکمل کہہ رہے ہیں۔ قارئین کرام کیا مذکورہ بالا علماء کرام حنفی کہلانے کے حقدار ہیں؟

Marfat.com

درود ابراہیمی کے بارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۱۴۱۳ از امرتسر دفتر پولیس مرسلہ عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل ۲ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں۔ مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جگہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یا آیۃ کریمہ کا یا کوئی دوسرا اس لئے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کرکے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کردیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدرآمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کرکے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دو زانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے

Marfat.com

روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب ومطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عز وجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم [1]۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

قارئین کرام! سائل نے سب درودوں سے افضل درود نماز کے علاوہ ہر جگہ پڑھنے اور ہر وقت وظیفہ رکھنے کی اجازت مانگی ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکی یا کسی دوسرے درود کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت ہے یا نہیں اور نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے وہ تو سائل کو معلوم ہے کہ وہ درود ابراہیمی ہے اور نماز میں درود ابراہیمی سائل پہلے ہی سے پڑھتا ہے جیسا کہ سائل کے سوال سے ظاہر ہے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الجواب المبارک کے الفاظ شریفہ: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے اور درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے

(۱) فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

علاوہ ازیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو درود جاری رکھے وغیرہ "م" سے روز روشن سے زیادہ روشن، عیاں وظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سب درودوں سے افضل درود کی سائل کو اجازت فرمائی ہے۔

ضرورت وضاحت: وضاحت اسلئے ضروری سمجھی کہ میرے کسی بھائی کو غلط فہمی نہ ہو اور کوئی مغالطہ نہ دے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے وہ تو صرف نماز میں فرمایا ہے نماز کے علاوہ وہ افضل نہیں۔

خلاصہ: سائل کا سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگنا بھی نماز کے علاوہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب (جوابا) سب درودوں سے افضل درود کی اجازت فرمانا بھی نماز کے علاوہ کیونکہ نماز میں اجازت مانگنے کا تو کوئی مطلب ہی نہیں نماز میں تو مقررہ درود ہی پڑھا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور انکے ماننے والے بعض علماء کرام میں تضاد

قارئین کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف آپ نے پڑھا کہ آپ کے نزدیک نماز کے علاوہ بھی درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اس کے برعکس و برخلاف انکے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بعض علماء کرام اپنی رائے اور اجتہاد سے فرما رہے ہیں کہ نماز کے علاوہ درود

Marfat.com

اور لیکن یہ عمل سے کامل نہیں رہتا اس سے افضل بھی نہیں کہا جا سکتا نماز میں معتبر نہیں کیونکہ نماز میں سلام پہلے آ چکا لہٰذا نماز کے علاوہ وہ درود شریف پڑھو جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔

میرے بھائیو! آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مبارکہ پڑھا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مذکورہ فتویٰ مبارکہ میں یہ ہدایت کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی غیر مکمل ہے لہٰذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں جس طرح مذکورہ بالا علماء کرام فرما رہے ہیں۔

تعجب و افسوس ہے ان علماء کرام پر جو اپنے آپ کو رضوی بریلوی کہتے اور کہلواتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مجدد دین وملت، امام اہل سنت اور اپنے دور کا امام ابوحنیفہ کہتے ہیں اور ہر مسئلہ پر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور کسی مسئلہ میں آپ کے خلاف بات سننا گوارہ نہیں کرتے ان علماء کرام نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفتاویٰ الرضویہ (جو کہ فقہ حنفی کی کتب کے حوالہ جات سے مزین بلکہ فقہ حنفی کا جامع، صحیح، واضح، اردو ترجمہ ہے) میں درود ابراہیمی کی مطلق افضلیت کے بارے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مبارکہ ہے اپنی تصنیف کردہ کتب و رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں آج تک شائع نہیں کیا، چھاپا نہیں، بلکہ اس فتویٰ مبارکہ کو چھپا رہے ہیں، اگرچہ الفتاویٰ الرضویہ میں چھپ رہا ہے بلکہ اپنی تحریر کردہ کتب و رسائل پمفلٹوں اور چارٹوں میں اس فتویٰ مبارکہ کی اعلانیہ مخالفت کر رہے

Marfat.com

ہیں کہ درود [illegible] بھی غیر مکمل ٹھہرتے ہیں۔

علماء کرام کی درود ابراہیمی کے بارے عبارات

خیال رہے کہ یہ درود ابراہیمی ہے نماز میں صرف یہی پڑھا جائے گا اور درود نہیں مگر نماز کے علاوہ یہ درود غیر مکمل ہوگا کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا لہذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا ہے اسلئے یہاں سلام نہ آنا مضر نہیں ۔[1]

مسلمانوں کو حکم الٰہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں۔ درود ابراہیمی جو کہ نماز کے اندر پڑھا جاتا ہے صرف صلوٰۃ (درود شریف) ہے سلام نہیں یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہوگی نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ تشہد میں سلام پہلے عرض کرلیا جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ جو ہم پڑھتے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ اس میں درود بھی ہے اور سلام بھی صلوا سے نکالا الصلوٰۃ اور سلموا سے السلام ۔[2]

درود ابراہیمی نماز میں تو کامل بھی ہے اور افضل بھی مگر نماز سے باہر چونکہ درود کامل نہیں رہتا اسلئے افضل بھی نہیں کہا جاسکتا، کامل اسلئے نہیں رہتا کہ قرآن میں درود وسلام دونوں کے بھیجنے کا حکم ہے جبکہ درود ابراہیمی میں صلوٰۃ (درود) تو ہے مگر سلام نہیں ۔[3]

مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ اور ساری خدائی درود بھیجتی

---

(۱) مرآۃ المناجیح، جلد دوم، ص ۱۹۸ از مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی

(۲) مولانا عبد الرشید رضوی، رشد الایمان، ص ۳۰۹

(۳) درود وسلام اور شان خیر الانام از مفتی غلام سرور قادری، ص ۶۱

Marfat.com

ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ اور فرشتوں کے درود میں سلام بھی آجاتا ہے۔ اس لئے ان کیلئے صرف صلوۃ کا ذکر ہوا اور ہم کو صلوۃ و سلام دونوں کا حکم ہوا۔ تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوۃ و سلام دونوں ہوں۔ نماز میں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ مگر نماز سے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود کی جو تعلیم درود ابراہیمی سے فرمائی، وہاں نماز کی حالت میں درود۔ غرض یہ کہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل، کہ اس میں سلام نہیں ہے۱

یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا کندہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے۔ حالانکہ حکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف، وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیت صلوۃ پر مکمل عمل ہو گیا۔ وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیت میں غور نہیں کرتے۔ ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہیے۔۲

---

(۱) تفسیر نور العرفان، سورۃ الاحزاب، پارہ نمبر ۲۲، آیت نمبر ۵۶

(۲) مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی گجراتی تفسیر نعیمی، پارہ ۱۶، سورہ کہف آیت نمبر ۱۸

Marfat.com

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

کتنی غیر معقول بات، کتنا بڑا مغالطہ اور کتنا بڑا حربہ و ہتھیار ہے جو حضور سید عالم نور مجسم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے عطا فرمودہ تحفہ مبارکہ سب درودوں سے افضل و اعلیٰ اشرف و اکمل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سے روکنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔ سبحان اللہ! کتنی عجیب و غریب اور غیر معقول بات ہے کہ سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود ابراہیمی غیر مکمل ہو حالانکہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز، تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علمائے کرام نے اپنے اس موقف کے صحت کی وجہ جو یہاں خود بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کیونکہ اس (درود ابراہیمی) میں سلام نہیں اور قرآن نے درود وسلام دونوں کا حکم دیا، مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں صلوا سے صلوٰۃ کا حکم اور سلموا سے سلام کا حکم جس سے انہوں نے خود اعتراف فرمالیا اور وضاحت فرمادی کہ صلوٰۃ اور سلام علیحدہ علیحدہ مستقل دو چیزیں ہیں اور ان دونوں کا حکم بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔

نتیجہ:

تو سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود نامکمل کیسے ہو گیا اور کیسے ہو سکتا ہے سلام نہ ہونے سے درود نامکمل ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں بلکہ صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا (حکم صلوٰۃ) کی پوری تعمیل ہوگی اور سلام پڑھنے سے سلموا (حکم سلام) کی پوری تعمیل یہ نہیں کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا کی تعمیل بھی نہ ہو اور صلوٰۃ کے بغیر سلام پڑھنے سے سلموا کی تعمیل بھی نہ ہو۔

Marfat.com

نوٹ: صلاۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام صلوۃ نہیں ایسے ہی صلوۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام سلام نہیں اگر ایسا ہو تو واقعی درود وسلام ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل ہوں۔ اور بعض علماء کا لکھنا کہ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا کن وجوہ جائز ہے

قارئین کرام اپنی امانت و دیانت سے انصاف فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ حضرت مولانا کا یہ لکھنا صحیح ہے یا نہیں؟

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

واقعی قرآن نے واو عطف کے ساتھ صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا اور یہ حکم نہ دیا کہ صلوۃ وسلام اکٹھے پڑھو یا علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھو اور یہ بھی حکم نہ دیا کہ صلوۃ پہلے پڑھو اور سلام بعد میں پڑھو بلکہ مطلق حکم دیا لہذا دونوں کو اکٹھا پڑھنے سے بھی حکم کی تعمیل ہو جائے گی اور علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ سے پڑھنے سے بھی اور صلوۃ پہلے اور سلام بعد میں اور سلام پہلے اور صلوۃ بعد میں پڑھنے سے بھی۔

Marfat.com

اس کی تائید وتوضیح کیلئے اصول فقہ حنفی کی کتب ملاحظہ ہوں: الواو للجمع المطلق[1]

حاشیہ پر قولہ المطلق ومعنی الاطلاق کون الجمع اعم من ان یکون مع الترتیب والمقارنۃ اوبدونہما فقولک جاء نی زید وعمرو یحتمل انہما جاء امتقارنین اوتقدم مجیی عمرو علی زید او تاخر اوتراخی مجیی احدھما عن الاخر بساعۃ اویوم اونحو ذالک وبالجملۃ ھو لایتعرض للمقارنۃ کما زعم بعض اصحابنا ولا للترتیب کماقال بعض اصحاب الشافعی[2]

ترجمہ: اورواو مطلق جمع کیلئے ہے اورواو کے مطلق جمع کیلئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جمعیت عام ہے چاہے ترتیب اورمقارنت کے ساتھ ہو یا ان دونوں کے بغیر تو تیرا کہنا آیا میرے پاس زیداورعمرو اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ زیداورعمرو اکٹھے آئے ہوں اوراس کا بھی کہ عمر، زید سے پہلے آیا ہو یا زید کے بعد یا ایک دوسرے سے ایک گھڑی بعد میں آیا ہو یا ایک دن بعد میں آیا ہو یا اس کی مثل یعنی ایک مہینہ یا ایک سال یااس سے بھی زیادہ عرصہ بعد میں آیا ہو۔

خلاصہ: واومقارنت کیلئے نہیں جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور ترتیب کیلئے نہیں جیسا کہ بعض اصحاب شافعی نے کہا۔

فالواولمطلق العطف من غیر تعرض لمقارنۃ ولا ترتیب یعنی ان الواولمطلق الشرکۃ فان کان فی عطف المفرد علی المفرد

۱۔ اصول الشاشی ص:۴۹ ۲۔ حاشیہ اصول شاشی ص:۵۰

Marfat.com

فالشرکة ثابتة فی المحکوم علیه وبه وان کان فی عطف الجمل فالشرکة فی مجرد الثبوت والوجود وبالجملة هو لا یتعرض للمقارنة کمازعمه بعض اصحابنا ولا للترتیب کمازعمه بعض اصحاب الشافعی فاذاقیل جاءنی زید وعمرو یحتمل انهما جاءاک معا او تقدم احدهما علی الاخر الخ[1]

ترجمہ: اور واو مطلق عطف کیلئے ہے اس سے نہ مقارنت ملحوظ ہے نہ ترتیب یعنی واو مطلق شرکت وشمولیت کیلئے ہے تو اگر مفرد کا مفرد پر عطف ہو تو محکوم علیہ اور محکوم بہ میں شرکت ثابتہ ہوگی اور اگر وہ (یعنی واو) جملوں کے عطف میں ہو تو محض وجود اور ثبوت میں شرکت ثابت ہوگی خلاصہ کلام یہ کہ واو مقارنت کیلئے نہ ہوگی جیسے کہ ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور نہ ترتیب کیلئے ہوگی جیسے کہ ہمارے بعض اصحاب شافعی نے گمان کیا تو جب جاءنی زید وعمرو کہا جائے کہ میرے پاس زید اور عمرو آئے یہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ وہ دونوں اکٹھے آئے یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے پہلے آیا۔

واضح ہو کہ نماز میں صلوۃ اور سلام دونوں اکٹھے نہیں پڑھے جاتے بلکہ علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں صلوۃ اور سلام کے درمیان اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھا جاتا ہے اور سلام (التحیات میں) پہلے پڑھا جاتا ہے اور صلوۃ (درود شریف) بعد میں پڑھا جاتا ہے اس کے باوجود مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا اس

۱۔ نور الانوار للحافظ الشیخ ملا احمد جیون ص ۱۱۵

Marfat.com

ئے یہاں سلام نہ آنا مضر نہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے اندر ہی ٹل
درست ہے کیونکہ التحیات میں سلام پہلے عرض کر لیا جاتا ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے الزامی وضاحت

جس ضابطے کے تحت درود ابراہیمی کو غیر مکمل قرار دیا گیا ہے اس خود ساختہ ضابطے کے مطابق نماز بغیر زکوۃ کے غیر مکمل ہوگی غیر مکمل ہونی چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور زکوۃ دونوں کا حکم فرمایا۔ فرمایا: ''واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ'' اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو لہذا جب نماز پڑھی جائے زکوۃ دی جائے زکوۃ دینی چاہیے اگر نماز کے ساتھ زکوۃ نہ دی تو نماز غیر مکمل ہوگی غیر مکمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے زکوۃ بغیر نماز کے **اس طرح** نماز بغیر قربانی کے غیر مکمل ہوگی غیر مکمل ہونی چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور قربانی دونوں کا حکم دیا فرمایا: ''فصل لربک وانحر'' تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو لہذا جب نماز پڑھی جائے قربانی کی جائے۔ قربانی کرنی چاہیے اگر نماز کے ساتھ قربانی نہ کی تو نماز غیر مکمل ہوگی نماز غیر مکمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا اور ایسے قربانی بغیر نماز کے **اس طرح** حج بغیر عمرہ کے غیر مکمل ہوگا غیر مکمل ہونا چاہئے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے حج اور عمرہ دونوں کا حکم دیا فرمایا واتموا الحج والعمرۃ للہ اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو لہذا جب حج کیا جائے عمرہ کیا جانا چاہیے اگر حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا تو حج غیر مکمل ہوگا غیر مکمل ہونا چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے عمرہ بغیر حج کے **اس طرح** روزوں کی گنتی پوری کرنا اللہ کی بڑائی بولنے کے بغیر مضر اور غیر مکمل ہوگا اور

Marfat.com

ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن نے دونوں کا حکم دیا فرمایا: ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی لہٰذا جب روزوں کی گنتی پوری کی جائے اللہ کی بڑائی بولی جائے روزوں کی گنتی پوری کرنے کے ساتھ اللہ کی بڑائی نہ بولی تو روزوں کی گنتی غیر مکمل ہوئی اور اس آیت مبارکہ پر عمل نہ ہوگا۔ ایسے ہی اس کا عکس اس طرح رب تعالیٰ کی ثنا کرتے ہوئے اس کی تسبیح اس سے بخشش مانگنے کے بغیر مختصر اور غیر مکمل ہوئی اور ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے دونوں کا حکم دیا فرمایا: فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی تسبیح بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے وعلی ھذا القیاس۔

ان آیات مبارکہ کے علاوہ متعدد آیات مبارکہ ہیں جن میں دو بلکہ دو سے زائد کاموں کا حکم فرمایا گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل نہیں بلکہ مکمل ہیں۔ اور مذکورہ بالا موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے خود ساختہ ضابطے کے تحت ان سب کو ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل ہونا چاہیے۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے اس مذکورہ بالا خود ساختہ ضابطے کے مطابق مندرجہ ذیل بزرگوں نے غیر مکمل درود اور غیر مکمل سلام بھیجا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفتاویٰ الرضویہ میں بعض درود ملاحظہ فرمائیں جن میں سلام نہیں:

Marfat.com

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اولی التحقیق۔[1]

وصلی اللہ علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد والہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لہم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔[2]

وصلی اللہ تعالی علیہ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد والہ وصحبہ اجمعین وعلینا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین امین امین الہ الحق امین۔[3]

وصلی اللہ تعالی علی المولی الواب سیدنا محمد والال والاصحاب۔[4]

افضل الصلوۃ الحبیب الجمیل والہ وصحبہ بالوف التبجیل امین امین یا عزیز یاجلیل۔[5]

اللہم لک محمد سرمدا صل علی سراجک المنیر والہ ابدا یا نور النور یا نورا قبل کل نور یا نور البعد کل نور لک النور وبک النور والیک النور وانت النور ولنور النور صل علی نورک الانوار والہ السراج الفرد وصحبہ المصابیح الزہر صلوۃ تنور بہا وجوھنا وصدورنا وقلوبنا وقبورنا امین۔[6]

---

(۱) ماہنامہ دلیل راہ، ماہ مئی جون جولائی اگست ۱۹۹۳ء از مولانا جلال الدین قادری، کھاریاں

(۲) ایضا (۳) ایضا (۴) ایضا (۵) ایضا (۶) ایضا

Marfat.com

وصلی اللہ تعالی علی سید و مولنا محمد شفیع المذنبین و الہ و صحبہ جمعین۔

وصل اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا و الہ صحبہ و ابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ فی کل ان وحین الی ابدالابدان امین والحمدللہ رب العلیمن۔

وصل اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد و الہ و اصحابہ و مہاجرہ و انصارہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین امین۔

وصل اللہ تعالی علیہ وعلی الہ قدر حسنہ وجمالہ وجاھہ وجلالہ وجودہ ونوالہ وعزہ وکمالہ ونعمہ وافضالہ ورشدہ فی افعالہ وجھدہ فی اعمالہ وصدقہ فی اقوالہ وحسن جمیع خصالہ ومحمودیہ فعالہ وعلینا معشر المنتمین لنعالہ والمتعلقین باذیالہ امن الہ الحق۔ امین!

اسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض نعتیہ اشعار میں صرف درود ہے سلام نہیں

مثلاً ایک نعت شریف ہے:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس نعت شریف میں ساٹھ (۶۰) اشعار ہیں جن میں صرف درود ہے سلام نہیں سلام صرف ایک شعر میں ہے۔ وہ شعر یہ ہے:

Marfat.com

؎ تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

تو اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۵۹ اشعار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل درود بھیجا غیر مکمل درود پڑھا **اس طرح** آپ کا تحریر کردہ مشہور سلام:

؎ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس سلام میں ۱۷۰ اشعار ہیں جن میں ۱۳۶ اشعار میں صرف سلام ہے درود نہیں درود صرف ۳۴ اشعار میں ہے تو ۱۳۶ اشعار میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل سلام بھیجا غیر مکمل سلام پڑھا اور حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور رباعی جو آپ کی مشہور درسی کتاب گلستان میں ہے۔

؎ بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ

اس رباعی صلوا علیہ والہ میں صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں بھی درود غیر مکمل ہونا چاہیے۔اس طرح آپ کی مشہور درسی کتاب بوستان میں ہے:

؎ چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک السلام اے نبی الوریٰ

اس شعر میں صرف سلام ہے صلوۃ نہیں تو اس شعر میں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے۔**اس طرح** حضرت شیخ شرف الدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور درسی

Marfat.com

کتاب نام حق میں یہ شعر:

؎ صلوات خدا بروئے باد تا بروز جزا پیاپے باد

اس شعر میں صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں بھی صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہئے۔ اس طرح اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب اصول الشاشی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی النبی واصحابہ

اس میں صرف صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں (اصول الشاشی کے خطبہ میں) صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

اس طرح علم النحو کی مشہور درسی کتاب شرح جامی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی نبیہ وعلی الہ واصحابہ المتادبین بآدابہ

صرف صلوۃ ہے سلام نہیں تو اس خطبہ مبارکہ میں صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

شہید تحریک آزادی ۱۸۵۷ء امام علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تقریباً تمام قصائد کا آغاز ان الفاظ سے کیا: حامِداً وَ مُصلیاً "ان الفاظ میں صلوۃ تو ہے لیکن سلام نہیں ہے۔[1]

ان کے علاوہ بزرگوں کی متعدد کتابوں میں صلوۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوۃ مذکور و مکتوب ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید الزامی وضاحت

نماز میں درود ابراہیمی کے مضر نہ ہونے غیر مکمل نہ ہونے اور بالکل درست ہونے کی مذکورہ بالا وجہ چونکہ نماز جنازہ میں نہیں پائی جاتی لہٰذا نماز جنازہ میں درود

---

(۱) [illegible]، علامہ فضل حق خیرآبادی، مطبوعہ ۲۰۰۱ء المتاز پبلی کیشنز، لاہور ص ۳، ۲۴۰۔ علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قصائد میں یہی درود شریف منقول ہے۔

Marfat.com

ابراہیمی مضمر اور غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے اس کے قبل یا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہیں پڑھا جاتا وفرض وتر اور سنن مؤکدہ نمازوں میں قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھا جاتا ہے جس میں سلام آجاتا ہے درود شریف نہیں پڑھا جاتا تو ان نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل ہونا چاہیے نماز کے قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور درود ابراہیمی پڑھنا سنت تو نمازی اگر قعدہ اخیرہ میں صرف التحیات پڑھے درود شریف نہ پڑھے تو اس کی نماز بلا کراہت ہوجائے گی جیسے کہ فقہ حنفی کی کتب میں مذکور ہے تو یہاں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل ہونا چاہیے۔

خاتمۃ المحققین الشیخ العلامہ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

ویثنی بعد ھا وھو سبحانک اللھم وبحمدک ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمافی التشھد (بعد الثانیہ) المراد الصلوۃ الابراھیمۃ التی یاتی بھا المصلی فی قعدۃ التشھد ویدعوا بعدالثالثہ لنفسہ وللمیت وللمسلمین الخ[1]

ترجمہ: اور نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے اور وہ سبحانک اللھم وبحمدک الخ ہے اور دوسری تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جیسے تشہد میں یعنی المراد درود ابراہیمی ہے اور تیسری تکبیر کے بعد اپنے لئے اور میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرے۔

۱۔ ردالمحتار علی الدرالمختار الجزء الاول، ص ۵۱۵

Marfat.com

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت موکدہ ہیں اللہ عزوجل کی حمد و ثناء، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، میت کیلئے دعا۔[1]

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ اور سلام کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ بیان فرمائے۔

جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز نہ سلام کے بغیر درود یہ مکمل نہ درود کے بغیر سلام یہ مکمل نہ سلام کے بغیر درود کی فضیلتیں کم ہوتی ہیں نہ درود کے بغیر سلام کی فضیلتیں کم ہوتی ہیں۔

قارئین کرام چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔[2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اسکے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوۃ۔[3]

---

(۱) بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۸۶ فرید بک ڈپو محل، دہلی

(۲) المجلد الاول من سنن النسائی ص ۱۹۱ (۳) جامع الترمذی، الجلد الاول ص ۱۱۰

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

(۳) عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔[۱]

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے ہے کہ فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(۴) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یسلم علی الا رداللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔[۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹاتا ہے حتی کہ میں اسے اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں (فائدہ) روح کے لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ کرم فرمانا ہے۔

(۵) عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھہ فقال انہ جاء نی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا۔[۳]

---

(۱) سنن نسائی، ص ۱۹۱ (۲) ابو داؤد والبیہقی الجلد الاول، ص ۲۱۶
(۳) سنن النسائی، ص ۱۹۱

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور میں خوشی تھی تو فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے عرض کی آپ کا رب فرماتا ہے محمد کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا کوئی امتی تم پر ایک بار درود نہ بھیجے مگر میں اس پر دس رحمتیں فرماؤں اور تمہارا کوئی امتی تم پر سلام نہ بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

(۲)عن عبدالرحمن بن عوف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قد توفاہ قال فجئت انظر فرفع راسہ فقال مالک فذکرت لہ ذالک فقال ان جبریل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان اللہ عزوجل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ۔[۱]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے فرماتے ہیں میں آکر دیکھنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تجھے کیا ہے میں نے وہ (اپنے دل کا خدشہ) بیان کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھے کہا کیا میں آپکو یہ خوش خبری نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے جو شخص آپ پر صلوۃ بھیجے گا میں اس پر صلوۃ (رحمت) بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔

---

(۱) مشکوۃ شریف ص ۸۔

Marfat.com

ان مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ متعدد احادیث شریفہ میں درود اور سلام دونوں کی علیحدہ علیحدہ فضیلتیں وارد ہیں۔

افضل صلوٰۃ کا بیان

شیخ الاسلام الحافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی شارح صحیح البخاری لکھتے ہیں:۔

واستدل بتعليمه صلى الله عليه وسلم لاصحابه الكيفية بعد سوالهم عنها بانها افضل كيفيات الصلوة عليه لانه لايختار لنفسه الا الاشرف الافضل ويترتب على ذالك لوحلف ان يصلى عليه افضل الصلوة فطريق البر ان ياتى بذالك هكذا صوبه النووى فى الروضه بعد ذكر حكاية الرافعى[1]

ترجمہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کے کیفیت صلوٰۃ کے بارے سوال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کو اس کیفیت کی تعلیم (یوں کہو اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك الخ) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی یہ کیفیت تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات اقدس کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ یہ درود شریف پڑھے ایسے ہی الامام

ا۔ فتح البارى شرح صحيح البخارى الجزء الحادى عشر، ص: ۱۳۹

Marfat.com

النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں الرافعی کی حکایت کے بعد اسے درست قرار دیا۔

افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ کا بیان

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت کا بیان)

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ھ لکھتے ہیں:۔

فائدہ استدل بتعلیمہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ کیفیۃ الصلوٰۃ علیہ بعد سوالھم عنھا انھا افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ لانہ لایختار لنفسہ الا الاشرف والافضل ویترتب علی ذالک لوحلف ان یصلی علیہ افضل الصلوٰۃ فطریق البران یاتی بذالک ھکذا صوبہ النووی فی الروضۃ بعد ذکر حکایۃ الرافعی عن ابراھیم المروزی الخ[۱]

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کیفیت صلوٰۃ کے بارے سوال کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کو اپنی ذات پر صلوٰۃ کی کیفیت کی تعلیم (یوں کہو: اللھم صل علی محمدو علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے بارے وہی کیفیت تمام کیفیات سے افضل ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ

۱۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع ص،۵۷

Marfat.com

وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف والافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ بھیجے گا تو اس سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کیفیت سے صلوۃ بھیجے۔ ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراہیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

افضل الکفیات فی الصلوۃ علیہ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ میں تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت)

العارف باللہ الشیخ المحقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

فصل صیغہائے صلوۃ کہ در احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورود یافتہ شک نیست کہ اتیان بآن از حیثیت تلبس بلفظ شریف نبوی افضل واکمل خواہد بود پس بعضے علماء گفتہ اند کہ افضل صلوۃ واردہ صلوۃ تشہد است یعنی صیغہ کہ بعد از تشہد در نماز خوانند وآن در احادیث صحیحہ بر کیفیات مخصوصہ وارد شدہ چنانچہ مذکور شوند و ہر کدام در حصول مقصود کافی ووافی است اظہر واشہر دریں باب ایں صیغہ است اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ بکی از علماء شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میگوید کہ ہر کہ بصیغہ صلوۃ تشہد درود فرستد بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق درود فرستاد بروجہے کہ مامور شدہ ایست یقیناً ودریافت ثوابے کہ موعود است بر صلوۃ نبوی

Marfat.com

تحقیقاً ولہذا اگر شخصے سوگند خورد کہ افضل صلوۃ بفرستد بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری میشود و مر اواز عہد وایں سوگند باتیان صلوۃ تشہد وامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ میگوید کہ باید کہ مصلی آنچہ در احادیث صحیحہ از کیفیات مخصوصہ آمدہ است ہمہ را جمع کند و بخواند تا ثواب جمیع صیغ ماثورہ دریافتہ باشد وآں مجموع ایں ست الخ ۱

ترجمہ: صلوۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ میں وارد ہوئے اس میں شک نہیں کہ انکے ساتھ صلوۃ بھیجنا افضل واکمل ہوگا اس وجہ سے کہ وہ صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ شریفہ پر مشتمل ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پھر تمام واردہ صلوات سے افضل صلوۃ تشہد ہے یعنی وہ صیغہ جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھتے ہیں اور وہ احادیث صحیحہ میں کیفیات مخصوصہ میں وارد ہوا چنانچہ وہ مذکور ہوں گی اور ہر ایک حصول مقصود میں کافی ووافی ہے اور اس باب میں اظہر واشہر یہ صیغہ ہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

حضرت امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ جو علمائے شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہیں فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ان صیغوں سے صلوۃ بھیجے جو التحیات کے بعد پڑھے جاتے ہیں بلا شک وشبہ اس نے یقیناً اس طور پر درود بھیجا جس طرح کہ وہ مامور کیا گیا ہے اور تحقیق اس نے وہ ثواب پالیا جس کا صلوۃ نبوی پر وعدہ کیا گیا ہے ولہذا اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۲

Marfat.com

بھیجے گا تو وہ درود تشہد پڑھنے سے اس قسم کے عہدہ سے بری الذمۃ ہو جائے گا اور حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صلوۃ بھیجنے والے کیلئے چاہیے کہ احادیث صحیحہ میں جو کیفیات مخصوصہ سے آیا ہے تمام کو جمع کرے اور پڑھے تا کہ تمام ماثورہ صیغوں کا ثواب حاصل کر سکے اور وہ تمام یہ ہیں اخ ,جذب القلوب الی دیار المحبوب کے صفحہ ۱۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عارف باللہ عالم ربانی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

علماء را اقوال است در تعین افضل صلوۃ و لا ادری ایں اختلاف بجہت ورود اثر است در شان ہر صیغہ کہ اطلاق افضلیت بداں کردہ اند یا بسبب اشتمال اوست بر کیفیت و کمیت فاضلہ و آنچہ در بعضے رسائل زیارت نوشتہ اند دہ قول است القول الاول افضل صلوۃ صلاۃ تشہد است چنانچہ اشارتے بداں گذشت اھ[1]

ترجمہ: علماء کو افضل درود کے متعین کرنے کے بارے اقوال ہیں اور میں نہیں جانتا کہ یہ اختلاف انہوں نے ہر صیغہ کی شان میں اثر کے وارد ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا اسکے کیفیت یا کمیت فاضلہ پر مشتمل ہونے کے سبب سے اور وہ جو بعض رسائل زیارت میں مذکور و مکتوب ہے صرف دس قول ہیں پہلا قول افضل صلوۃ صلاۃ تشہد ہے جس طرح کہ اس سے قبل اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

دوسرا قول: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كلما ذكره الذاكرون وكلما سهى عنه الغافلون.

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب ،ص:۱۹۵

تیسرا قول: اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ

چوتھا قول: اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھلہ.

پانچواں قول: اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک

چھٹا قول: اللہم صل علی محمدن النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد کلماتک التامات البارکات.

ساتواں قول: اللہم صل علی محمد عبدک و نبیک ورسولک النبی الامی وعلی ازواجہ وذریاتہ عدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک.

آٹھواں قول: اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوۃ دائمۃ بدوامک.

نواں قول: اللہم یارب محمد وال محمد صل علی محمد و ال محمد واجز محمدا ماھو اھلہ.

دسواں قول: اللہم صل علی محمد وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید.

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

اختلاف کردہ اند در افضل صلوات اکثر بر آنند کہ ہمیں صیغہ است کہ در نماز می خوانند کہ افضل حالت است تا آنکہ اگر کسے نذر کند با یمین خود کہ صلوۃ فرستم افضل

Marfat.com

صلوٰۃ و باین صیغہ بفرست از عہدہ برآید۔[1]

ترجمہ: افضل صلوٰۃ میں علماء کرام کا اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ افضل صلوٰۃ وہی صیغہ صلوٰۃ ہے جو نماز میں پڑھتے ہیں کیونکہ نماز کی حالت تمام حالتوں سے افضل ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی قسم کے ساتھ نذر مانے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجوں گا اور وہ اس صیغہ (جو نماز میں پڑھتے ہیں) سے صلوٰۃ بھیجے تو وہ اس سے عہدہ برآ یعنی بری الذمہ ہو جائے گا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں: درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ وقال العلامۃ القسطلانی فی المواھب وقداستدل العلماء بتعلیمہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ ھذہ الکیفیۃ بعدسوالھم عنھا انھاافضل کیفیات الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لایختار لنفسہ الاالاشرف الافضل ویترتب علی ذالک انہ لوحلف ان یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلاۃ فطریق البران یاتی بذالک ھکذا صوبہ النووی فی الروضۃ بعدذکر حکایۃ الرافعی عن ابراھیم المروزی۔[2]

ترجمہ: جناب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا یوں

۱۔ مدارج النبوۃ حصہ اول ص ۳۲۰ ۲۔ افضل الصلوات، ص ۵۷

Marfat.com

کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الـــخ. اور یہ کیفیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیات سے افضل ہے اس وجہ سے کہ بلاشبہ وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ ایسے یعنی اس کیفیت: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ سے صلوٰۃ بھیجے۔

ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراہیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی المتوفی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الصلوۃ الاولی وھی الصلوۃ التی جمع فیھا جامع ھذا لکتاب الکیفیات الواردۃ فی الاحادیث بالفاظھا۔[1]

ترجمہ: پہلی صلوٰۃ اور وہ صلوٰۃ ہے جس میں اس کتاب کے جامع نے احادیث مبارکہ میں واردہ تمام کیفیات بالفاظھا (انکے الفاظ کے ساتھ) جمع کردی ہیں:

(۱) اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی

---

[1] سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص: ۲۳۳

Marfat.com

ال ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی
ابراهیم انک حمید مجید.

(۲) اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم فی العلمین انک حمید مجید.

(۳) اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۴) اللهم صل علی ال محمد کماصلیت علی ال ابراهیم اللهم بارک علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم.

(۵) اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۶) اللهم صل علی محمدوعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

اسی طرح اس کتاب کے جامع (قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ

Marfat.com

اس تھان) نے چالیس کیفیات بیان فرمائیں اور فرمایا:

ھذہ الصلوۃ وردت عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الاحادیث جمعتھا من القول البدیع للحافظ السخاوی ولم ازد فیھا شیئا فمن اراد ملازمۃ الصلوۃ علیہ بماورد عنہ لفضلھا وزیادۃ ثوابھا فلیلازم ھذہ[1]

ترجمہ: اور یہ صلوات شریفہ احادیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئیں میں نے ان کو الحافظ الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب القول البدیع سے جمع کیا ہے اور میں نے ان میں اپنی طرف سے کوئی زیادۃ (اضافہ) نہیں کیا۔ تو جو شخص نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد کیفیت سے صلوۃ کی ملازمۃ و پابندی کرنا چاہے اس وجہ سے کہ وہ (واردۃ کیفیت) افضل ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے وہ ان مذکورہ صلوات شریفہ کی ملازمت و پابندی کرے، اور اس کتاب کے جامع القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبھانی رحمہ اللہ تعالی نے تیرہ ۱۳ صلوات ذکر فرما کر فرمایا: واما الاولی وھی الصلوۃ ابراھیمیۃ فقد صوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لو حلف ان یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ فطریق البر ان یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقلہ عنہ ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیقین وکان لہ الجزاء الوارد فی الاحادیث بیقین

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص ۲۳۶

Marfat.com

وکل من جاء بلفظ غیرها فهو من اتیانه بالصلوۃ المطلوبة فی الشک لانهم قالوا کیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم الخ فجعل الصلوۃ علیهم منهم هی قول ذا تم قال وکان لایفتر لسانه عن الاتیان بهذه الصلوۃ[1]

ترجمہ: اوران تیرہ صلوات میں سے پہلی صلوۃ وہ الصلوۃ ابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی، اس کو صحیح و درست قرار دیا ہے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل الصلوۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونیکا طریق یہ ہے کہ وہ الصلوۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ اسکو اس سے اس کے بیٹے تاج الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلوۃ، الصلوۃ ابراہیمیہ پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یقینا (یقین سے ساتھ) صلوۃ پڑھی اور صلوۃ پر جو جزاء ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ بالیقین اس کا حق دار ہو گیا، جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلوۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلوۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی

۱۔ سعادة الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ص ۴۲۰

Marfat.com

ابراھیم الخ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلوۃ اس قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ) ہی کو قرار دیا پھر حضرت تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد حضرت الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلوۃ (الصلوۃ ابراہیمیہ) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھیں۔

قارئین انصاف فرمائیں جو موجودہ دور کے بعض علماء کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہیے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کسی بزرگ نے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھا، صحیح ہے یا غلط؟

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

واما الثانية فقد قال الحافظ ابن حجر كما في القول البديع والذي يرشد اليه الدليل ان البر يحصل بمافي حديث ابي هريرة بقوله صلى الله عليه وسلم من سره ان يكتال بالمكيال الاوفى اذا صل علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كماصليت على ابراهيم انك حميد مجيد[1]

ترجمہ: اور دوسری صلوۃ تو الشیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین، ص ۲۴۰

Marfat.com

فرمایا جیسے کہ القول البدیع میں ہے اور وہ بات جس کی طرف دلیل رہنمائی کرتی ہے بیشک قسم سے بری الذمۃ ہونا اس صلوۃ سے حاصل ہوگا جو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد عالی کی وجہ سے من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذاصل علینا اھل البیت الحدیث ۔ ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پوری ناپ ملے یعنی جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ اپنے ثواب کا پیمانہ پورا پورا بھرے تو جب وہ ہم اہل بیت پر صلوۃ بھیجے اُسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اس نبی امی محمد اور اس کی بیویوں مومنوں کی ماؤں اور اس کی اولاد اور اس کے اہل بیت پر صلوۃ بھیج جیسے تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اھ۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۱۴۱۳ از امرتسر دفتر پولیس مرسلہ عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل ۷ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں، مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جگہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا

Marfat.com

نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یا آیت کریمہ کا یا کوئی دوسرا یہ اسلئے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کر کے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کر دیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدرآمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دوزانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب و مطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم [1]

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا
یعنی سلام کے بغیر صلوٰۃ بھیجنا

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(فائدہ) وباید کہ در لفظ و کتابت سلام را بصلوٰۃ ضم کند و امام نووی مکروہ داشتہ افراد صلوٰۃ را از سلام زیرا کہ امر بہر دو واقع شدہ و در فتح الباری گفتہ کہ مکروہ آنست کہ افراد صلوٰۃ کند و سلام نہ فرستد اصلا اما اگر صلوٰۃ بفرستد در وقتی و سلام گوید در وقتی دیگر اخلال با متثال امر ندارد کذا فی المواہب [1]

ترجمہ: چاہئے کہ پڑھنے اور لکھنے میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو ملالے اور حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ امر الٰہی ہر دونوں کے ساتھ واقع ہوا ہو اور فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا کہ مکروہ وہ صورت ہے کہ صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں صلوٰۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام عرض کرے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے میں کوتاہی کرنے والا نہ ہوگا۔ وکذا المواھب

شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واستدل بہ علی ان افراد الصلوۃ عن التسلیم لایکرہ و کذا لعکس لان تعلیم السلام تقدم قبل تعلیم الصلوٰۃ کما تقدم فافراد التسلیم مدۃ فی التشہد قبل الصلوۃ علیہ وقد صرح النووی بالکراھۃ

۱۔ مدارج النبوت جلد اول ص: ۳۲۴

Marfat.com

واستدل بورود الامر بهما معافی الآیة وفیه نظر نعم یکره ان یفرد الصلوة ولا یسلم اصلا اما لو صلی فی وقت وسلم فی وقت اخر فانه یکون ممتثلا۔

ترجمہ: اس حدیث سے اس پر استدلال کیا گیا کہ صلوۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس یعنی سلام کو صلوۃ سے الگ کرنا۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی جیسے کہ گذرا تو ایک مدت التشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ سے قبل صرف سلام پڑھا گیا حالانکہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کراہت کی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ میں ان دونوں کے امر کے وارد ہونے سے استدلال کیا شیخ الاسلام الحافظ احمد ابن حجر العسقلانی شارح صحیح البخاری فرماتے ہیں اس میں نظر و کلام ہے ہاں مکروہ وہ صورت ہے کہ کوئی شخص صرف صلوۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں صلوۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیجے تو وہ ان دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا۔

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد ابن عبد الرحمن السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی بالمدینہ نے فرمایا:

افراد الصلوة عن التسلیم لا یکره وکذا العکس

تنبیه۔ استدل بحدیث کعب وغیره مما سیاتی علی ان افراد الصلوة عن التسلیم لا یکره وکذا العکس۔ لان تعلیم السلام تقدم قبل تعلیم الصلوة فافراد التسلیم مدة فی التشهد قبل الصلوة علیه وقد

---

۱ فتح الباری شرح صحیح البخاری الجزء الحادی عشر مطبوعہ بیروت ص ۱۴۰

Marfat.com

صرح النووی رحمه الله تعالی فی الاذکار وغیرہ بالکراھة واستدل بورود الامر بھما معافی الایة قال شیخنا وفیه نظرنعم یکرہ ان یفرد الصلوة ولا یسلم اصلااما لوصلی فی وقت وسلم فی وقت آخر فانه یکون ممتثلا انتھی وقد کان عبدالرحمن بن مھدی یستحب ان یقول صلی الله علیه وسلم ولا یقول علیه السلام لان علیه السلام تحیة الموتی. رواہ ابن بشکوال وغیرہ والله الموفق (۱)

ترجمہ: درود کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیث سے جو قریب آ رہی ہے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ درود کا سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس اس لئے کہ سلام کی تعلیم درود کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے قبل تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا۔ اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اسکے مکروہ ہونیکی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ الکریمہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین امنو اصلو علیہ وسلموا تسلیما ، میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا اکٹھا حکم وارد ہونے سے استدلال فرمایا ، ہمارے شیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس میں نظر وکلام ہے ، ہاں مکروہ یہ صورت ہے کہ کوئی صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں درود بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیجے تو بلا شبہ وہ ان دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا ، اور عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مستحب قرار دیتے تھے اور علیہ السلام نہیں کہتے تھے کیونکہ

---

(۱) القول البدیع ص ۲۶

Marfat.com

علیہ السلام مردوں کی تحیہ ہے۔ اس کو ابن بشکوال وغیرہ نے روایت کیا، اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

"باید کے بعد ہر صیغہ ازیں صیغہا کہ خالیست از ذکر سلام ایں کلمہ ضم کند السلام علیک ایھا النبی الکریم ورحمته الله وبرکاته زیرا کہ ذکر صلوۃ بے سلام پیش اکثر علماء مکروہ است اخذا من ظاہر قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما اگرچہ بعض علماء رادر کراہت آں سخن بودہ باشد ولیکن بودن آں خلاف اولیٰ متفق علیہ است، وآں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم با صیغہ صلوۃ ذکر نہ فرمودہ از جہت علم صحابہ است بداں رضی اللہ عنہم۔ چنانچہ درحدیث آمدہ است کہ صحابہ پیش آنحضرت آمدند وگفتند کہ بتحقیق دانستم مایا رسول اللہ کیفیت سلام فرستادند برتو ومراد ایشان بر صیغہ سلام آں است کہ در تشھد نماز است اکنوں صلوۃ برتو چگونہ فرستیم؟ فرمود بگوئید: اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الحدیث بریں قیاس اقتصار بر سلام تنہا نیز مکروہ یا خلاف اولیٰ خواہد بود۔[1]

ترجمہ: صلوٰۃ کے صیغوں میں سے ہر اس صیغہ کے بعد جو ذکر سلام سے خالی ہو یہ کلمہ السلام علیک ایھا النبی الکریم ورحمة الله وبرکاتہ ملا لینا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: یاایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ط کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ بغیر ذکر سلام مکروہ

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص۱۹۴، ۱۹۵

Marfat.com

ہے۔ اگرچہ بعض علماء کو اس کے مکروہ ہونے میں کلام واحتمال ہے۔ لیکن اس کا خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے تاکہ اس کلمہ السلام علیک ایھا النبی اس سے ملا لینے سے جن علماء کے نزدیک صلوۃ بغیر ذکر سلام مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک بھی مکروہ نہ رہے اور خلاف اولیٰ بھی نہ رہے، اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلوۃ کے صیغہ کے ساتھ سلام کا ذکر نہ فرمایا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا علم ہونے کی وجہ سے، جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ بے شک ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کی کیفیت کو تو جان لیا اور صیغہ سلام سے ان کی مراد وہ ہے جو نماز کے تشہد میں ہے اب آپ پر صلاۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الحدیث یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اس پر قیاس کی بناء پر تنہا سلام پر اقتصار بھی مکروہ یا خلاف اولیٰ ہوگا۔

عارف باللہ الشیخ محقق عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جن علماء کے نزدیک ذکر صلوۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے ان کا اخذ واستدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ وسلمو اتسلیما'' کے ظاہر سے ہے جیسا کہ الشیخ المحقق رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت میں گزرا، اخذا من ظاہر قولہ

Marfat.com

تعالیٰ الخ۔ یہ اخذ و استدلال واقعتاً صحیح نہیں، الشیخ القاضی یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ اخذ امن ظاہر قولہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما'' کا مطلب بیان فرماتے ہیں ولیس اخذا صحیحا کما علم بادنی تامل انتھی [1] اور یہ اخذ و استدلال صحیح نہیں ہے ادنیٰ تامل (تھوڑے غور و فکر) سے ظاہر ہوتا ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

المسألة الخامسة فی حکم افراد الصلاة عن السلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم استدل بحدیث کعب وغیرہ علی ان افراد الصلاة والتسلیم لایکرہ وکذالعکس لان تعلیم التسلیم تقدم قبل تعلیم الصلاة فافرد التسلیم مدة فی التشھد قبل الصلوة علیہ وقد صرح النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الاذکار وغیرہ بالکراھة واستدل بورود الامر بھما معافی الایة قال السخاوی قلت والظاھر ان محل ذالک فی مالم یرد الاقتصار علی الصلاة فیہ کالقنوت علی ان شیخنا یعنی الحافظ بن حجر توقف فی اطلاق الکراھة فقال وفیہ نظر نعم یکرہ ان یفرد الصلوة ولا یسلم اصلا امالو صلی فی وقت وسلم فی وقت اخر فانہ یکون ممتثلا اھ۔[2]

ترجمہ: پانچواں مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کو سلام سے الگ کرنے کے حکم کے بیان میں حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ صلوۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں ہے اور اس طرح اس کا

---

(۱) سعادۃ الدارین ص ۵۳ (۲) ایضاً ص ۵۲

Marfat.com

عکس یعنی سلام کو صلوۃ سے الگ کرنا بھی مکروہ نہیں، اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ سے قبل ایک مدت تک تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اس کے مکروہ ہونے کی تصریح فرمائی اور انہوں نے الایۃ المبارکہ میں صلوۃ وسلام کا اکٹھا حکم وارد ہونے سے استدلال کیا۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کہتا ہوں ظاہر ہے کہ اسکے مکروہ ہونے کا محل وہ ہے جہاں صلوۃ پر اقتصار روا نہیں ہوا (اور جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں) جیسے قنوت علاوہ ازیں ہمارے شیخ یعنی الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ کے سلام سے الگ ہونے کی کراہت کے مطلق عام ہونے میں توقف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مطلقاً کراہت کا قول کرنے میں نظر واعتراض ہے ہاں اگر کوئی شخص صرف صلوۃ بھیجتا رہے اور سلام کبھی بھی نہ بھیجے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی ایک وقت میں صلوۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیج لے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا (یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔

Marfat.com

اختلاف کراہت کا محل وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اختصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے درودِ ابراہیمی اور قنوت

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال ویکرہ افراد الصلاۃ عن السلام وعکسہ کمانقلہ النووی رحمہ اللہ تعالیٰ عن العلماء لورود الامر بھما فی الایۃ وفی حاشیۃ العلامہ البجیری علی الخطیب ان محل ذالک فی غیر ماورد عن الشارع کالصلاۃ الابراھیمیہ فلایقال ان افراد الصلوۃ فیھا مکروہ[1]

ترجمہ: الشیخ الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا اور اس کا عکس مکروہ ہے جیسا کہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے علماء سے نقل فرمایا کیونکہ الآیۃ میں دونوں کے متعلق حکم وارد ہوا اور الخطیب پر العلامۃ البجیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ میں ہے اس کا یعنی کراہت کا محل اسکے علاوہ ہے جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام کے وارد ہوا وہ محل کراہت نہیں جیسے الصلوٰۃ الابراھیمیہ تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ کا سلام سے الگ کرنا مکروہ ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

قال السخاوی قلت والظاھر ان محل ذالک فی مالم یرد

۱۔ افضل الصلوات علی سید السادات ص:۱۳

Marfat.com

الاقتصار علی الصلوۃ فیہ کا لقنوت[1]

ترجمہ: الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کہتا ہوں اور ظاہر ہے کہ اس کا (صلوۃ بغیر سلام کے مکروہ ہونے کے اختلاف کا محل) وہ ہے جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے قنوت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صلوۃ پر اقتصار وارد ہوا کہ قنوت کے آخر میں ہے وصلی اللہ علی النبی محمد۔ ترجمہ: اور اللہ اس نبی محمد پر صلوۃ بھیجے۔

القنوت:

عن حسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھؤلاء الکلمات فی الوتر قال قل اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فی من عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فی ما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یُعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب علیک وصلی اللہ علی النبی محمد[2]

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں ان کلمات کی تعلیم فرمائی فرمایا کہو اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں جن کو تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور میرا والی اور کارساز بن ان میں جن کا تو والی وکارساز بنا اور مجھے برکت دے اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا اور اس کے شر سے مجھے بچا جو تو نے میرے

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ص ۲۵

۲۔ سنن النسائی جلد اول ص: ۲۵۲

Marfat.com

نے مقدر کیا اور بیشک تیرا حکم سب پر چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور بے شک وہ بھی ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو والی و مددگار رہا اور وہ کبھی عزت نہیں پاتا جس کا تو دشمن بنا تو ہی برکت والا ہے۔ اے ہمارے رب اور تو ہی سب سے بلند و بالا ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف توبہ و رجوع کرتے ہیں اور اللہ اس نبی محمد پر صلوۃ بھیجے۔

ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام انتہائی خوبصورت، مختصر اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واز عادت اکثر مصنفات عجم است کہ در ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذکر علیہ السلام اقتصار کنند و در کتب عرب کمتر ازیں تواں یافت، وآنچہ اتفاق مصنفین از متقدمین ومتاخرین وقوع یافتہ در کتب از التزام صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم در غایت حسن ایجاز وایفائے مقصود واقع شدہ است ومانا کہ قصد اقتصار باعث بر عدم ذکر وعلی الہ شدہ وگرنہ زیادۃ ایں کلمہ در لفظ وکتابت احسن واولی است۔[1]

ترجمہ: اور اکثر عجمیوں کی کتابوں کے مصنفین کی عادت ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صیغہ علیہ السلام پر اقتصار کرتے ہیں اور عربوں کی کتابوں میں اس قول "علیہ السلام" سے بہت کم پایا جاتا ہے اور وہ جو متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہم اللہ تعالیٰ کا ان کی کتابوں میں اتفاق واقع ہوا کہ انہوں

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص:۱۹۵

Marfat.com

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ انتہائی خوبصورت اختصار اور مقصود کو پورا کرنے والا ہے اور شاید وصلی الہ سے عدم ذکر کا باعث اس قسم اختصار ہو ورنہ بولنے اور لکھنے میں اس کلمہ (صلی ۔) کی ادائیگی بہت اچھی اور بہتر ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ونقل بعضهم عن الشيخ عبدالحق الدهلوی انه قال فی كتابه جذب القلوب الی ديار المحبوب ومن عادة اكثر العجم الاقتصار على قولهم عليه السلام وذالک فی كتب العرب قليل وما اتفق عليه المصنفون من المتقدمين والمتاخرين فی كتبهم من التزام صيغة صلى الله عليه وسلم فی غاية الحسن والاعجاز وايفاء المقصود اه وهی اولى من قولهم عليه الصلوة والسلام لخلو هذه من ذكر الله تعالى صراحتاً[1]

ترجمہ: بعض علماء نے الشیخ عبدالحق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں فرمایا اکثر عجمیوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے قول علیہ السلام پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ عربوں کی کتابوں میں قلیل ہے اور جس پر متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اتفاق فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت اپنی کتابوں میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ حسن اور اختصار اور مقصود کو پورا کرنے کی (غایت)

---

۱ سعادت الدارين فی الصلوة على سيد الكونين ص ۵۳

Marfat.com

اتھی ہیں ہے اور وہ صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہے اس لئے کہ یہ قول علیہ الصلوٰۃ والسلام خصر احتا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہے۔

نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللهم صل على محمد و على ال محمد) سے صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صلوٰۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد وہی وارد ہے تو محدثین کرام نے کتب حدیث میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استعمال فرمایا؟

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ جواب میں لکھتے ہیں

ثم قال في الفصل الثالث منه والاتيان خارج الصلوة بصيغة الطلب افضل من صيغه الخبر لانها الواردة عقب التشهد واجيب عن اتيان المحدثين بها خبرا لانه مما امرنا به من تحديث الناس بما يعرفون اذ كتب الحديث يجتمع عند قراء تها اكثر العوام فخيف ان يفهموا من صيغه الطلب ان الصلوة عليه لم توجد من الله سبحانه فاتى بصيغة يتبادر الى افهامهم منها الحصول وهي مع ابعادهم من هذه الورطة متضمنة للطلب الذى امرنا به انتهى [1]

ترجمہ: شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

---

[1] سعادت الدارين في الصلوة على سيد الكونين، ص: ۵۳، ۵۴۔

Marfat.com

الدرالمنضود کی تیسری فصل میں فرمایا اور نماز کے علاوہ صیغہ طلب: اللھم صل علی محمد و علی ال محمد اھ) کے ساتھ صلوۃ بھیجنا صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) سے ساتھ صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے۔ کیونکہ التشھد کے بعد وہی واردہ ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کتب حدیث میں صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں استعمال فرمایا۔ اسکا جواب دیا جاتا ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ لوگوں سے اس طور پر بات کریں کہ وہ سمجھ لیں کیونکہ کتب حدیث جب پڑھی جاتیں ہیں ان کے سننے کے لئے اکثر عوام اکٹھے ہو جاتے ہیں عوام کا اجتماع ہو جاتا ہے اور صیغہ طلب کے استعمال سے اس بات کا خوف ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ نہیں پائی گئی اس لئے وہ صیغہ استعمال کیا گیا جس سے ان کے ذہنوں میں یہ بات جلد بیٹھ جائے کہ رحمت خداوندی کا حصول ان کی طلب رحمت سے پہلے ہی انہیں حاصل ہے اور وہ صیغہ عوام کو اس گرداب (ورطہ) سے دور رکھنے کے ساتھ ساتھ اس طلب کو متضمنہ ہے جس کا ہمیں حکم فرمایا گیا۔

قارئین کرام ان الفاظ پر غور فرمائیں نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد و علی آل محمد الخ) کے ساتھ صلوۃ بھیجنا صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ التشہد کے بعد وہی واردہ ہے۔

درود شریف کیلئے منصوص ہونا ضروری نہیں

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

درحدیث آمدہ است اذا صلیتم علی فاحسنوا الصلوۃ وبعضے از مفسران در تفسیر ایں آیۃ گفتہ اند وقولوا للناس حسنا مراد بناس محمد است صلی اللہ

Marfat.com

علیہ والہ وسلم ومراد بقول حسن صلوۃ بروئے وسدی کہ از علماء تفسیر ست از جماعۃ صحابہ وغیرہ ایشاں رضی اللہ عنہم نقل کردہ کہ ہر کہ راحق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی وقوۃ تعبیر از الفاظ صحیحہ عطا کنند وبداں اظہار آیات شرف وعظمت نبوی یا انشاء صلوۃ وتسلیمات مصطفوی نماید از سالکان مسلک سنی و عارفان قدر ایں نعمت بہی گردد از متمثلان ایں امر عالی خواہد بود ومعتمد اختلاف در افضلیت بعضی صیغ صلوۃ ایں حدیث تواند بود وبناء علیہ اکابر سلف وخلف انشاء صیغ بلیغہ وکلمات بالغہ از صلوۃ مطابق آنچہ ماثور است نمودہ اند وبعضے از انہا در ینجا مذکور میگردد اھ

ترجمہ حدیث شریف میں آیا ہے: اذا صلیتم علی فاحسنوا الصلوۃ یعنی جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اسے خوبصورت انداز میں بھیجو بعض مفسرین نے اس آیۃ وقولوا للناس حسنا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ناس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قول حسن سے مراد ان پر صلوۃ (درود شریف) ہے اور سدی جو علماء تفسیر میں سے ہیں نے حضرات جماعت صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو حق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی اور معانی صحیحہ کو الفاظ فصیحہ کے ساتھ تعبیر کی قوت عطا فرمائے اور وہ اس سے آیات شرف وعظمت نبویہ کا اظہار یا صلوۃ وتسلیمات مصطفوی کا انشاء لکھا کرے اور اس مسلک سنی کے سالکوں اور اس مبارک خوش گوار نعمت کی قدر کے عارفوں میں سے ہو وہ اس امر عالی کو بجالانے والوں میں سے ہوگا اور صلوۃ کے بعض صیغوں کی افضلیت میں اختلاف کا معتمد یہ حدیث ہو سکتی ہے اس بناء پر اکابر سلف وخلف نے ماثورہ ومنقولہ الفاظ کے مطابق بلیغہ صیغے اور بالغہ کلمات انشاء فرمائے

ا۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص: ۱۹۵

Marfat.com

ہیں میں سے بعض اس جگہ یعنی اس کتاب میں مذکور ہوں گے ان میں سے اللھم صل

علی سیدنامحمد السابق للخلق نوره الرحمة للعالمین ظهوره عدد

مامضی من خلقک ومابقی ومن سعد منهم اھ[1]

حضرت الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

باب الثامن فی کیفیات الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم ممالم یذکر فی کتابی افضل الصلوات او ذکر بعضه بکیفیه اخری علی غیرا سلوب هذه الکیفیات۔

قال الحافظ السخاوی قدروینا عن ابن مسدی مانصه وقدروی فی کیفیة الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم احادیث کثیرة وذهب جماعة من الصحابة فمن بعدهم الی ان هذاالباب لایوقف فیه مع المنصوص وان من رزقه الله بیانا فابان عن المعانی بالالفاظ الفصیحة المبانی الصریحة المعانی ممایعرب عن کمال شرفه صلی الله علیه وسلم وعظیم حرمته کان ذالک واسعا واحتجوا بقول ابن مسعود رضی الله تعالی عنه احسنو الصلوة علی نبیکم فانکم لاتدرون لعل ذالک یعرض علیه ثم اورد بعض الکیفیات الواردة وقال عقبها وهذه الکفیات من هذالوجه تدل علی انها توقیف لامن قبیل المروی تبوارد الروایات وشهادت احتلاف اکثر ها فی تنویع الکیفیات ولاخلاف ان من صلی علی النبی صلی

---

[1] باقی درود شریف بھی جذب القلوب الی دیار المحبوب ص:۱۹۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم بکیفیۃ من الکیفیات المرویۃ الصحیحۃ الروایۃ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالک فقد ادی فرض الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا الاجماع یشھد انہا علی التخییر ویجب عند اھل النظر ان یتخیر الانسان للصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحہا اسنادا او من اصحہا اسنادا تمہا معنی ولا خلاف ان من استوفی فی الصلوۃ علیہ وبالغ فقد احسن فی اداء ماوجب علیہ علی اختلافہم فی التکرار و محل الوجوب ممالیس ھذا موضع تفصیلہ[1]

ترجمہ: آٹھواں باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی ان کیفیات کے بارے جو میری کتاب افضل الصلوات میں ذکر نہیں کی گئیں یا اس کی بعض کے بارے جو ان کیفیات کے طریقے کے علاوہ دوسری کیفیۃ سے ذکر کی گئیں۔

الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ابن مسدی سے وہ بات روایت کی جس کی انہوں نے نص فرمائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کیفیت کے بارے بہت احادیث روایت کی گئی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اور انکے بعد والوں کا مسلک اس بارے یہ ہے کہ اس باب میں منصوص پر توقف نہیں کیا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیان (ملکہ) عطا فرمایا ہے کہ وہ معانی کو الفصیحۃ المبانی اور الصریحۃ المعانی الفاظ سے بیان کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم حرمت و تعظیم کا اظہار ہو وہ واسع ہوگا اور انہوں نے (اپنے اس دعویٰ پر) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے

۱۔ سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین، ص: ۲۳۲۔

Marfat.com

استدلال کیا کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوبصورت اور احسن انداز سے درود بھیجو تمہیں معلوم نہیں شاید وہ (درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش ہو ہے۔ پھر الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض کیفیات وارد فرمائیں اور اس کے بعد فرمایا کہ یہ کیفیات اس وجہ (طریقے) سے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ توقیف روایات کے وارد ہونے کے ساتھ مروی کے قبیل سے نہیں اور اکثر روایات کا کیفیات کے انواع میں مختلف ہونا بھی اس کی شہادت (دلیل) ہے اور اس میں خلاف نہیں ہے۔ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کیفیات سے جو اس باب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت الصحیحہ مروی ہیں کسی کیفیت کے ساتھ درود بھیجا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض صلوٰۃ (درود) بھیجنے کا فرض ادا کر لیا اور یہ اجماع اس پر دلیل ہے کہ یہ کیفیات اختیاریہ ہیں اور اہل نظر کے ہاں ضروری ہے کہ انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کیلئے وہ کیفیت اختیار کرے جو اسناد یعنی سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہو اور جو کیفیت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہوگی وہ معنی کے اعتبار سے زیادہ تام و کامل ہوگی الخ۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم نقل عن كتاب الفتح الربانی مانصه وقول القائل اللهم صل وسلم على محمد وعلى ال محمد صلوة يصدق عليها مطلق الاحاديث الصحيحة فيستحق فاعلها ماورد من الانابة على مطلق الصلوة وليس من شرط ذالک ان تكون الصلوة التی يفعلها العبد على صفة يثبت عنه صلى الله عليه وسلم بل المعتبر صدق اسم

Marfat.com

الصلوة المامور بها عليها وان كانت الصلوة التى ورد بها التعليم اتم و اكمل وافضل لكن ذالک لايستلزم ان يكون غيرها من الصلوة غير داخلة تحت ما علمه صلى الله عليه وسلم من الاجر المقتضي ورغب فيه الحاصل ان الترغيبات المطلقة صادقة على صفات الصلوة المطلقة والصلوة المذكورة فرد من الافراد وصفة من الصفات ولامانع من ان يكتب الله للعبد المصلى باحدى تلک الصلوات الثابتة عنه صلى الله عليه وسلم بطريق التعليم زيادة على مايكتبه لمن صلى بغيرها ولكن تلک الزيادة غير مانعة من استحقاق الاصل المزيد عليه بمجرد فعل مايصدق عليه انه صلوة كالصلوة المسئول عنها مثلا وورد من حديث انس عندالنسائى من صل على صلوة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات الحديث وفى حديث ابى طلحة عندالنسائى الاصليت عليه عشرا وسلمت عليه عشرا وعندالترمذى عن ابن مسعود اولى الناس بى يوم القيامة اكثرهم على صلوة . ولاشک ان فاعل الصلوة المسئول عنها يصدق عليه انه مصل ويستحق ماذكر من صلوة الله عليه ومن حط الخطيئات ورفع الدرجات ومن اولويته للنبى صلى الله عليه وسلم يوم القيامة لان النبى صلى الله عليه وسلم اخبرنا بانه يستحق ذالک فاعل مطلق الصلوة ولم يقيد ذالک الاستحقاق بكون الصلوة المفعولة هى الصلوة التى علمنا وليس معنى مطلق الصلوة المذكورة فى الاية

Marfat.com

والاحادیث مجملاحتی یتوقف علی البیان ولا اولویۃ فعل الصلوۃ المذکورۃ تستلزم نقصان مطلق الصلوۃ عن استحقاق ذالک المقدار بل غایتہ ان یکون فاعلھا مستحقا لاجر زائد علی الاجر المذکور لمذیۃ الناسی وخصیصۃ التبرک باللفظ المصطفوی اھ۔[۱]

ترجمہ: پھر کتاب الفتح الربانی سے نقل کیا گیا جس کی اس سے نص فرمائی اور قائل کا قول اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد وہ صلوۃ ہے جس پر مطلق الاحادیث صحیحہ صادق آتی ہیں تو اس کا فاعل اس کا حقدار ہوگا جو مطلق الصلوۃ پر ثواب دینا وارد ہوا اور اس کی شرط سے یہ نہیں کہ بندہ جو صلوۃ بھیجے اس صفت پر ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو بلکہ اس پر ماموربہا اسم الصلوۃ کا صادق آنا معتبر ہے اگرچہ جس صلوۃ کے ساتھ تعلیم وارد ہوئی وہ اتم اور اکمل وافضل ہے لیکن یہ اس پر مستلزم نہیں کہ جن جزاؤں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ بھیجنے والے کے لئے بیان فرمایا اور جس صلوۃ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب فرمائی اس کے علاوہ صلوات سے اسکے تحت داخل نہ ہوں۔ خلاصہ یہ کہ مطلقہ الترغیبات مطلقہ الصلوات کی صفات پر صادق آتی ہیں اور یہ مذکورہ صلوۃ اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے اور اس کی صفات میں سے ایک صفت اور اس سے کوئی مانع نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان صلوات میں سے کسی ایک صلوۃ کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق تعلیم ثابت ہے درود بھیجنے والے بندے کے لئے اس پر زیادہ لکھے جو اس کے غیر کے ساتھ درود بھیجنے والے کے لئے لکھے لیکن یہ زیادتی اصل مزید علیہ کے حقدار ہونے سے مانع

۱۔ سعادت الدارین، ص ۳۴۶

Marfat.com

نہیں محض اس کے کرنے سے جس پر صادق آتا ہے کہ بے شک وہ مسئول عنہا کی صورت کی مثل صلوٰۃ ہے مثلاً اور النسائی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے وارد ہوا جو شخص مجھ پر ایک صلوٰۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوات بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں مٹائی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے، اور النسائی کے نزدیک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے مگر میں اس پر دس درود بھیجوں گا اور میں اس پر دس سلام بھیجوں گا، اور الترمذی کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قیامت کے دن میرے زیادہ نزدیک مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ مسئول عنھا صلوٰۃ کے فاعل پر صادق آتا ہے کہ بیشک وہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہے تو وہ اس کا حقدار ہوگا جو مذکور ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ہے اور اسکی خطاؤں کے مٹنے اور اسکے درجات کے بلند ہونے سے اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہونے سے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر دی کہ مطلق صلوٰۃ کا فاعل اس کا حقدار ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس استحقاق کو منقولہ صلوٰۃ ہونے کے ساتھ مقید نہیں فرمایا منقولہ وہ صلوٰۃ ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائی اور مطلق مذکورہ صلوٰۃ کا معنی الآیۃ المبارکہ اور الاحادیث الشریفہ میں مجمل نہیں ہے حتی کہ بیان پر توقف کیا جائے اور نہ مذکورہ صلوٰۃ کے فعل کی اولویت مطلق صلوٰۃ کے نقصان کو مستلزم اس مقدار کے حقدار ہونے سے بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ اس کا فاعل اس مذکور اجر پر زائد اجر کا مستحق ہوگا۔

Marfat.com

التنبیه الثانی: فی کلام علی ثواب الصیغ الواردة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھا ایھما ثوابہ اکثر

اعلم ان الصلوات التی ذکرتھا فی ھذا الباب منھا الماثور عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومنھا غیر الماثور عنہ علیہ الصلاة والسلام مما ھو مروی عن بعض الصحابة فمن بعدھم من الاولیاء الکرام والعلماء الاعلام قال الحافظ السخاوی فی القول البدیع نقلا عن الحافظ بن مسدی فدروی فی کیفیات الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کثیرة وذھب جماعة من الصحابة فمن بعدھم الی ان ھذا الباب لایوقف فیہ مع المنصوص وان من رزقہ اللہ بیانا فابان عن المعانی بالالفاظ الفصیحة المبانی الصریحة المعانی مما یعرب عن کمال شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظیم حرمتہ کان ذالک واسعا واحتجوا بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ احسنوا الصلوة علی نبیکم فانکم لاتدرون تعل ذالک یعرض علیہ اہ۔

ترجمہ: دوسری تنبیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ اور غیر واردہ صیغوں کے ثواب پر کلام میں کہ ان واردہ اور غیر واردہ صیغوں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے تو جان کہ جن صلوات کا میں نے اس باب میں ذکر کیا ان میں سے بعض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقولہ ہیں اور ان میں سے بعض نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقولہ نہیں ان صلوات میں سے وہ ہیں جو بعض صحابہ اور ان کے بعد والوں اولیاء کرام اور علماء

ا۔ سعادت الدارین للنبہانی، ص: ۳۴۴

Marfat.com

اعلام سے مروی ہیں۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں الحافظ بن مسدی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کیفیت میں بہت احادیث واردہ ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت اور کے بعد والے اس بات کی طرف گئے ہیں یعنی ان کا یہ مسلک ہے کہ اس باب میں منصوص کے ساتھ توقف نہیں کیا جائے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے بیان کا ملکہ عطا فرمایا اور وہ فصیحۃ المبانی الصریحہ المعانی الفاظ سے معانی کا اظہار کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عزت وتکریم ظاہر ہو وہ واسع ہے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول: احسنوا الصلوۃ علی نبیکم الخ) کہ تم اپنے نبی پر خوبصورت انداز میں درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے شاید یہ درود ان پر پیش کیا جائے، سے استدلال کیا اھ۔

قال بعدماذكر دل ماتقدم على ان الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم باى صيغة كانت من صيغ الصلوة الماثورة اوغيرها يستحق الاتى بالاجر الموعود الواردة فى الاحاديث الصحيحة فمن قرء كتاب دلائل الخيرات او كتاب شفاء الاسقام وغيرهما مما جمعوه فى الصلوات مثلا كان مستحقا لذالك الاجر لكن ينبغى ان يحترز من بعض الالفاظ التى فيه مما يفضى الى مالم يرد به النص كقولهم قنديل عرش الله واما الكتاب الذى اورده مئولفه الفاظ

Marfat.com

الصلوات الواردة فی الاحادیث الصحاح والحسان والضعاف ماخلا الموضوعات فالاتیان بها یوجب الاجر المذکور ولا مطعن فیه اصلا و علی کل حال اکثر الاجر فیما یثبت صحۃ ثم الامثل فالامثل اھ[1]

ترجمہ: اس کے بعد جو مذکور ہوا فرمایا گذشتہ بیان اس پر دلالت کرتا ہے کہ ماثورہ یا غیر ماثورہ صلوۃ کے صیغوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس صیغے کے ساتھ صلوۃ ہو اس کے ساتھ آنے والا احادیث صحیحہ میں وارد اجر موعود کا مستحق ہوگا تو جو شخص کتاب دلائل الخیرات یا کتاب شفاء الاسقام اور انکے علاوہ ان کتابوں سے جن کو انہوں نے مثلا صلوات میں جمع کیا پڑھے وہ اس اجر یعنی اجر موعود کا مستحق ہوگا لیکن یہ چاہیے کہ ان میں بعض الفاظ سے احتراز کیا جائے جو اس کی طرف پہنچاتے ہیں جس کے ساتھ نص وارد نہیں ہوئی جیسے ان کا قول قندیل عرش اللہ اللہ کے عرش کے چراغ اور وہ کتاب جس کو اس کا مولف صحیح اور حسن اور ضعیف حدیثوں میں واردہ صلوات کے الفاظ سے لایا ہے سوائے موضوع احادیث کے تو ان کے ساتھ آنا یعنی ان صیغوں کے ساتھ صلاۃ بھیجنا اجر مذکور کو واجب کرتا ہے اور اس میں کوئی طعن نہیں اور بہر حال اکثر اجر اس میں ہے جو صحت کے طور پر ثابت ہو پھر اس کے زیادہ مشابہ پھر اس کے زیادہ مشابہ۔

---

[1] سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین ،ص: ۳۳۶۔

Marfat.com

انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ درود بھیجے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر نے تالیف کیا۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال جامعه الفقير يوسف النبهانى عفاالله عنه قدسمعت من بعض العلماء الاعتراض على صيغ الصلوات التى الفها ساداتنا الصوفية قائلا كيف يترك الانسان الصلوة بالصيغ الواردة عن النبى صلى الله عليه وسلم ويصلى بهذه الصيغ التى الفها غيره فقلت له لاشك ان الصلوة بالصيغ الواردة عنه صلى الله عليه وسلم هى افضل من الصلوة عليه بغيرها ولكن هذه الصلوات الواردة عن بعض الصحابه كسيدناعلى وابن مسعود رضى الله عنهما والواردة عن بعض التابعين كزين العابدين والواردة عمن بعدهم من الاولياء العارفين والعلماء العاملين هى تشتمل زيادة عن الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم على الثناء عليه وتعظيمه وتوقيره صلى الله عليه وسلم بالاوصاف الجميلة الجليلة التى وصفوه بهافى صيغهم وهى غير موجودة فى الصيغ الماثورة عنه عليه الصلوة والسلام لانه من شدة حيائه وتواضعه صلى الله عليه وسلم لم يذكرفيها شيئا من اوصافه الجميلة بل الصيغة الابراهيمية ذكر الصلوه فيها مشبهة

Marfat.com

بصلاة الله على ابراهيم عليه السلام وهذا ايضا والله اعلم من
تواضعه وبره بجده ابراهيم الخليل وتحقيقا لدعائه بقوله (واجعل لى
لسان صدق فى الاخرين) (الشعرا ۸۴) اما اصحابه عليه الصلوة
والسلام ومن بعدهم فلم يجعلوا صيغ صلواتهم خالية من تعظيمه
بالثناء عليه صلى الله عليه وسلم فان المقصود من الصلوة عليه صلى
الله عليه وسلم وهو تعظيمه مع اظهار احتياجه لله تعالى ورحمته
اللائقة بمقامه العالى صلى الله عليه وسلم والافهو غير محتاج
لصلاتنا عليه بالكلية بما افرغه الله عليه من انواع الكمالات التى
لانهاية لها وهى فى كل لحظة بالزيادة والترقى وحينئذ يكون
تصريحهم بالثناء عليه صلى الله عليه وسلم فى صيغ صلواتهم ليس
خارجا عن المقصود منها بل يكون زيادة فى حصول المقصود وقلت
لذالك المعترض لاشك ان الثناء عليه وتعظيمه صلى الله عليه
وسلم له ثواب اخر زيادة عن ثواب الصلوة عليه صلى الله عليه وسلم
فحينئذ ينظر هل هذه الزيادة توازى زيادة الثواب بالصلوة عليه صلى
الله عليه وسلم فى الصيغ الماثورة اولا هذا لايمكن جوابه بالقطع
اذكل منها محتمل فحينئذ يصلى عليه صلى الله عليه وسلم بالماثور
وغير الماثور اذكل منهما فيه من المزية ماليس فى الآخر ومن فوائد
الصلوة عليه صلى الله عليه وسلم بالصيغ الواردة عن العلماء
والاولياء حصول النشاط للمصلى بالثناء عليه و ذكراوصافه الجميلة

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم۔[۱]

ترجمہ: اس کتاب کے جامع الفقیر یوسف النبہانی عفا اللہ عنہ نے کہا صلوات کے ان صیغوں پر جن کو ہمارے سادات صوفیہ نے تالیف کیا میں نے بعض علماء سے یہ کہتے ہوئے ان پر اعتراض سنا کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ جنکو ان کے غیر نے تالیف کیا درود بھیجے تو میں نے ان کو کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں کے ساتھ درود ہی افضل ہے ان صیغوں کے غیر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے لیکن بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وارده درود جیسے حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور بعض تابعین سے وارده درود جیسے حضرت سیدنا زین العابدین اور ان کے بعد والے الاولیاء العارفین اور العلماء العاملین سے وارده درود یہ درود ان اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جن اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ انہوں نے اپنے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ایک زیادتی کو مشتمل ہیں حالانکہ وہ زیادتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں میں موجود نہیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شدت حیا اور اپنی تواضع کی وجہ سے اپنے اوصاف جمیلہ میں سے کوئی وصف ان میں بیان نہیں فرمائی بلکہ صیغہ ابراہیمیہ ذکر فرمایا کہ ذکر صلوۃ اس میں حضرت ابراہیم علی نبینا الصلوۃ والسلام پر اللہ کے درود کے مشبہ ہے اور یہ بھی واللہ اعلم

۱۔ سعادت دارین، ص: ۳۴۶

اپنے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ آپکی تواضع اور آپ کی نیکی سے ۔ ہے اور اسکے یعنی حضرت ابراہیم کے قول و اجعل لی لسان صدق فی الاخرین کے ساتھ اس کی دعا لوچا کرنے کے واسطے۔

ترجمہ: اور میری بچی ناموری رکھ پچھلوں میں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور انکے بعد والے تو انہوں انے اپنی صلوات کے صیغے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے خالی نہیں فرمائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کیلئے احتیاج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کے ساتھ اسکی رحمت لائقہ کے اظہار کے ساتھ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکلیہ اپنے آپ پر ہماری صلوۃ کے محتاج نہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انواع واقسام کمالات افاضہ فرمائے جن کی کوئی نہایت نہیں اور وہ ہر لحظہ زیادتی اور ترقی پر ہیں اور اس وقت ان کی صلوات کے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کے ساتھ ان کی تصریح مقصود سے خارج نہیں ہوگی بلکہ حصول مقصود میں زیادتی ہوگی اور میں نے اس معترض کو کہا شرک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظم کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ثواب سے زیادتی ایک دوہرا ثواب ہے تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ یہ زیادتی منقولہ صیغوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ثواب کی زیادتی کے مقابل ہوگی یا نہیں یہ وہ بات ہے جس کا جواب قطعی طور پر ممکن نہیں کیونکہ ان دونوں میں ہر ایک محتمل ہے تو اس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منقول اور غیر منقول صیغوں سے درود بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں

Marfat.com

ایک زیادتی ہے کہ وہ دوسرے میں نہیں اور علماء اور اولیاء سے وارد صیغوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے فائدوں میں سے ایک فائدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کے ذکر کے ساتھ درود بھیجنے والے کیلئے خوشی کا حاصل ہونا ہے۔

Marfat.com

باب چہارم

معترضین کے اعتراضات اور بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحتیں

موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے۔

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد الخ[1]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ پڑھا کرتے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۲) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال قولوا اللھم صل علی محمد وال محمد[2]

ترجمہ: ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں تو فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھذہ الزیادہ صحیحۃ رواہ الامامان

۱۔ السنن الکبری للبیھقی الجزء الثانی ۱۴۷ جلاء الافہام ۲۱۰، القول البدیع ۳۶

۲۔ نووی شرح الصحیح المسلم ص: ۱۷۵

Marfat.com

الحافظان ابو حاتم بن حبان والحاکم ابو عبدالله فی صحیحهما یہ زیادتی صحیح ہے اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

(۳) عن ابی مسعود عقبہ بن عمرو قال: اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقال: یارسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلوتنا: قال فصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسئالہ ثم قال اذاانتم صلیتم علی فقولوا: اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید. لفظهما سواء فقال ابو عبداللہ هذا حدیث صحیح بذکر الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات۔[1]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حاضر ہوا حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ آپ پر اللہ کی صلوۃ ہو۔ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

۱۔ السنن الکبری للبیہقی الجزءالثانی ص ۱۴۷،۱۴۶ مسند امام احمد جلد نمبر ۴، ص:۱۱۹ صحیح ابن خزیمہ، الجزءالاول ص: ۳۷۲/۳۷۳۔ المستدرک علی الشیخین، ج ۱، ص: ۲۶۸

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلوۃ بھیجو تو کہو: ''اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم ۔ الخ

ان دونوں حدیثوں کے لفظ برابر ہیں۔ حضرت ابوعبداللہ نے کہا نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے ذکر میں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث میں یہ جملہ فی صلاتنا کہ ہم اپنی نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ درود ابراہیمی نماز کا ہی درود ہے۔ اس حدیث کو امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کیا اس میں بھی وہی الفاظ ہیں کہ جب ہم نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ امام حاکم نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ روایت کرنے کے بعد فرمایا: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم۔[۱]

اس دوسری حدیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی کا تعلق نماز کے ساتھ ہے الخ۔

تیسری حدیث میں ہے جسے امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ حضرت امام ابن اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے اور چوتھی حدیث جسے حاکم نے اپنی سند

۱۔ المستدرک علی الشیخین جلد ۱ ص ۲۶۸

Marfat.com

کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا تشھد احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ۔[1]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے، چاہیئے کہ وہ یہ کہے اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھے۔

اس حدیث سے بھی واضح ہوگیا کہ درود ابراہیمی نماز کا درود ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۱

ہم مقلد ہیں حنفی ہیں ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہئے۔ مجتہد نہیں، غیر مقلد نہیں کہ فقہ حنفی کی مخالفت میں اپنے اجتہاد اور اپنی رائے سے مسائل کا استنباط کریں۔ نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل اور فقہ حنفی میں صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں۔[2]

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۲

جواذکار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے جیسے سبحانک اللھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع اور سجود یا نماز میں ان کے پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید، التحیات وہ اذکار اور دعائیں احادیث مبارکہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تکبیر: عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر و القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین

۱۔ جامع الترمذی، ص: ۱۲۱ (۲) صفحہ ۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر (اللہ اکبر) سے اور قرأت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع فرماتے۔

تکبیر: قال سمعت اباحمید الساعدی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاقام الی الصلوۃ استقبل القبلة و رفع یدیه فقال اللہ اکبر [۱]

ترجمہ: فرمایا میں نے ابوحمید الساعدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے قبلہ کو متوجہ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

ثناء: عن عائشته رضی اللہ عنها قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک [۲]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے کہتے:

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک.

تکبیر، تحمید، ثنا، تعوذ

عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیه قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حین دخل فی الصلاۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

۱۔ ابن ماجہ، ص: ۵۸ ۲۔ جامع الترمذی ص ۵۷، سنن ابی داود، ص: ۱۲۰

Marfat.com

کبیرا ثلاثا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا ثلاث مرات،
اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ نفثہ۔[1]

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے یعنی نماز شروع فرماتے تو کہتے۔ اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، تین بار: الحمدللہ کثیرا، تین بار: سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا، تین بار: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من نفخہ و نفثیہ و ھمزہ۔[2]

تسمیہ: عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلاۃ ،بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع فرماتے۔

تامین، تسمیع، تحمید: عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فاقیموا اصفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا اواذاقال غیر المغضوب علیھم و لا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ، آخر میں ہے: واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد، یسمع اللہ لکم۔[3]

۱۔ سنن ابن ماجہ ص ۵۹

۲۔ ابن ماجہ ۵۹ ۳۔ مسلم ص ۱۷۴

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں کا کوئی امام بنے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب سمع الله لمن حمده کہے تو تم کہو: اللهم ربنا لک الحمد تو اللہ تمہاری سنے گا۔

وعن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب مرسلا قال کان انه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی الصلاة کلما خفض ورفع فلم یزل تلک صلاته صلی الله علیه وسلم حتی لقی الله تعالی[1]

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب اپنا سر پست کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز رہی حتیٰ کہ اللہ سے ملاقات کی یعنی وصال فرمایا۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعه وذالک ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقدتم سجوده وذالک ادناه[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار کہے تو اسکا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہوگا اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہہ لے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا۔

۱۔ موطا امام مالک ص ۶۱ ۲۔ ترمذی ج ص ۱۱۰، ابوداؤد ابن ماجہ ص ۱۳۴

Marfat.com

عن عقبه بن عامر بمعناه ذادقال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع قال سبحان ربی العظيم وبحمده ثلاثا و اذا سجد قال سبحان ربی الاعلى وبحمده ثلاثا۔[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے سبحان ربی العظیم وبحمدہ تین بار کہتے اور جب سجدہ کرتے تو سبحان ربی الاعلی وبحمدہ تین بار کہتے۔

دعاء: عن ابی بکر الصديق رضی الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى قال: قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم۔[2]

ترجمہ: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایسی دعا سکھائیں جس سے میں اپنی نماز میں دعا کروں؟ فرمایا، کہو: اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثير اولا يغفر الذنوب الا انت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم ۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہ کوئی نہیں بخش سکتا تو اپنی طرف سے میری بخشش کر اور مجھ پر رحم کر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عن شقيق بن سلمه قال قال عبدالله: كنا اذا صلينا خلف النبى صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على جبرئيل و ميكائيل ،السلام على فلان و فلان فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله

۱۔ابوداؤد شریف جلد اول ،ص ۱۳۴/ ۱۳۳

۲۔الصحیح البخاری الجلد الاول ص ۱۱۵ ،مسلم الجلد الثانی ص ۳۷۴

Marfat.com

ھو السلام فاذا صلی احدکم فلیقل، التحیات للہ الصلوات و الطیبات السلام علیک ایھاالنبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ. السلام علیناو علی عباد اللہ الصالحین. فانکم اذا قلتموھا اصابت کل عبدللہ صالح فی السماء والارض اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ. مسلم کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ثم یتخیر من المسئلۃ ماشاء، مسلم کے الفاظ: و الصلوات و الطیبات ہے[1]

ترجمہ: حضرت شقیق بن سلمہ سے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہم کہتے السلام علی جبرئیل و میکائیل. السلام علی فلان وفلان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بیشک اللہ ہی سلام ہے تو جب تمہارا کوئی ایک نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے التحیات للہ الخ۔

تمام قولی عبادتیں اللہ کے واسطے تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر کیونکہ جب تم اس کو کہو گے آسمان اور زمین میں اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائیں اور جان لیا کہ مذکورہ بالا بعض اذکار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے

۱۔ الصحیح المسلم الجلد اول ص ۱۷۳، الصحیح البخاری المجلد الاول ص ۱۱۵

Marfat.com

جیسے سبحانک اللھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع وسجود۔ اور بعض سے نماز میں پڑھنے کا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید التحیات وغیرہم جیسے کہ بالتفصیل مذکور ہوا۔ اس کے باوجود مذکورہ بالا تمام اذکار اور دعا میں التحیات التحیات کا سلام بالاتفاق وبلا اختلاف غیر سے نماز کے ساتھ مخصوص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بعض روایت کے مطابق اگرچہ وہ روایت صحاح ستہ میں نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث شریف: عن کعب بن عجرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم و ال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید[۱]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔ یعنی درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے اور بعض روایات کے مطابق اگرچہ وہ روایت بھی صحاح ستہ میں مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث شریف: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۱۴۷، جلاء الافہام ۲۱۰، القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ص ۳۶

Marfat.com

اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ فقال قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم الخ. تو فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھوتو درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص کیسے ہوگیا کہ وہ نماز میں پڑھا جائے اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے؟

تعجب ہے کہ دیگر اذکار اور دعائیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے اور جن کے نماز میں پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بقول مذکورہ بالا علماء کرام نماز کے ساتھ خاص ہوگیا کہ وہ نماز میں ہی پڑھا جائے گا۔ نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

معززین قارئین کرام معلوم نہیں دیگر اذکار اور دعاؤں کے برعکس درود ابراہیمی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے؟ **سوال**: اگر کہا جائے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ اس لئے نہ پڑھا جائے کہ اس میں سلام نہیں اور قرآن نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا تو؟ **وضاحت**: کہا جائے گا التحیات کے سلام (السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته) میں صلوۃ نہیں اور یہ سلام بغیر صلوۃ کے نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ یہاں کیوں نہیں کہا جاتا کہ التحیات کا سلام نہ پڑھا جائے کیونکہ اس میں صلوۃ نہیں اور قرآن نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔

Marfat.com

مواجہہ اقدس جناب سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجرئی تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلیٰ الک واصحابک وامتک اجمعین [1]

صدرالشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجرئی تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلیٰ الک واصحابک وامتک اجمعین [2]

ضروری نوٹ: اور جو عرض کیا ہے کہ صحاح ستہ میں نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا اور ایسے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر نہیں، صحاح ستہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۷۶۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

۲۔ بہار شریعت حصہ ششم ص ۷۹ فرید بک ڈپو جامع مسجد دہلی۔

Marfat.com

وسلم کی اہل بیت پر مطلق صلوۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت آپ کے اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ قال قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم الخ فرمایا یوں ہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم[1] یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔

اعتراض نمبر ا: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے کہ محدثین ان حدیثوں کو جن میں درود ابراہیمی ہے کتاب الصلاۃ کے باب التشھد میں لاتے ہیں۔ مسلم شریف نے اس حدیث کے لئے یہ باب مقرر کیا: باب الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ ضروری نہیں کہ محدثین ایک باب کے تحت جو حدیث ذکر کریں وہ حدیث اس باب کے بالکل مطابق ہو، کبھی وہ حدیث باب کے بالکل مطابق ہوتی ہے اور کبھی اس کا باب سے بظاہر کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا بلکہ کسی مناسبت اور تعلق کی بنا پر یا وضاحت اور تفصیل اور تفسیر کے لئے اس باب کے تحت اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔

مثلاً حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب صحیح البخاری المجلد الاول ص ۲ پر ایک باب باندھا: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس باب کے تحت چھ

۱۔ صحیح البخاری، جلد اول، جز ۱۳، ص ۷۷۴۔ الصحیح المسلم المجلد الاول ص ۱۷۵۔ وغیرہما بن الصحاح

Marfat.com

احادیث ذکر فرمائیں ان میں صرف **ام المومنین حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ **ایک حدیث** میں ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر ہے: عن عائشتہ ام المومنین انھا قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرء یا الصالحۃ فی النوم۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی اور **تین روایتوں میں** وحی کی مطلق کیفیت کا ذکر ہے ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر نہیں۔

(۱) حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنھا ابن الحارث بن ھشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ الحارث بن ھشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی تو میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔

(۲) اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

"لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ" کی تفسیر میں قال: کان

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ وکان مما یحرک شفتیہ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تنزیل پر شدت محسوس کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرح اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی علیہ وسلم اجود الناس وکان اجود الناس فی رمضان حین یلقاہ جبریل فکان یلقاہ فی کل لیلہ من رمضان فیدارسہ القرآن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور بہت زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سے ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

اور دو روایتوں کا باب سے بظاہر کوئی تعلق نہیں ایک میں نیت خالصہ اور ہجرت کا ذکر ہے۔

(۱) سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لامرء مانوی۔

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن الخطاب کو منبر پر یہ فرماتے سنا اعمال نیتوں سے ہی ہیں ہر شخص کے لئے وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے اور دوسری روایت میں ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سوالات اور ابوسفیان

Marfat.com

سے جوابات کا ذکر ہے۔

(۲) ان عبداللہ بن عباس اخبرہ ان اباسفیان بن حرب اخبرہ ان ھرقل ارسل الیہ فی رکب من قریش وکانوا تجارا بالشام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے اس کی طرف قاصد بھیجا جب کہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے اور وہ شام میں تاجر تھے۔

اس طرح صحیح البخاری الجلد الاول میں کتاب بدء الخلق (پیدائش کی ابتدائی کتاب) باب ماجاء فی قول اللہ تعالی وھو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ۔[1]

ترجمہ باب ''وہ جو اللہ تعالی کے قول وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے۔

اس باب کے تحت وہ حدیثیں ذکر فرمائیں کہ ان میں صرف پیدائش کی ابتدا اور اس کے اعادہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ ابتدا اوسط و آخر تک کے حالات ملئکۃ و آسمان وغیرھما کا بھی ذکر ہے۔

قال سمعت عمر یقول قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیدائش کی ابتدا سے خبر دی حتی کہ اہل جنت اپنے منازل میں داخل ہوئے اور اہل نار اپنے منازل میں داخل ہوئے۔ یہ یاد

۱۔ الروم ۲۷

Marfat.com

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جس نے اسے بھلا دیا، اس طرح صحیح مسلم میں کتاب الایمان ہے۔ اس کتاب کے تحت حدیث جبریل میں صرف ایمان کے بارے ہی سوال و جواب نہیں بلکہ اسلام اور احسان اور ساعۃ یعنی قیامت کے باری سوال و جواب اور قیامت کی نشانیوں کا بھی ذکر ہے۔ صحیح البخاری المجلداول الجزء ۱۳ میں کتاب الانبیا: قول اللہ عزوجل واتخذاللہ ابراھیم خلیلا وقولہ ان ابراھیم کان امۃ قانتا وقولہ حل ذکرہ ان ابراھیم لاواہ حلیم ہے۔ اس کتاب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ ابراہیمی کی ۲ حدیثیں ذکر فرمائیں۔ نمبر (۱) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نمبر (۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحیح البخاری المجلد الثانی الجزء ۱۹ کتاب التفسیر باب قولہ تعالی ان اللہ وملئکۃ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۳) حضرت یزید سے مروی ہے۔

صحیح البخاری جلد الثانی الجزء ۲۶ کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی دو حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۲) حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

Marfat.com

ضروری وضاحت جاننا چاہئے کہ درود ابراہیمی کی سات حدیثیں صحیح البخاری میں مذکور ہیں دو (۲) کتاب الانبیاء میں تین (۳) کتاب التفسیر باب قول اللہ تعالی ان اللہ وملئکتہ الخ میں دو کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور درود ابراہیمی کی ایک حدیث بھی کتاب الصلوٰۃ کے باب التشہد میں مذکور نہیں۔ صحیح البخاری المجلد الاول باب التشہد فی الاولی پہلے قعدہ میں التحیات کا باب۔ باب التشہد فی الاخرۃ۔ آخری قعدہ میں التحیات کا باب۔ باب الدعا قبل السلام۔ سلام سے پہلے دعا کا باب۔ باب ما تخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب۔ تشہد کے بعد جو چاہے دعا کرے، وہ واجب نہیں۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا باب ہے ہی نہیں۔ اس باب کے تحت صحیح مسلم الجلد الاول صفحہ ۱۷۵، کتاب الصلوٰۃ میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا باب'' اس کے تحت درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں۔ ایک حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے مرویہ، ایک حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مرویہ، ایک حضرت ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مرویہ، اور ایک حدیث مطلق درود شریف کی فضیلت کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرویہ، السنن النسائی المجلد الاول باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کا باب ہے، اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں۔ اور السنن النسائی المجلد الاول باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس باب کے تحت صلوٰۃ وسلام دونوں کی فضیلت کی تین حدیثیں مذکور ہیں اور السنن النسائی میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد ہے ہی نہیں۔ جامع

Marfat.com

الترمذی الجلد الاول ابواب الوتر میں باب ماجاء فی صفۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی اس کا باب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی صفت میں آیا۔ اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی ایک حدیث حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مذکور ہے۔ اور باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس باب کے تحت مطلق درود شریف کی فضیلت کی چار احادیث مذکور ہیں اور باب الصلوٰۃ علی النبی بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ وسلم پر صلاۃ کا باب نہیں ہے۔ اور سنن ابو داؤد باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا باب۔ اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں اور درود شریف کی فضیلت کی ایک حدیث۔ ابن ماجہ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی چار حدیثیں اور مطلق درود شریف کی فضیلت کی دو حدیثیں مذکور ہیں۔ اور باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا باب ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا اب فرمائیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہیں جو سلام سکھایا گیا تھا وہ نماز میں پڑھے جانے والے تشہد کا سلام یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تھا اور اس تشہد نماز میں پڑھنے جانے والے سلام سیکھنے کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا پوچھنا کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ وہ نماز میں ہی درود پڑھنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں [1]

---

[1] درود و سلام اور شان خیر الانام مفتی غلام سرور قادری ص ۶۰

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اولاً: ہم مجتہد اور غیر مقلد نہیں کہ اپنی رائے سے اجتہاد کریں، ہم مقلد ہیں حنفی ہیں۔ ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہئے۔

ثانیاً: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو نماز کے ساتھ خاص کرنے کے اثبات کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے تشہد کے سلام کے سیکھنے کو بنیاد بنا رہے ہیں حالانکہ تشہد کا سلام بذات خود نماز کے ساتھ خاص نہیں۔ نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائے گئے باقی اذکار اور دعائیں نماز کے ساتھ خاص نہیں، نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے جیسے کہ شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی، شیخ محقق، بحوالہ ابن حجر عسقلانی علامہ سخاوی، علامہ نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صلوۃ بغیر سلام مکروہ نہیں ایسے اس کا عکس۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت تشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے بغیر سلام ہی پڑھا گیا۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک عرصہ نماز میں صلاۃ کے بغیر سلام ہی پڑھتے رہے۔ معلوم ہوا صلاۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذہب حنفی بھی یہی ہے کہ افراد الصلوۃ عن التسلیم لایکرہ ولا العکس۔ صلوۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس۔

اعتراض نمبر۲: بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہیں اور کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہئے؟

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل ہے مگر درود ابراہیمی کے علاوہ دیگر درود شریف بھی جائز ہیں۔ اور اس لئے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ درود شریف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے العلامہ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کئے ہیں:

اللهم صل على محمد كما امرتنا ان نصلى عليه وصل عليه كما ينبغى ان يصلى عليه رواها ابو سعيد فى كتاب شرف المصطفى عن انس بن مالك رضى الله عنه اللهم صل على محمد وعلى ال محمد صلوة تكون لك رضا ولحقه اداء واعطه الوسيلة والمقام الذى وعدته واجزه عنا ماهوا هله واجزه عنا من افضل ماجازيت نبيا عن امته وصل على جميع اخوانه من النبيين والصالحين ياارحم الراحمين. روى حديثها ابن ابى عاصم فى بعض تصانيفه مرفوعا

اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامه رواها الامام احمد وغيره عن رويفع بن ثابت الانصارى رضى الله عنه، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال اللهم صل على محمد الى اخرها وجبت له شفاعتى

اللهم صل على روح محمد فى الارواح وعلى جسده فى الاجساد وعلى قبره فى القبور ذكره ابو القاسم السبتى فى كتاب

Marfat.com

بمدد المعظم فی المولد المعظم۔

جزی الله عنا محمد صلی الله علیه وسلم بما هو اهله رواها ابو نعیم وغیره عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ۱؎

اسی طرح حضرت رویفع سے روایت ہے ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندک یوم القیمة وجبت له شفاعتی رواہ احمد ۲؎

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اے اللہ! قیامت کے دن ان کو اپنے قریب ٹھکانے اتار اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

ثانیاً: تمام صحابہ محدثین وفقہا رضی اللہ عنہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر کے وقت کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً: قال النبی صلی الله علیه وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اور یہ درود یعنی "صلی اللہ علیہ وسلم" درود ابراہیمی نہیں درود ابراہیمی کے علاوہ ہے۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی کے علاوہ درود بھی جائز ہیں۔

ثالثاً: اگر درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہ ہوتا تو صحابہ، تابعین، الاولیاء العارفین اور العلماء العاملین رضی اللہ عنہم اپنے الفاظ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجتے۔ ان سے وارد درود ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ص ۲۴۳

۲۔ مشکوۃ المصابیح ص ۸۶۔

Marfat.com

الصلاۃ العاشر (دسویں صلوۃ) صلوات اللہ وملئکتہ و انبیاء و رسلہ وجمیع خلقہ علی محمد وال محمد وعلیہ وعلیہم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے ہذا الصلاۃ یہ صلوۃ لعلی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اخرجہا عنہ ابو موسی المدینی رحمہ اللہ تعالی یہ صلاۃ سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی ہے۔ابوموسی المدینی نے اسے آپ سے اخراج کیا۔

الصلاۃ الحادی عشر صلوۃ السیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گیارہویں صلاۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صلوۃ: اللہم صل علی من روحہ محراب الارواح والملئکۃ والکون اللہم صل علی من ھو امام الانبیاء والمرسلین اللہم صل علی من ہو امام اہل الجنۃ عباد للہ المومنین ہے "ہذہ الصلوۃ لسیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ذکرھا صاحب الابریز فی الباب الرابع منہ . یہ صلوۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ہے صاحب الابریز نے اسے اسکے چوتھے باب میں ذکر فرمایا۔

الصلاۃ الثالثۃ عشرۃ صلاۃ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تیرھویں صلوۃ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی: اللہم یادائم الفضل علی البریۃ یاباسط الیدین بالعطیۃ یاصاحب المواہب السنیۃ صل علی محمد خیر الوری سجیۃ واغفرلنا یاذاالعلا فی ہذہ العشیۃ ہے ہذہ الصلاۃ لعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قداخرجہ عنہ ابوموسی المدینی رحمہ اللہ تعالی یہ صلاۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

Marfat.com

عنہما کی ہے ابوموسیٰ المدینی نے اس کوان سے اخراج فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد وصلاۃ عن عبداللہ بن مسعود قال اذا صليتم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحسنوا الصلاة عليه فانكم لاتدرون لعل ذالك يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا: اللهم اجعل الخ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (درود) بھیجو تو ان پر خوبصورت اور حسین انداز سے درود بھیجو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم شاید وہ درود ان صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں تعلیم فرمائیں۔ فرمایا یوں کہو:

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاما محمودا يغبط الاولون والاخرون، اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔[1]

مزید لکھتے ہیں:

الصلاة الثانية عشرة صلاة سيدنا زين العابدين على بن حسين رضى الله عنهما بارھویں صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی: اللهم صل على محمد فى الاولين وصل على محمد فى

---

[1] سنن ابن ماجہ ص ٦۵۔ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

الاخرين وصل على محمد الى يوم الدين، اللهم صل على محمد شابا فتيا وصل على محمد كهلا مرضيا وصل على محمد رسولا نبيا ـ الخ هذه الصلاة لزين العابدين علی بن حسين رضی اللہ عنہما روی عنه انه كان اذا صلى على حده صلى الله عليه وسلم يقولها والناس ليسمعونه ذكرها القسطلانی فی مسالک الحنفاء ، یہ صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی ہے آپ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا جب وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجتے تھے تو لوگ ان سے سنتے تھے الامام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسالک الحنفاء وغیرہ میں ذکر فرمایا:

الصلاة الخامسية عشرة. صلاة الامام الشافعی رضی الله عنه زائدة فی ماافضل الصلوة ، پندرھویں صلوۃ الامام الشافعی رضی اللہ عنہ کی صلاۃ زائدہ، اس میں جو افضل الصلوات میں ہے: صلى الله على محمد كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون وصل عليه فی الاولين والاخرين افضل واكثروازكى ماصلى على احدمن خلقه الخ.

الصلاةالسادسة عشر صلاة الطبترانی ، الصلاة السابعة عشرة لسيدنا احمد الرفاعی ، الصلاة الثامنه عشرله ايضا. اٹھارویں صلوۃ سیدنا احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ کی ، انیسویں صلاۃ بھی انکی ، بیسویں صلاۃ اکیسویں صلاۃ یا بائیسویں صلاۃ بھی ، الصلاة التاسعة عشرة ، الصلاة العشرون ، الصلاة الحادية والعشرون ، الصلاة الثانية والعشرون ، الصلاة الثالثة والعشرون . صلاة سيدنا عبدالقادر رضی الله عنه تیئسویں صلوۃ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ

Marfat.com

عنک اللھم اجعل افضل صلواتک ابدا دانمی برکاتک سرمدہ وازکی تحیاتک فضلا وعددا علی اشرف الحقائق الانسانیة ومعدن الدقائق الایمانیہ وطور التجلیات مهبط الاسرار الرحمانیہ الخ

اعتراض نمبر۳: موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ علماء مشائخ اور بزرگان دین نے نہیں پڑھا۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود وسلام کا مجموعہ کتاب ''دلائل الخیرات'' مولفہ الشیخ الامام الولی الکبیر القطب الشہیر سلطان المقربین وقطب دائرۃ المحققین وسید العارفین صاحب الکرامۃ الظاہرہ والاسرار الباہرۃ سیدنا ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی متوفی ۸۷۰ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام اور ان کے فضائل وبرکات پر بہت کتابیں لکھی ہیں ان میں سے جس کتاب کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی وہ کتاب ''دلائل الخیرات'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو تمام عالم اسلام میں خصوصا حرمین شریفین اور مصر وروم کے شہروں میں مقبول خاص وعام بنایا۔ مشائخ کرام و بزرگان دین وعوام مسلمین اس کتاب کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں نہ صرف درود وظیفہ کے طور پر پڑھتے رہے بلکہ اپنے مشائخ عظام سے باقاعدہ اس کے پڑھنے کی اجازت بھی حاصل کرتے رہے اور بعض عارفین نے ''دلائل الخیرات'' کی حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی۔ حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت حضرت شیخ ر

Marfat.com

ابو طاہر ابراہیم کردی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ حضرت علامہ الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی سے حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مدینہ منورہ میں شیخ سید محمد سعید بن علامہ سید محمد مغربی سے حاصل کی، اور ہمارے قائد ملت اسلامیہ عالم ربانی حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ ایک دفعہ حضرت قائد ملت اسلامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ مولف ناچیز سے اس کا ذکر فرمایا، اس مبارک کتاب میں آٹھ حزب ہیں اور صرف الحزب الاول میں نو بار درود ابراہیمی مرقوم ہے۔
تعجب ہے مذکورہ بالا علماء کرام پر جو فخر کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم ''دلائل الخیرات'' پڑھتے ہیں اور ہمیں فلاں فلاں بزرگ سے اس کی اجازت حاصل ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ یہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ علماء و مشائخ و بزرگان دین نے نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھا۔ اس طرح اور ادو وظائف، ادعیہ واستعاذہ کا مجموعہ کتاب ''حزب البحر'' مؤلفہ حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس مبارک حزب کو علماء و مشائخ کے علاوہ ہزاروں مسلمان روزانہ پڑھتے ہیں اور باقاعدہ اجازت سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے عامل ہیں۔ اس کے فوائد کیا ہیں؟ اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے کہ واذاسئل به اعطی واذادعی به اجاب اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ یہ مصائب سے بہترین بچاؤ ہے اور اس میں تفریح کروب ہے۔ خود حضرت مؤلف

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لو ذکر حزبی فی بغداد لما اخذت اگر اھل بغداد میری حزب کو جاری رکھتے تو کبھی (غنیم) ہلاکو اس کو نہ لے سکتا۔ اس کتاب کی دعائے اختتام یوں ہے: اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید یعنی اختتام درود ابراہیمی کے الفاظ پر ہوتا ہے۔[1]

تو جب کوئی اس کتاب (حزب البحر) کو پڑھے گا درود ابراہیمی پڑھے گا۔ اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء و مشائخ نے اس کو نہیں پڑھا۔

اسی طرح درود و وظائف کا مجموعہ کتاب "**الحزب الاعظم**" مولفہ العلامہ ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری ہے، اس کتاب میں سات منزلیں ہیں روزانہ ایک منزل پڑھی جاتی ہے اور المنزل السابع فی یوم الجمعہ، ص ۱۱۴ یعنی ساتویں منزل جمعہ کے دن میں اس طرح شروع ہوتی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید

۱۔ حزب البحر دعائے اختتام ص: ۳۱۴

Marfat.com

وفی بعض الروایات اور بعض روایات میں اللھم وترحم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما ترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم تحنن علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کماتحننت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اما الاولی وھی الصلاۃ ابراھیمیة فقد صوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلاۃ علیه صلی اللہ علیه وسلم وانه لوحلف ان یصلی علیه صلی اللہ علیه وسلم افضل الصلاۃ فطریق البران یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقله عنه ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بیقین، فکان له الجزاء الواردفی احادیث بیقین وکل من جاء بلفظ غیر ھافھومن اتیانه بالصلاۃ المطلوبه فی شک. لانھم قالو اکیف نصلی علیک؟قال قولوا فجعل الصلاۃ علیھم منھم ھی قول ذا ثم قال وکان لایفتر لسانه عن اتیان بھذالصلاۃ[1]

۱۔سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سیدالکونین صلی اللہ علیه وسلم ص ۲۴۰

Marfat.com

ترجمہ: پہلی صلوۃ وہ الصلاۃ الابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی اس کو صحیح و درست قرار دیا کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ الصلاۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلاۃ (الصلاۃ الابراہیمیہ) پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر (یقینا) یقین کے ساتھ صلاۃ پڑھی اور صلاۃ پر جو جزاء یعنی ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ یقیناً اس کا حقدار ہو گیا، اور جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلاۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلاۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ** تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلاۃ اس قول (**اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ**) ہی کو قرار دیا۔ پھر تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلاۃ (صلاۃ ابراہیمی) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھی۔

مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و

Marfat.com

بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارده درود جس کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم بھی فرمائی: اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر و رسول الرحمة، اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبط به الاولون والاخرون، اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس وارده درود میں صلوۃ ہے سلام نہیں اور اس طرح اس کے آخر میں درود ابراہیمی ہے اور دونوں کا مجموعہ نماز کے علاوہ پڑھا جاتا ہے۔ اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں صلاۃ، سلام کے بغیر غیر مکمل ہے لہٰذا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں سلام نہیں، نیز فرماتے ہیں درود ابراہیمی علماء و مشائخ و بزرگان دین نے نماز کے علاوہ نہیں پڑھا حالانکہ اس حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعلیم سے اس کو پڑھا جن سے بڑھ کر بزرگ کوئی نہیں ہو سکتا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان مبارک

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، عالم حقانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد

---

[1] سنن ابن ماجہ، ص ۶۵

Marfat.com

شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت فرماتے وقت درود ابراہیمی کے بارے ارشاد فرمایا:

''نماز میں جو درود پڑھتے ہو، وہ پڑھ کر سناؤ۔ [1] اس وقت عجیب حالت تھی۔ میری زبان سے گھبراتے ہوئے یہ الفاظ نکلے: اللّٰهم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے تین اتنا کیا کرو کہ کلام مجید کی تلاوت سے پہلے یہ درود شریف تین مرتبہ، اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم [2] تین مرتبہ پڑھا کرو۔ اور صل علی محمد کی جگہ صل علی سیدنا محمد اور و علی ال محمد کی جگہ و علی ال سیدنا محمد پڑھنا چاہیے۔ تین نماز میں پہلی صورت میں پڑھنا ہی اولیٰ ہے۔ اور ان آیت کے بعد اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم [3] پڑھ کر تلاوت کلام مجید کیا کرو۔

پھر فرمایا: ''قرآن شریف [4] بھی آپ کی زبان سے ہے۔ اور حدیث شریف بھی آپ کی زبان سے۔''

۱۔ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی ''انقلاب الحقیقت'' مطبوعہ ادارہ تصوف، احمد پارک موہنی روڈ، لاہور ۱۹۶۲ء

۲۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم ○ فان تولوا فقل حسبی اللّٰه لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم ○ لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بے حد طلبگار ہیں اور ایمان والوں پر بہت ہی مشفق اور نہایت مہربان ہیں اور اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو آپ کہہ دیں کہ مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے۔

۳۔ میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی دھتکارے ہوئے شیطان سے۔

۴۔ وما ینطق عن الھوی کی تفسیر ہے۔

Marfat.com

پھر فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں[1] کو دور سننے اور پہچاننے کی طاقت دے سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان دور سننے کے لئے نہیں بنا سکتا۔

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات لقد[2] جاء کم رسول'' اور سورۂ حشر کے تین آیات آخری۔ اور کلام اللہ شریف سے پہلے درود شریف: اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم انک حمید'' مجید اور اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ط کا ارشاد فرماتے۔ اس کے علاوہ آیۂ نور اور آیہ: اللّٰھم مالک الملک وغیرہ جس کا القا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینہ مبارک میں ہوتا۔ کسی کسی کے لئے اس کے پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔[3]

اعتراض: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ومحدثین وفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہتے ہیں: مثلاً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ درود ابراہیمی نہیں پڑھتے۔

۱۔ ''بعد از خدا بزرگ توئی'' کی تسلیم کے بعد ہر قسم کے کمالات کی تسلیم ایمان بن جاتی ہے۔ لیکن فرشتوں کی ہر قسم کی عظمت ماننے کے لئے اہل علم تیار ہیں اور رسالت کے کمالات کی تسلیم کے سامنے بشریت کا پردہ حائل رکھتے ہیں حالانکہ نبوت اور رسالت تو بشریت کی تمام کمزوریوں سے بلند و بالا ہیں۔

۲۔ البتہ تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے۔

۳۔ انقلاب الحقیقت، ص ۱۷۔۱۸ اور ۴۹

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ اعتراض اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر حال میں اس درود کو جاری رکھنے کی اجازت فرمائی، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ مبارکہ مسئلہ نمبر ۴۱۳ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

سائل عبدالعزیز کانسٹیبل بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں یعنی سائل سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگتا ہے؟۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دوزانوں ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے روزانہ عرض کیا کرے۔ علاوہ اس کے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، باوضو، بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے۔[۱]

اس لئے بجائے اعتراض کرنے کے ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں پر اس اعتراض کا جواب لازم ہے۔ تعجب و افسوس کہ ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بجائے جواب کے ان چیزوں (ذکر مبارک کے وقت صحابہ، محدثین، فقہاء صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں، درود ابراہیمی نہیں پڑھتے) کو بنیاد بنا کر اعتراض کر رہے ہیں:

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

نمبر۲۔ صحابہ کرام ومحدثین وفقہاء کا ذکر مبارک جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے اس پر یہ استدلال صحیح نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اس لئے کہ انہوں یعنی صحابہ، محدثین، فقہاء نے تو ذکر مبارک کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھا نہ درود ابراہیمی نہ غیر ابراہیمی تو اس بنا پر نماز کے علاوہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھنا چاہیے مثلاً:

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم، صلی اللہ علی النبی الامی والہ واصحابہ وسلم، اللھم صل علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم، اللھم صل علی سیدنا محمد صلاۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات الخ

(یعنی درود تنجینا) وغیرہم متعدد درود شریف حالانکہ مذکورہ بالا علماء کرام کے نزدیک بھی نماز کے علاوہ ان درودوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام نے درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی ہے:

حدیث شریف

عن ابی مسعود عقبہ بن عمرو قال اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقال یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا صلی اللہ علیک؟ قال فصمت رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسئلہ ثم قال اذا انتم صلیتم علی فقولوا: اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک مرد حاضر ہوا حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ کی خدمت شریف میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں آپ پر اللہ کی صلاۃ ہو؟ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ مرد آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلاۃ بھیجو تو کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

مذکورہ بالا حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو سے روایت کردہ اس حدیث شریف میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال تو اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنے کی

ا۔ السنن الکبری للبیہقی ص ۱۴۷/۱۴۶۔

Marfat.com

کیفیت کے بارے ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک (اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی ال محمد الخ. جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی ال محمد الخ). نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علماء کرام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیت کے بارے سوال سے درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کر رہے ہیں حالانکہ سوال سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب مبارک سے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے ثابت نہیں کرتے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

اس طرح بعض علماء نے تو جواب مبارک کا ذکر ہی نہیں کیا، بعض نے جواب مبارک کا ذکر کیا مگر اس کا ترجمہ چھوڑ دیا بعض نے ترجمہ کیا اور جواب مبارک سے جو ثابت ہوتا ہے اسکا ذکر نہیں کیا۔

اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کرنے کے لئے حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ امام النووی نے فرمایا: ''ھذہ الزیادۃ صحیحۃ یہ زیادتی صحیحہ ہے یعنی یہ دوسری روایت کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کیفیت کے بارے سوال۔

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اگر یہ زیادتی صحیح ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک

اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی الخ۔

جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمد النبی الامی) یہ زیادتی بھی صحیح ہے۔ اس کو امام المحدثین الحافظ الجلیل ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی نے السنن الکبرٰی للبیہقی ،القول البدیع ص ۳۵۔ ھذا الحدیث لفظ عند احمد وابن حبان وفی صحیحہ والدار القطنی فی سننھا قبل رجل فی مجلس میں اور امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نے المستدرک علی الشیخین میں اور امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی صرف نماز کے لئے نہیں۔ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھا جائے گا اور نماز کے علاوہ بھی کیونکہ حکم شرع صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال نہیں حکم شرع شارع علیہ الصلاۃ والسلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک ہے۔

اعتراض نمبر ۵: مذکورہ بالا علماء درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں فقال ابو عبد اللہ ھذا حدیث صحیح بذکر الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات۔

ترجمہ: نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے ذکر میں یہ حدیث صحیح ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازوں میں درود ابراہیمی پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ نمازوں کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے جس طرح

Marfat.com

دوسرے اذکار اور دعائیں جن کا نماز میں پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ امام ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

واقعی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے۔

مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا تشهد احدكم في الصلاة فليقل اللهم صل على محمد وعلى ال محمد تا آخر جب تم میں کوئی ایک نماز میں التحیات پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد الخ۔

بندہ مؤلف کی طرف سے ضروری وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھے کوئی اور درود نہ پڑھے۔ یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے، حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی مسعود الانصاری قال اتانا رسول الله صلى الله عليه

Marfat.com

وسلم ونحن فی مجلس مسعد بن عبادة فقال له بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیک یا رسول الله فکیف نصلی علیک؟ قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسئله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا: اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید[1]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے تو بشیر بن سعد نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اللہ نے ہمیں آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے اس کی تمنا کی کہ وہ آپ سے سوال نہ کرتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت الشیخ محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف النواوی الخزامی الشافعی المتوفی سنہ ۶۷۶ ہجری نے اپنی شرح الکامل للنواوی للصحیح المسلم کی الجلد الاول میں جو دلائل اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی (کہ آخری تشہد کے بعد

۱۔ الصحیح المسلم الجلد الاول ص ۱۷۵

Marfat.com

صلاۃ علی النبی واجب ہے) کے اثبات وتائید کے لئے اور ہمارے مسلک یعنی مسلک حنفی کی تردید کے لئے خود پیش فرمائے یا اپنے مسلک کے علما یعنی علماء شافعیہ سے نقل کئے۔

موجودہ دور کے ہمارے علما یعنی علماء احناف وہ دلائل اپنے خود ساختہ موقف :درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے ،کو ثابت کرنے کے لئے پیش کررہے ہیں۔

ضروری نوٹ: حضرت الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ شافعی ہیں جیسے کہ آپ کے نام سے ظاہر ہے جو الصحیح المسلم ومع شرحہ الکامل للنودی کے سرورق پر مکتوب ہے۔افسوس صد افسوس ان محققین علماء احناف کی سوچ وعلم پر جنہوں نے اپنے رہنماؤ پیشوا امام الائمہ، کاشف الغمۃ، سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کی جڑ کاٹ ڈالی اوران کے خلاف مخالف مذہب کے اصولوں سے جوانہوں نے اپنے مذہب ومسلک کے اثباب وتائید میں لکھے۔اس پر استدلال کیا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

موجودہ دور کے علماء احناف کے علاوہ پیش روعلماء ،وفقہاء محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ خواہ وہ کسی بھی مسلک ومذہب سے متعلق ہوں حنفی ہوں ،شافعی ہوں ،مالکی ہوں ، حنبلی ہوں ،کسی نے بھی نہیں لکھا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے بایں معنی کہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔ہاں اس بارے علماء کا اختلاف ہے کہ آخری تشہد کے بعد درود شریف سنت ہے یا واجب۔

Marfat.com

الشیخ محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی الخزامی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف کی شرح میں اپنی شرح الکامل للنواوی میں جو کچھ لکھا قارئین بتمامہ ملاحظہ فرمائیں:۔

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد

اعلم ان العلماء اختلفوا فی وجوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقب التشہد الاخیر فی الصلاۃ فذھب ابو حنیفۃ ومالک رحمہما اللہ تعالی والجماھیر الی انھا سنۃ لو ترکت صحت الصلاۃ وذھب الشافعی واحمد رحمہما اللہ تعالی انھا واجبۃ لو ترکت لم تصح الصلاۃ وھو مروی عن عمر بن الخطاب وابنہ عبداللہ رضی اللہ عنہما وھو قول الشعبی وقد نسب جماعۃ الشافعی رحمہ اللہ تعالی فی ھذا الی مخالفۃ الاجماع ولا یصح قولھم فانہ مذھب الشعبی کماذکرناہ وقد رواہ عنہ البیھقی وفی الاستدلال لوجوبھا خفاء واصحابنا یحتجون بحدیث ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ المذکور ھنا انھم قالوا کیف نصلی علیک یا رسول اللہ؟ فقال قولوا: اللھم صلی علی الی اخرہ وقالوا والامر للوجوب وھذا القدر لایظھر الاستدلال بہ الا اذا ضم الیہ الروایۃ الاخری کیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الی اخرہ وھذہ الزیادۃ صحیحۃ رواھا الامامان الحافظان ابو حاتم بن

Marfat.com

حبان بكسر الحاء السيتى والحاكم ابو عبدالله فى صحيحهما قال الحاكم هى زيادة صحيحة واحتجح بها ابو حاتم وابو عبدالله ايضا فى صحيحهما بما روياه عن فضالة بن عبيد رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلى لم يحمد الله ولم يمجده ولم يصل على النبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعا النبى صلى الله عليه وسلم فقال اذا صلى احدكم فليبدء بحمدربه والثناء عليه و يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم وليدع بما شاء قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم وهذان الحديثان وان اشتملا على مالا يجب بالاجماع كالصلاة على الال والذرية والدعاء فلايمتنع الاحتجاج بهما فان الامر للوجوب فاذاخرج بعض مايتنا وله الامرعن الوجوب بدليل بقى الباقى على الوجوب والله اعلم. والواجب عند اصحابنا اللهم صل على محمد ومازادعليه سنة ولناوجه شاذ انه يجب الصلاة على الال وليس بشئ والله اعلم. واختلف علماء فى ال النبى صلى الله عليه وسلم على اقوال اظهرها وهواختيار الازهرى وغيره من المحققين. انهم جميع الامة والثانى بنوهاشم وبنوالمطلب والثالث اهل بيته صلى الله عليه وسلم وذريته،والله اعلم قوله. امرنا الله تعالىٰ ان نصلى عليك يا رسول فكيف نصلى عليك؟معناه امرنا الله تعالىٰ بقوله تعالىٰ صلوا عليه وسلمو اتسليما فكيف نلفظ بالصلاة وفى هذا ان من امر بشئ لايفهم مراده يسئل عنه ليعلم مایاتی به قال القاضى

Marfat.com

ويحتمل ان يكون سوالهم عن كيفية الصلاة فى غير الصلاة ويحتمل ان يكون فى الصلاة قال وهو الاظهر قلت هذا اختيار مسلم ولهذا ذكر هذا الحديث فى هذا الموضع قوله فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يساله. معناه كرهنا سواله مخافة من ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم كره سواله وشق عليه. قوله صلى الله عليه وسلم والسلام فكما علمتم معناه قدامركم الله تعالى بالصلاة والسلام على فاما الصلاة فهذه صفتها واما السلام كما علمتم فى التشهد وهو قولهم السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته وقوله علمتم اور عین کے فتح اور لام مخففہ کے کسر کے ساتھ اوران میں سے بعض نے اسے عین کے ضم اور لام کی تشدید کے ساتھ روایت کیا یعنی علمتکموہ جیسے تم کو وہ سکھایا گیا اور دونوں صحیح ہیں۔(۱)

الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت اور اس کا ترجمہ وتشریح

باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد.

اعلم ان العلماء اختلفوا فى وجوب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم عقب التشهد الاخير فى الصلاة فذهب ابوحنيفة ومالك رحمهما الله تعالى والجماهير الى انها سنة لوتركت صحت الصلاة وذهب الشافعى واحمد رحمهما الله تعالى الى انها واجبة لوتركت

---

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاول: ص۱۷۵

Marfat.com

لم تصح الصلاۃ ومروی عن عمر بن الخطاب وابنه عبدالله رضی الله عنهما وهو قول الشعبی وقد نسب جماعة الشافعی رحمه الله تعالی فی هذا الی مخالفة الاجماع ولا یصح قولهم فانه مذهب الشعبی کماذکرناه وقد رواه البیهقی۔[1]

ترجمہ وتشریح: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا باب تو جان کہ علماء نے آخری تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے واجب ہونے میں اختلاف کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالی اور جماہیر علماء کا مذہب یہ ہے کہ وہ سنت ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالی کا مذہب یہ ہے کہ وہ واجب ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اور وہ حضرت عمر ابن الخطاب اور انکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہی الشعبی کا قول ہے اور انہوں نے جماعة الشافعی کو اس بارے اجماع کی مخالفت کی طرف منسوب کیا ہے اور ان کا قول صحیح نہیں کیونکہ وہ الشعبی کا مذہب ہے جیسے کہ ہم نے اسے ذکر کیا اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ان سے روایت کیا اور النواوی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا وفی الاستدلال لوجوبها خفاء یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر استدلال میں خفاء ہے۔ اور فرمایا واصحابنا یحتجون بحدیث ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه المذکور هنا، انهم قالوا کیف نصلی علیک یا رسول الله؟ فقال قولوا: اللهم صل علی محمد الخ. اور ہمارے اصحاب حضرت ابی مسعود الانصاری

---

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاول:ص ۱۷۵

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں استدلال کرتے ہیں جو یہاں یعنی الصحیح المسلم میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللهم صل علی محمد الخ

اس کے بعد حضرت امام نواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا: وقالو الامر للوجوب اور ہمارے اصحاب نے فرمایا اور امر وجوب کے لئے ہے۔ معلوم ہوا ہمارے اصحاب سے مراد علماء شافعیہ ہیں اور النواوی شافعی ہیں کیونکہ آخری تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا وجوب شافعیہ کا مذہب ہے۔ اور اس کے بعد النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلک کے اثبات کے لئے فرمایا: وهذا القدر لايظهر الاستدلال به الااذاضم اليه الرواية الاخرى كيف نصلى عليك اذانحن صلينا عليك فى صلاتنا؟ فقال صلى الله عليه وسلم قولوا: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد الى آخره. اس قدر کے ساتھ استدلال ظاہر نہیں ہوتا یعنی حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے جو یہاں الصحیح المسلم میں مذکور ہے استدلال ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اس کے ساتھ دوسری روایت ملائی جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں تو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد الخ پھر النووی نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید کے لئے فرمایا: وهذه الزيادة صحيحة رواها الامان الحافظان ابو حاتم بن حبان بكسر الحاء اليستى والحاكم ابو عبدالله فى صحيحهما یہ زیادتی یعنی دوسری روایت: کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں، صحیح ہے اس کو الامامان الحافظان ابوحاتم بن حبان اور حاکم ابوعبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید وتقویت کے لئے فرمایا: قال الحاکم هی زیادة صحیحة حاکم نے کہا وہ زیادۃ صحیح ہے۔

پھر امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب کے اثبات کیلئے مزید فرمایا:

واحتج بها ابوحاتم وابوعبدالله ایضا فی صحیحهما بما رواياه عن فضالة بن عبید رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی لم یحمد الله ولم یمجده ولم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم عجل هذا ثم دعا النبی صلی الله علیه وسلم فقال اذا صلیٰ احدکم فلیبدء بحمد ربه والثناء علیه ولیصل علی النبی صلی الله علیه وسلم ولیدع بماشاء. قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم۔ ابوحاتم اور ابوعبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں اس پر (یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر) اس کے ساتھ بھی حجت پکڑی جس کو انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے نہ اللہ کی حمد کی اور نہ اس کی بزرگی بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اسے چاہئے کہ وہ اپنے رب کی حمد و

Marfat.com

ثنا کے ساتھ ابتدا کرے اور اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسے چاہیے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔ اور حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا والواجب عند اصحابنا اللھم صل علی محمد ومازاد علیہ سنۃ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک واجب اللھم صل علی محمد ہے اور جو اس پر زیادہ ہے وہ سنت ہے پھر نووی نے فرمایا: ولنا وجہ شاذ انہ یجب الصلاۃ علی الال ولیس بشیء۔ واللہ اعلم۔ ہمارے لئے ایک شاذ وجہ ہے کہ آل پر صلاۃ واجب ہے حالانکہ یہ کوئی شی نہیں۔ واللہ اعلم۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واختلف العلماء فی ال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقوال اظھرھا وھو اختیار الازھری وغیرہ من المحققین انھم جمیع الامۃ والثانی بنو ھاشم و بنو المطلب والثالث اھل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وذریتہ. واللہ اعلم.

ترجمہ: اور علماء نے ال النبی میں چند اقوال پر اختلاف کیا ان کا اظہر اور وہ اختیار الازھری وغیرہ محققین کا ہے کہ وہ جمیع امۃ ہے۔ دوسرا قول وہ بنو ہاشم اور بنو المطلب ہیں اور تیسرا قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔ پھر حضرت النواوی الصحیح المسلم کی حدیث کی شرح فرماتے ہیں:

قولہ امرنا اللہ تعالی ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک؟ معناہ امرنا اللہ تعالی بقولہ تعالی صلوا علیہ وسلموا

Marfat.com

تسلیما فکیف نلفظ بالصلاۃ وفی ھذا ان من امر بشی لایفھم مراده یسئل عنہ لیعلم ما یاتی بہ ،قال القاضی ویحتمل ان یکون سوالھم عن کیفیۃ الصلاۃ فی غیر الصلاۃ ویحتمل ان یکون فی الصلاۃ۔ قال وھو الاظھر۔

راوی کا قول یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ اس کا معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بلند قول سے حکم فرمایا: صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے ایمان والو! تم ان پر صلاۃ بھیجو اور خوب سلام، تو ہم صلاۃ کے ساتھ کیسے تلفظ کریں، کن الفاظ سے آپ پر صلاۃ بھیجیں؟ حضرت نواوی فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول میں ہے کہ جس شخص کو کسی چیز کا حکم کیا جائے کہ اس کی مراد کو نہ سمجھے وہ اس بارے سوال کرے تاکہ اس کی مراد کو جان لے۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور احتمال ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال غیر نماز میں صلاۃ کی کیفیت سے ہو اور احتمال ہے کہ نماز میں صلاۃ کی کیفیت کے بارے میں ہو۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہی اظہر ہے۔ حضرت النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ اختیار مسلم ہے اس لئے انہوں نے اس حدیث کو اس جگہ ذکر کیا۔ جاننا چاہیے حضرت النواوی یہ بھی اپنے مسلک یعنی مذہب شافعی کی تائید کے لئے فرمارہے ہیں: قولہ فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسئلہ معناہ کرھنا سوالہ مخافۃ ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ سوالہ وشق علیہ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے سوال نہ کرتا۔اس کا معنی ہے کہ ہم نے اس کے سوال کو ناپسند کیا اس خوف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گزرا۔

الحمدللہ ربّ العالمین. والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ وامتہ اجمعین. اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. آمین! وبمنک وفضلک وبحرمۃ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد عبد الغفور شرقپوری

۴ر جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

۱ر جولائی ۲۰۰۶ء

جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر، گھوڑے شاہ روڈ لاہور

Marfat.com

مصادر و مراجع

مطبع و سن اشاعت	مصنف	کتاب	نمبر شمار
ادارہ احیاء السنہ النبویہ، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ القزوینی	سنن ابن ماجہ	۱
مکتبہ امدادیہ، ملتان (پاکستان)	ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی	سنن ابوداؤد	۲
جمیل احمد، تاجران کتب، کراچی (پاکستان)	علامہ نظام الدین شاشی	اصول الشاشی	۳
کتب خانہ مجیدیہ، ملتان	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	اشعۃ اللمعات	۴
لاثانی کتب خانہ متصل جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ (پاکستان)	امام علامہ شمس الدین محمد بن عبد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر السخاوی الشافعی	القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع	۵
المکتبہ النوریہ الرضویہ بالجامع البغدادی لائلفور	شیخ علامہ عارف باللہ احمد صاوی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ	الصاوی علی الجلالین	۶
بیروت۔ لبنان	علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	افضل الصلوٰت علی سید السادات	۷
میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی	امام الائمہ عالم المدینہ مالک بن انس الاصبحی	مؤطا امام مالک	۸
نشر السنۃ، بوہڑ گیٹ ملتان	الامام احمد بن حنبل	مسند الامام احمد بن حنبل	۹

Marfat.com

۱۰	بہار شریعت	حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، رضوی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈپو رجسٹرڈ ۴۲۲، مٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۱	صحیح بخاری	شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبۃ بخارا	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیہ سنگاپور
۱۲	جامع ترمذی	حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی	قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی
۱۳	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور (پاکستان)
۱۴	حزب البحر	حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈپو رجسٹرڈ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی، بھارت
۱۵	حزب الاعظم	ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری	تاج کمپنی، لاہور، کراچی راولپنڈی
۱۶	دلائل الخیرات	ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی	فرید بکڈپو رجسٹرڈ مٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۷	رد المحتار علی الدر المختار	علامہ محمد امین المعروف ابن عابدین شامی	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان

Marfat.com

۱۸	رشد الایمان	مولانا محمد عبد الرشید رضوی	مکتبہ رضویہ منڈی فیصل آباد
۱۹	سنن الکبری	امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	دار المعرفۃ بیروت لبنان الطبعۃ الاولی ۱۳۴۴ھ
۲۰	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
۲۱	سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۲	سنن النسائی	امام حافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی ابن بحر النسائی رحمہ اللہ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی
۲۳	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	امام علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	دار احیاء التراث العربی
۲۴	فتاوی رضویہ	امام الشاہ احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی	رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
۲۵	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علامہ محدث فقیہ مفسر لغوی ادیب ملا علی القاری	مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان
۲۶	مشکوٰۃ المصابیح	حضرت امام ولی الدین محمد	نور محمد۔ اصح المطابع۔ کارخانہ تجارت، کتب آرام باغ، کراچی
۲۷	درود و سلام اور شان خیر الانام	ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری	تحریک تبلیغ القرآن، ماڈل ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

٢٨	صحیح مسلم	ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری	نور محمد ۔ اصح المطابع ۔ کارخانہ تجارت، کتب آرام باغ، کراچی
٢٩	مدارج النبوۃ	شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی بلال گنج، لاہور ١٩٩٧ء
٣٠	فتح الباری شرح صحیح بخاری	ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی شافعی	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
٣١	نورالانوار	شیخ احمد المعروف بہ ملا جیون ابن ابی سعید بن عبداللہ الحنفی	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کتب ادب منزل، کراچی، پاکستان
٣٢	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات پاکستان
٣٣	نووی شرح صحیح مسلم	امام نووی رحمہ اللہ علیہ	کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی
٣٤	المستدرک علی الشیخین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ	دارالمعرفہ بیروت، لبنان
٣٥	تفسیر نعیمی	مفتی اقتدار احمد نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات
٣٦	انقلاب الحقیقت	محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ	ادارۂ تصوف، لاہور ١٩٦١ء
٣٧	صحیح ابن خزیمہ	حضرت امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	المکتب الاسلامی الطبعۃ الثالثہ، بیروت دمشق
٣٨	علامہ فضل حق خیرآبادی	پروفیسر سلمہ سیہول	الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

مؤلف کی دوسری تالیف

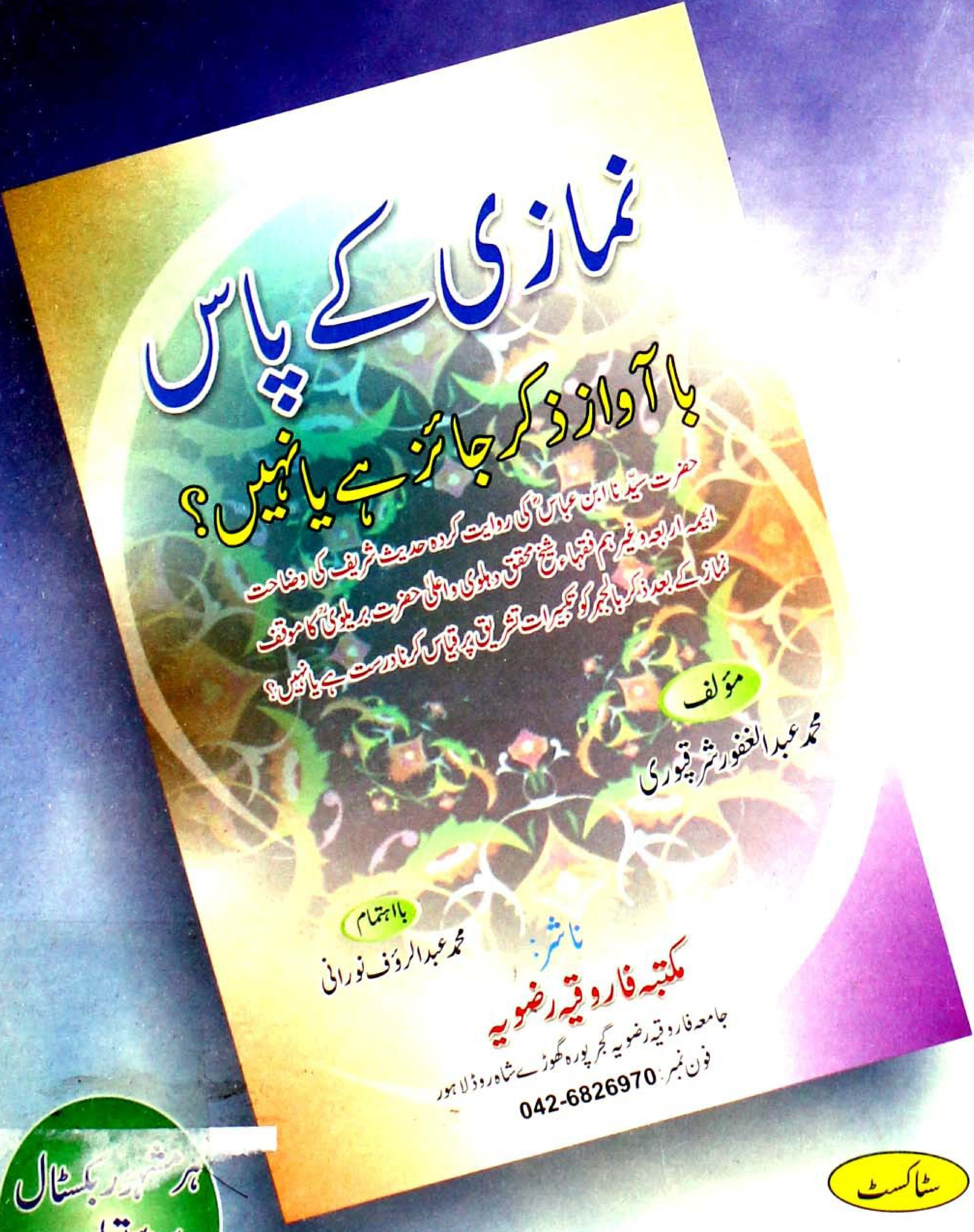

ہر مشہور بکسٹال پر دستیاب ہے

سٹاکسٹ

طاہر پبلیکیشنز کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 7321978

ڈیزائن کردہ: ماڈرن ایڈورٹائزرز 0300-4163428

Marfat.com